

اولین دستیاب شدہ

دنیا کا قدیم ترین مجموعہ حدیث

(صحیفہ حمام بن منبہ عن ابی ہریرہؓ)

تحقیق: ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

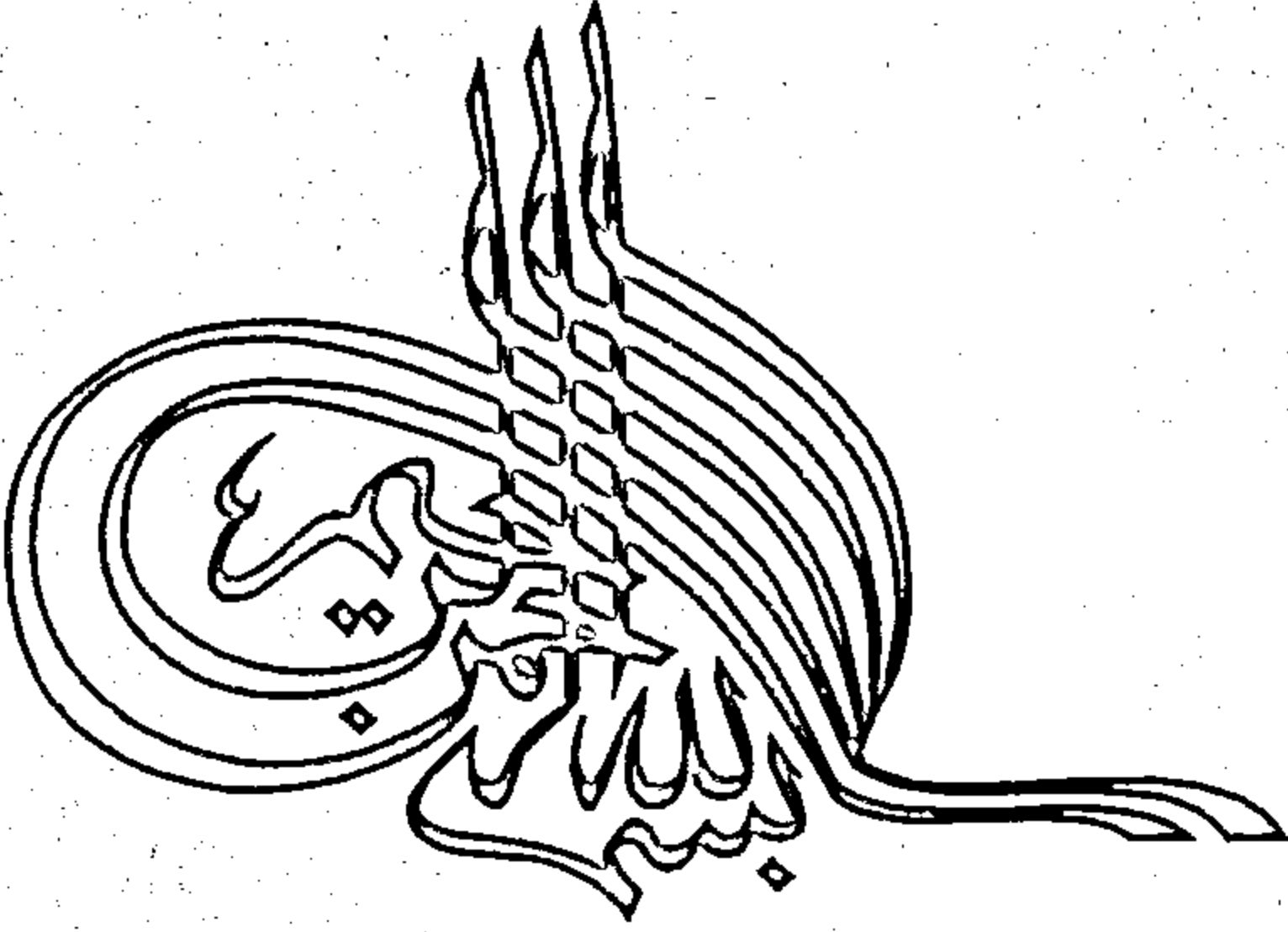
ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس
پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com



نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ بیاں
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں

www.kitabosunnat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اولین دستیاب شدہ
دُنیا کا قدیم ترین مجموعہ حدیث
(صحیفہ ہمام بن منبہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تحقیق
ڈاکٹر محمد حمید اللہ

بیکن بکس



BEACON
BOOKS

• غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون 042-37320030

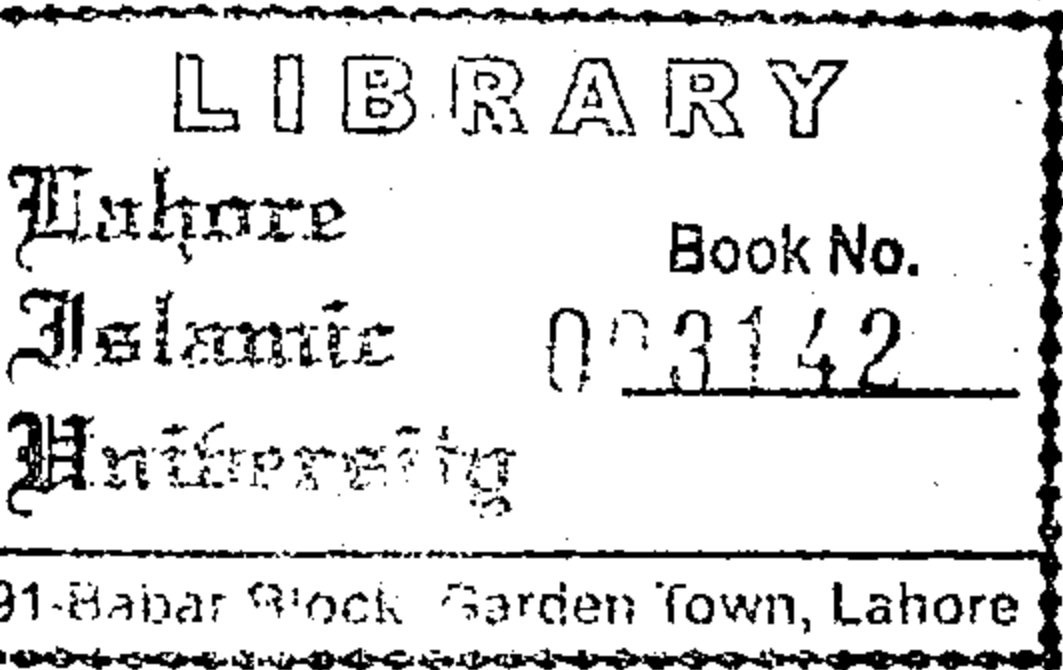
• گلگت کالونی، ملتان فون: 0520791-061-6520790

E-mail: info@beaconbooks.com.pk

Web: www.beaconbooks.com.pk

243.75
ح م ی - د

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ بیکن بکس / مصنف سے باقاعدہ تحریری اجازت
لئے بغیر کہیں بھی شائع نہ کیا جائے۔ اگر اس قسم کی کوئی بھی صورت حال
پیدا ہوتی ہے تو پبلشر / مصنف کو قانونی کارروائی کا حق حاصل ہوگا۔



اشاعت : 2011ء

عبدالجبار نے

لٹل سٹار پرنٹنگ پریس سے

چھپوا کر بیکن بکس ملتان - لاہور

سے شائع کی۔

قیمت : 280/- روپے

ISBN 969 - 534 - 043 - 01

انتساب

صاحبِ قرآن
اوّل مسلمان
صلی اللہ علیہ وسلم
کے نام

پروفیسر خالد پرویز

11/6 فیصل اسٹریٹ، گلگشت ملتان
061-522252 / 0300-6302548

حسن ترتیب

صفحہ نمبر

15		حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تدوین و حفاظت
63		چند باتیں اور
75		چند انتہائی غور طلب حقائق
89		حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
101		ہمام بن منبہ
103		عجیفہ ہمام بن منبہ
105		سب امتوں کے پیشوا
107		عمارت مکمل کرنے والی اینٹ
108		بخیل اور سخی کا فرق
109		آگ سے ہٹو
110		جنتی درخت کا 100 برس کا سایہ
111		معاشرتی بُرائیوں سے بچو
112		جمعہ کے روز قبولیت کی گھڑی
113		اللہ کے بندوں کے بارے فرشتوں سے سوال
114		فرشتوں کی نمازی کیلئے دعا
115		سابقہ گناہوں کی معافی
116		قربانی کے جانور پر سواری
117		دوزخ کی آگ انہتر درجے زیادہ
118		اللہ کی رحمت اس کے غضب پر غالب
119		تم روتے زیادہ، ہنستے کم

صفحہ نمبر

120	روزہ دار اور جہالت
121	اللہ کے ہاں مشک کی بو کونسی ہے؟
122	چیونٹی کا قصور؟
123	سواری کا انتظام
124	ہر نبی کی ایک دعا کی قبولیت
125	اللہ سے ملاقات کیسے!
126	اللہ کی اطاعت کی شرط
127	قیامت کی نشانیاں
128	دو بڑی جماعتوں کی جنگ
129	30 جھوٹے دجال
130	سورج مغرب سے کب نکلے گا!
131	فلاں بات یاد کر
132	اللہ کا سیدھا ہاتھ
133	ایک دن ایسا آئے گا
134	جنگ ایک دھوکہ
135	صالح بندوں کے لیے نایاب چیزیں
136	سابقہ امتوں کی ہلاکت کی وجہ
137	کب روزہ نہ رکھا جائے
138	اللہ طاق ہے
139	حسد کی بجائے شکر
140	سات مرتبہ دھلائی
141	آگ کس کے گھر کو لگائی جائے؟
142	رعب اور جامع کلمے

صفحہ نمبر	
143	دونوں پاؤں ننگے
144	نذر اور بخل
145	میں تجھے اور دوں گا
146	میں اپنی آنکھ کو جھٹلاتا ہوں
147	میں ایک خازن ہوں
148	امام سے اختلاف نہ کرو
149	نماز کا حسن کیا ہے!
150	موسیٰ علیہ السلام لا جواب ہو گئے
142	ایوب علیہ السلام غسل خانے میں
153	گھوڑے پر زین لگنے سے پہلے
154	نبوت کا 46 واں حصہ
155	کسے کس کو سلام کرنا چاہیے
156	میں لڑتا رہوں گا
157	جنت اور دوزخ کا مکالمہ
159	طاق اعداد
160	دس نیکیاں، ایک بُرائی
161	کوڑے کی ڈوری
162	کیا تو نے آرزو کر لی؟
163	انصار کے ساتھ گھاٹی میں
164	اگر بنی اسرائیل اور حوانہ ہوتیں
165	ساتھ ہاتھ لمبا شخص
167	موسیٰ علیہ السلام نے فرشتہ اجل کی آنکھ پھوڑ دی
169	پتھر آگے، موسیٰ علیہ السلام پیچھے!

صفحہ نمبر

171	
172	
173	
174	
175	
176	
177	
178	
179	
180	
181	
182	
183	
184	
185	
186	
187	
188	
190	
191	
192	
193	
194	

نفس کی تو نگری

وعدہ ٹالنا ظلم ہے

سب سے زیادہ خبیث

مغرور زمین میں دھنس گیا

بندے کا گمان

بچے کے والدین کا کردار

کس ہڈی کو زمین نہیں کھاتی!

صوم وصال

ہاتھ اور رات

نیکیاں ہی نیکیاں

جانوروں کی زکوٰۃ

نہایت زہریلا سانپ

ٹھہرا ہوا پانی

اصلی مسکین کون ہے!

شوہر کی اجازت

موت کی خواہش مت کرو!

مرد مسلمان

لڑکے، لڑکی کی شادی

اللہ جل شانہ زیادہ خوش کب ہوتے ہیں

اللہ جل شانہ کی بندے سے محبت

وضو کا ادب

احد کے پہاڑ برابر سونا

باورچی کا حق

صفحہ نمبر

195

196

198

199

200

201

203

204

205

206

207

208

209

210

211

212

213

214

215

216

217

218

219

میرا بچہ، میری بچی

ہر ایک کی دو بیویاں

اللہ جل شانہ سے عہد لینا

غنیمت کا مال

بلی کی وجہ سے دوزخ ملی

کوئی شخص کب مومن نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان

عورتوں کو تالی بجانا چاہیے

خون میں مشک کی خوشبو

سوال پر سوال

صدقے کا کھجور

قسم کا کفارہ

قرعہ اندازی

دودھ کا معاوضہ

بوڑھا کب جوان ہوتا ہے

ہتھیار سے اشارہ نہ کرو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار دانت مبارک

جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کریں

اولاد آدم کا حصہ

700 نیکیاں، ایک بُرائی

مختصر نماز

ایک نیکی لکھ لو!

اللہ جل شانہ اور بندے کا معاملہ

صفحہ نمبر

220		سخت دھوپ، دوزخ کی بھاپ
221		دوبارہ وضو کرو
222		پُر سکون رہو
223		قاتل، و مقتول دونوں جنت میں
224		جب سہارا بھائی منگنی کر رہا ہو!
225		مومن کی ایک آنت
226		خضر علیہ السلام کو خضر کیوں کہا گیا!
227		ٹخنوں سے نیچے لنگی
228		دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو
229		جب زبان سے قرآن صاف نہ نکلے
230		میں ہی زمانہ ہوں
231		غلام کے لیے اچھی بات
232		سامنے اور دائیں جانب فرشتے
233		خاموش رہو
234		میں اس کا ولی ہوں
235		ذوق یقین و عزم
236		گائے کے سر جیسی سنہری چیز
239		حوض بہتا ہی رہا
241		چھٹی ناک، چھوٹی آنکھیں
242		تکبر اور بردباری
243		بالوں کے جوتے
244		امارت کس کی!
245		بہترین عورتیں

صفحہ نمبر

246	
247	
248	
249	
250	
251	
252	
254	
255	
257	
265	
280	

نظر لگنا حق ہے

نماز کا انتظار

اوپر کا ہاتھ

درمیان میں کوئی نبی نہیں

سونے کے دو کنگن

عمل کے ذریعے نجات

دو قسم کی تجارت و لباس

موت معاف ہے!

شہر میں اقامت

اختلاف الروایات

تخریج احادیث

Some Interesting Facts

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تدوین و حفاظت

ڈاکٹر محمد حمید اللہ

تمہید

اللہ کا پیام اس کے بندوں تک بہت سے پیغمبروں نے پہنچایا مگر بد بخت انسان عموماً برادر کشتی کے جذبے میں اس کو نیست و نابود کرتا رہا۔ صحف آدم و شیث و نوح تو بہت دور ہیں، ”صحف ابراہیم“ بھی جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے:

صُفِّ اِبْرٰہِیْمَ وَ مُوسٰیؑ

(سورۃ الاعلیٰ: ۱۹)

اب کہاں ہیں؟ اسی بد بخت انسان نے تورات موسیٰ کے ساتھ یہ برتاؤ کیا کہ اس کے سارے نسخے تباہ کر دیئے۔ زبانی یاد سے اس کے کچھ حصوں کا اعادہ ہوا تو کچھ عرصہ بعد ایک مرتبہ اور اسے یہی مصیبت اٹھانی پڑی۔

ہمارے پاس اب تیسری مرتبہ کا نسخہ ہے اے اور جیسا ہے اس سے سب واقف ہیں۔ تالمود، مشنا اور ہگاداء وغیرہ کے نام سے یہودی احبار نے بعد کے زمانوں میں جو چیزیں لکھیں ان کے ”اصروا غلال“ (قید و بند) کی شدت سے خدائے رحمان کو اپنے بندوں پر پھر ترس آیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیام محبت و مرحمت لے کر مبعوث ہوئے۔ انسان نے آپ علیہ السلام کو تین چار سال بھی چین سے پرچار کا موقع نہ دیا۔ آپ علیہ السلام وعظ ضرور کرتے رہے لیکن روپوشی کی دائمی ضرورتوں، اور امت کے اجڈ پن سے اس کا موقع کہاں کہ اپنی انجیل کا املاء کراتے یا اپنے مواعظ کے قلمبند ہونے کا انتظام کرتے۔ آپ علیہ السلام کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد آپ علیہ السلام کے شاگردوں اور

۱۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا عنوان ”بائبل“ ذیلی سرخی ”اولڈ ٹیسٹمنٹ“

شاگردوں کے شاگردوں وغیرہ نے عرصہ بعد اپنی یادداشتیں مرتب کیں۔ ایسی ہر یادداشت انجیل (بشارت و خوش خبری) کے نام سے موسوم ہوئی۔ ان انجیلوں کی تعداد بھی کثیر ہو گئی، اور ان کے آپس کے اختلافات بھی شدید ہو گئے تو ان میں سے چار کا کسی نہ کسی طرح انتخاب کیا گیا۔ یہ مستند انجیلیں قرآن سے زیادہ حدیث سے مشابہت رکھتی ہیں یعنی صحابہ اور تابعین اپنے نبی کے ملفوظات کو جمع کرتے ہیں۔ لیکن ان کی قدر و قیمت کی یہاں جانچ کا موقع نہیں ہے۔ صرف اس بات کی طرف اشارہ کافی ہو گا کہ ان انجیلوں میں کہیں عقیدہ تثلیث کا ذکر نہیں بلکہ تورات موسیٰ کی توثیق اور وحدانیت ربانی کی ہی تعلیم ہے، لیکن آج نصرانیت اور تثلیث لازم و ملزوم ہیں۔

سنت اللہ کے مطابق پھر ایک اور قوم کا کلام ربانی کی حفاظت کے لئے انتخاب ہوا۔ یہ عرب تھے مگر کیسے؟

امی عرب:

سامی نسل کے چند قبیلے صحرائی اور ریتلے براعظم عرب میں رہتے تھے۔ کچھ ساحلی رقبہ کو چھوڑ کر، یہ زیادہ تر خانہ بدوش لوگ تھے۔ ان کے وطن میں پانی کی کمی کیا تھی کہ وسائل تمدن ناپید تھے۔ جس زمانے میں بین الممالک تجارت محض تبادلہ اشیاء پر منحصر ہو اور عرب میں نہ تو زرعی اور نہ کوئی قدرتی ثروت ہو تو وہاں کے تمدن کی ترقی جتنی سُست رہ سکتی ہے، وہ ظاہر ہے۔

چنانچہ علم اور تدوین علم کے سلسلے میں حروف تہجی کے استعمال کی ضرورت تھی، ان کی زبان میں اعراب کو چھوڑ دیں تو اٹھائیس آوازیں، یا حروف صحیح تھے۔ کسی زمانہ میں انہوں نے کہتے ہیں کہ حیرہ (حالیہ کوفہ۔ عراق) والوں سے لکھنا سیکھا ۲ اور ان کے حروف تہجی کو اپنی زبان کے لئے استعمال کیا۔ یہ وہی حروف تہجی ہیں جن میں اب ہم اور عرب ہر دو اپنی زبانیں لکھتے ہیں۔ لیکن اسلام سے پہلے اس خط کی کیا حالت تھی؟ دوسری تمام کوتاہیوں کو

۱۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا عنوان: ”بائبل“ ذیلی سرخی ”نیو ٹسٹمنٹ“ میں بتایا گیا ہے کہ ”یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ چاروں کب اور کہاں مدون کی گئیں“ اسی میں بتایا گیا کہ ”انجیل متی کو دوسری صدی میں مدون کیا گیا“۔

۲۔ تفصیل کے لئے بلاذری: فتوح البلدان ص: ۴۷۱ تا ص: ۴۷۲ ملاحظہ ہو۔

چھوڑ بھی دیں تو محض یہ امر کہ اس میں زیر، زیر کے اعراب تو کیا حروف کے نقطے بھی نہ تھے۔
 ابجد ہوز کے اٹھائیس حروف میں سے لفظ کے شروع میں (ب، ت، ث، ن، ی)، (ج،
 ح، خ)، (د، ذ)، (ر، ز)، (س، ش)، (ص، ض)، (ط، ظ)، (ع، غ)، (ف، ق) میں
 آپس میں کوئی فرق نہ تھا۔ اور ہر چیز محض اٹکل پر پڑھی جاتی تھی۔ اس پر عربی زبان کی
 زرخیزی واقعی روشنی طبع کیا تھی بلائے جان تھی۔ ایک معمولی مثال لیجئے، (قتل) اسے قیل
 (ہاتھی) پڑھیں، قیل (کہا گیا)، قیل (پہلے) قتل، (جان سے مار ڈالا) یا قتل (رسی بٹنا)؟
 بعض وقت کسی جملے میں سیاق و سباق ایک سے زیادہ متبادل صورتوں کا امکان رکھتا ہے۔

دوسری مصیبت یہ تھی کہ بدویت اور روزگار کی دشواری سے اس کا موقع کہاں تھا کہ
 لوگ لکھنے پڑھنے کی طرف توجہ کریں؟ اور توجہ کریں بھی تو کیا لکھیں، اور کیا پڑھیں، کہ علمی
 تحقیق و ترقی کا ملک کو، نہ موقع ملا تھا اور نہ اس کی ضرورت محسوس ہوئی تھی۔ بڑے سے
 بڑے حضری مرکز، بستی اور شہر میں بھی جہاں تاجراپنے وصول طلب قرضوں کی یادداشت
 لکھتے ہوں گے، پندرہ بیس آدمیوں سے زیادہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ کچھ اندازہ ان
 مثالوں سے ہوگا:

تقریباً ۷ھ میں جو اُٹی (مشرقی عرب، علاقہ الحساء) جیسے بڑے مقام پر رسول اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تبلیغی خط بھیجا تو راوی کہتے ہیں کہ سارے علاقے اور قبیلہ میں
 ایک شخص بھی نہ تھا جو خط کو پڑھ سکے۔ لوگ تلاش اور انتظار کرتے رہے تا آں کہ ایک بچہ ملا
 جس نے خط پڑھ کر سنایا۔ تقریباً اس زمانے یا کچھ بعد کا واقعہ ہے کہ النمر بن تولب
 مسلمان ہوئے یہ ایک بڑے قبیلے کے سردار تھے اور اتنے بڑے شاعر کہ ان کی نظموں کا ایک
 دیوان تیار ہوا ہے، انہیں ان کے قبیلہ غُکَل (یمین) کا سردار مامور کر کے ایک تحریری پروانہ
 بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے عطا ہوا۔ بازار میں آ کر یہ پوچھنے لگے: کیا آپ لوگوں
 میں کسی کو پڑھنا آتا ہے؟ یہ خط پڑھ کر مجھے سنائیے۔

۱۔ میری کتاب الوثائق السیاسیہ (نمبر ۷۷) دیکھئے۔

۲۔ الوثائق السیاسیہ نمبر ۲۳۳

عہد اسلام میں عربوں کی تیز گام علمی ترقی:

اس میں کوئی حیرت کی بات نہیں کہ زمانہ جاہلیت میں باشندگان عرب نے لکھنے پڑھنے اور اپنی معلومات کی تدوین کرنے کی طرف اتنی توجہ نہ کی جتنی اسلام قبول کرنے کے بعد۔ لیکن حیرت اس پر ہوتی ہے کہ ان کی امیت و جاہلیت کے اور ہر قسم کے علوم و فنون سے ان کے والہانہ اعتناء کے درمیان زمانہ اتنا مختصر ہے کہ پرانی تاریخ عالم میں اتنی تیز علمی ترقی کی کوئی اور مثال نہیں ملتی۔ کہتے ہیں کہ بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت شہر مکہ میں سولہ سترہ سے زیادہ آدمی لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے، اے شہر مدینہ میں تو اس سے بھی کم عرب یہ فن جانتے تھے، لیکن دوسری صدی ہجری ہی سے عربی زبان، علمی نقطہ نظر سے دنیا کی متمول ترین زبانوں میں شامل ہو گئی تھی، یہ کیسے ہوا؟

اسلامی حکومت کا آغاز ۱ھ (۶۲۲ء) میں ہوا، جب کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ جا بسے۔ مگر اس وقت وہ ایک چھوٹے سے شہر کے بھی صرف چند حصوں پر مشتمل تھی کیونکہ باقی مدینہ، یہودیوں یا تاحال اسلام نہ لائے ہوئے عربوں کے قبضے میں تھا۔ اس زمانے میں جزیرہ نمائے عرب میں سینکڑوں قبیلے کیا تھے کہ حقیقت میں سینکڑوں ہی خود مختار ملکیتیں تھیں جن میں ہر ایک دوسرے سے مکمل آزاد تھی۔ ۱۔ ۶ھ کے اواخر میں، جب مسلمانوں اور مکہ والوں میں صلح ہوئی تو اس وقت بھی یہ اسلامی مملکت چند سو مربع میل سے زیادہ رقبے پر مشتمل نہ ہو سکی تھی ۲۔ لیکن اس کے بعد پانچ سال بھی نہیں گزرے تھے کہ جب ۱۱ھ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اسلامی مملکت تقریباً دس لاکھ مربع میل علاقے (پورے عرب اور جنوبی فلسطین) پر پھیل چکی تھی۔ اس پر مشکل سے پندرہ سال گزرے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت

۱۔ تفصیل کے لئے بلاذری: فتوح البلدان ص: ۲۷۲ باب ”خط کی ابتداء“ ملاحظہ ہو۔ مؤرخ بلاذری نے ان سترہ آدمیوں کے نام بھی گنوائے ہیں۔

۲۔ تفصیلات اور نقشے کے لیے دیکھئے میری کتاب ”رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی“ ص: ۱۱۵، مابعد ”صلح حدیبیہ“۔

کے زمانے (۲۶ھ) میں، ایک طرف طبری ۱ کے مطابق، سارے شمالی افریقہ سے گزر کر اسلامی فوجیں اندلس میں داخل ہو چکی تھیں، تو دوسری طرف بلاذری ۲ کے مطابق وہ دریائے جیخون (Oxus) کو عبور کر کے ماوراء النہر یعنی چین میں گھس گئی تھیں۔ اس کی توثیق ہم عصر چینی تاریخوں سے بھی ہوتی ہے ۳۔ جنوب میں یہ لشکر خود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں تھانہ (بمبئی یا گجرات) اور دہلی (تھٹہ، قریب کراچی) تک ۴ اور شمال میں آرمینیا اور اس سے بھی آگے تک پہنچ چکے تھے ۵۔

یہ وہ زمانہ ہے جب مسلمان عرب اپنے حریفوں سے نہ تعداد میں اور نہ ہی ساز و سامان میں کوئی نسبت رکھتے تھے۔ اسی طرح بیزنطینی (رومیوں) اور ایرانیوں میں، جن سے انہیں سابقہ پڑا تھا، خود فتون حرب و قتال جس بلند درجے پر پہنچے ہوئے تھے، اس کا بیچارے بدویوں کی حالت سے مقابلہ کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ مزید برآں یہ مسلمان عرب اپنے گھروں اور خیموں سے کسی لوٹ مار یا زمانہ جاہلیت کی غارت گری کے لئے بالکل نہیں نکلے تھے۔ بلکہ صرف اس لئے کہ اللہ جل شانہ ہی کا بول بالا ہو۔ (لتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا)۔

اصل میں ان کی جبلی صلاحیتیں اور اسلامی تربیت ہی اس بات کی ذمہ دار تھیں کہ اس نتیجے تک پہنچیں۔ ان کے لئے فتوحات سیف ہوں کہ فتوحات قلم، دونوں ایک ہی چیز کے دو پہلو، اور ایک ہی باعث و داعی کے دو مظاہر تھے۔ ہمارے کرم فرماؤں کو اس کا یقین نہیں آتا۔ اگر فتوحات سیف میں خود ان کے مقبوضات ہاتھ سے نہ گئے ہوتے تو شاید محض اسلامی تاریخوں میں اس کا ذکر دیکھ کر اس کے وجود سے بھی اسی طرح انکار کر بیٹھتے جس طرح فتوحات قلم کے متعلق ان کا رویہ ہے۔

۱۔ تاریخ طبری، طبع یورپ ص: ۲۸۱ وما بعد، نیز گین: تاریخ زوال و انحطاط سلطنت رومان ۵

ص: ۵۵۵ مطبوعہ اکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔

۲۔ بلاذری: فتوح البلدان، طبع یورپ ص: ۴۰۸

۳۔ حوالوں کے لئے بارتولڈ کی انگریزی کتاب ”ترکستان“ ص: ۶

۴۔ بلاذری: فتوح البلدان ص: ۳۲۸ باب فتوح السندھ

۵۔ تاریخ طبری حالات ۱۹ھ

یہاں ہمیں آغاز اسلام کی شمشیر زنی (اور جسم انسانی کے عمل جراحی) اور اس کے ارتقاء سے بحث نہیں، ہم اس دور کی قلم آرائی (اور ذہن انسانی کی تربیت و اصلاح) پر اکتفا کریں گے۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمی سیاست:

سب جانتے ہیں کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے، قرآن شہادت دیتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پڑھنا آتا تھا، نہ لکھنا!

وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ

بِيَمِينِكَ إِذَا لَزَّكَابَ الْمُبْطِلُونَ ﴿٢٨﴾ (سورة العنكبوت: ۲۸)

اس سے پہلے نہ تو تو کوئی کتاب پڑھتا تھا اور نہ اسے اپنے سیدھے ہاتھ سے لکھتا تھا اور نہ باطل پرست شک میں پڑ جاتے۔

یہ کتنا دلورہ انگیز امر ہے کہ نبی امی کو سب سے پہلے جو وحی ربانی ہوئی وہ لکھنے کی تعریف اور پڑھنے کے حکم ہی پر مشتمل تھی۔

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝

اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ

مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ (سورة العلق: ۱ تا ۵)

پڑھا اپنے رب کے نام سے جو خالق ہے۔ جس نے انسان کو جنمے ہوئے خون کے قطرے سے پیدا کیا۔ پڑھ کہ تیرا بزرگ و برتر رب وہ ہے جس نے قلم کے ذریعے سے تعلیم دی اور انسان کو سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

یہاں ”اقْرَأ“ کے معنی پڑھنے ہی کے ہو سکتے ہیں۔ معمولی پیام پہنچانے کے نہیں۔ (جیسے محاورہ یُقرئک السلام میں ہوتے ہیں) کیونکہ سیاق عبارت میں قلم کی تعریف اور اس کے ذریعہ علم ہونے کا ذکر ہے۔ غرض نبی امی نے امت کو اللہ کا جو پہلا حکم پہنچایا — اور جس کی عمر بھر تعمیل کرائی — وہ پڑھنے اور لکھنے ہی کے متعلق تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم، جیسا کہ قرآن میں بیان ہوا ہے:

الْأَقِيمِينَ رَسُولًا قَمَنَهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (سورة الجمعة: ۲)

یعنی اُمیوں میں انہیں میں کے ایک رسول تھے جو ان پر اس یعنی خدا کی آیتیں تلاوت فرماتے ان کو تزکیہ نفس سکھاتے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم وقتاً فوقتاً نازل ہونے والی آیتوں اور سورتوں کے فوراً لکھانے کا انتظام فرماتے، جو تزکیہ اخلاق اور تعلیم ذہنی پر مستزاد تھا۔ مگر ہم وطنوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کم مانی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو، جو خدا کی راہ میں ساتھ دے رہے تھے، طرح طرح سے ستانا شروع کیا، جب اذیت کا پانی سر سے اونچا ہو گیا تو جو لوگ ہجرت کر سکتے تھے، گھریار چھوڑ کر مدینہ چلے گئے۔ اور آخر آپ ﷺ بھی ان سے جا ملے، اور وہاں امت کی سیاسی تنظیم و تشکیل شروع فرمائی۔ ہجرت کے بعد جو سورہ سب سے پہلے نازل ہوئی، وہ سورہ بقرہ ہے۔ اور اسی میں مشہور آیت مداینہ (اصول قرض دہی) بھی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدِينٍ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ

وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا

رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ..... وَلَا تَسْمُوْا أَنْ تَكْتُبُوهُ

صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَى أَجَلِهِ ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ

أَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا

(سورة البقرة: ۲۸۲)

اس زمانے میں بھی چند مدینے والے مسلمان ہوئے تو وہاں ایک معلم بھیجا گیا (یعنی حضرت مصعب بن عمیر جو مقرر کیے جاتے تھے) تاکہ لوگوں کو قرآن فقہ اور دینیات کی تعلیم دیں۔ یہ ہجرت سے قبل کا واقعہ ہے (دیکھو سیرت ابن ہشام ص ۲۸۹ تا ص ۲۹۰) اسی طرح بخاری میں ہے ”براء صحابی کہتے ہیں کہ صحابہ میں اول مدینہ میں مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم آئے اور قرآن کی تعلیم دینے لگے“ (بخاری کتاب التفسیر)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہیں، جب تم آپس میں کوئی قرض وہی کسی معینہ مدت کے لئے کرو تو اسے لکھ لیا کرو..... اور اپنے مردوں میں سے دو گواہوں کی شہادت حاصل کرو۔ اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں..... اور کاہلی نہ کرو اس کے لکھنے سے چھوٹا ہو یا بڑا اس کے وعدہ تک۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور گواہی کے لئے زیادہ سیدھی اور مضبوط اور اس بات سے زیادہ قریب ہے کہ تم شک میں نہ پڑو۔

اس آیت کے نازل ہونے سے لکھنے پڑھنے پر توجہ بڑھ ہی گئی ہوگی۔

لکھنے پڑھنے کی عام ترویج کا انتظام:

مدینہ منورہ آنے کے بعد رسول اکرم ﷺ نے سب سے پہلا کام جو کیا وہ مسجد نبوی کی تعمیر تھی۔ اس عمارت کے ایک حصہ میں سائبان اور چبوترہ (صفہ) بنایا گیا۔ یہ اولین اسلامی اقامتی جامعہ تھی۔ رات کو طلبہ اس میں سوتے، اور اساتذہ مامور کئے گئے جو دن کو انہیں وہاں لکھنے پڑھنے اور مسائل دین وغیرہ کی تعلیم دیتے، چنانچہ عبداللہ بن سعید بن العاص جو خوشخط تھے، اور زمانہ جاہلیت میں بھی کاتب کی حیثیت سے مشہور تھے۔ انہیں وہاں لکھنا سکھاتے ۲ اسی طرح عبادة بن الصامت سے مروی ہے کہ انہیں رسول اکرم ﷺ

۱ قرض وہی کے علاوہ حدیثوں میں وصیت کو بھی لکھ رکھنے کا حکم ہے چنانچہ عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کو جس کے پاس وصیت کے لائق کچھ مال و دولت ہو تو یہ مناسب نہیں کہ دو راتیں اس طرح گزارے مگر یہ کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی رکھی ہو (الآ وصیتہ مکتوبۃ عندہ) بخاری ج: ۱ کتاب الوصایا۔

۲ اسد الغابہ لابن الاثیر ۳/ ۱۷۵ استیعاب لابن عبدالبر جلد دوم ص ۳۹۳ الاصابہ لابن حجر نمبر (۱۷۶۹) ان کا نام زمانہ جاہلیت میں الحکم تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ سے موسوم فرمایا صفہ کی درس گاہ میں تعلیم پانے والوں کی کثیر تعداد کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ ایک قبیلہ تمیم سے ۷۰، ۸۰ طلبہ آئے تھے، ابن عبدالبر لکھتے ہیں:

کان فی وفد تمیم سبعون او ثمانون رجلاً فاسلموا و یقیموا فی المدینۃ مذہ یتعلمون القرآن والدین (قبیلہ تمیم سے ستر یا اسی اشخاص اسلام لائے اور مدینہ میں ایک مدت تک ٹھہر کر قرآن سیکھا اور دینی تعلیم حاصل کی) (استیعاب)

نے اس بات پر مامور کیا کہ صفہ میں لوگوں کو لکھنا سکھائیں اور قرآن پڑھائیں۔ مدینے میں ۲ھ میں ایک اور اقامتی درس گاہ دارالقراء کا بھی پتہ چلتا ہے۔
 ہجرت پر مشکل سے ایک سال گزرا تھا کہ رمضان ۲ھ میں بدر کا معرکہ پیش آیا جس میں دشمن کی تعداد مسلمانوں سے گنتی تھی ۳۔ پھر یہ کامیاب رہے اور بہت سے قیدی ہاتھ آئے۔ ان اسیروں سے جو برتاؤ کیا گیا اس پر آدمی سردھننے پر مجبور ہو جاتا ہے، چنانچہ دشمن کی رہائی کا فدیہ یہ مقرر کیا گیا کہ جو قیدی لکھنا پڑھنا جانتا ہو وہ دس دس مسلمان بچوں کو اس فن کی تعلیم دے۔ ۴۔ کیوں نہ ہو کہ نبی الملاحمہ ۵۔ ساتھ ہی مدینۃ العلم ۶۔ بھی تھا۔ بعض دقیقہ رس محدثوں نے اس واقعہ کا خوب عنوان باندھا ہے۔ مشرک کو استاد بنانے کا جواز یہ کوئی اتفاقی واقعہ نہ تھا بلکہ تعلیم پھیلانے کے متعلق مستقل سیاست ہی کی پیش رفت و تعمیل تھی۔
 رسول کریم ﷺ اکثر فرمایا کرتے ”بُعِثْتُ مُعَلِّمًا“ کے میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں) اسی طرح آپ ﷺ بچوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ اپنے پڑوسیوں سے علم سیکھیں ۷۔ اور اپنے پڑوس کی مسجد میں سبق پڑھا کریں۔ ۸۔ مورخ بلاذری نے ذکر کیا

۱۔ الترتیب الاداریہ لعبدالحی الکتانی ۱/۲۸ (بحوالہ ابو داؤد)

۲۔ الکتانی ۱/۵۶

۳۔ مسلمانوں کے پاس تین سو سے کچھ ہی زائد سپاہ تھی، دشمن کی تعداد مورخوں نے ساڑھے نو سو لکھی ہے۔ (طبری ص ۱۲۹۸، ص ۱۳۰۴ نیز ابن ہشام ص ۴۳) تفصیل کے لئے دیکھئے میری کتاب:

عہد نبوی کے میدان جنگ، عنوان ”غزوہ بدر“

۴۔ طبقات ابن سعد ۱/۲ ص ۴ پہلی: الروض الانف جلد ۲ ص ۹۲ مسند احمد بن حنبل ۱/۲۲۷، نیز کتاب الاموال ص ۱۱۶ نمبر ۳۰۹۔ مصنف عبدالرزاق میں بھی اس کا تفصیلی تذکرہ ہے۔

۵۔ ابن تیمیہ، ذہبی، ماوردی، طبری وغیرہ نے اسے حدیث قرار دیا ہے طبرانی کبیر میں ابو موسیٰ روایت کرتے ہیں: اَنَا نَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ، اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ مستدرک، حاکم، طبرانی کبیر، اس کے راوی ہیں، جامع صغیر ج ۱ ص ۲۶۹۔

۶۔ چاہے یہ الفاظ حدیث میں ثابت نہ ہوئے ہوں، مفہوم کی صحت پر کسی کو اعتراض نہیں۔

۷۔ سنن ابن ماجہ، باب فضل العلماء، ابن عبدالبر، مختصر بیان العلم ص ۵۵ نیز مشکوٰۃ کتاب العلم بحوالہ داری۔

۸۔ الکتانی: الترتیب الاداریہ ج ۱ ص ۴۱ بحوالہ اصالبہ، ابزا الخزاعی۔

۹۔ ابن عبدالبر، مختصر، بیان العلم ص ۱۲

ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں مدینہ میں نو مسجدیں تھیں۔ ۱۔ پنج وقتہ نمازیں لوگ وہیں پڑھتے لیکن نماز جمعہ کے لئے رسول کریم ﷺ کے ساتھ مسجد نبوی میں جمع ہو جاتے۔ مورخ بیان کرتے ہیں کہ اہل جوثانے (جو بحرین یعنی موجودہ الحسا میں ہے) ایک مسجد تعمیر کی جو مدینہ کی مسجد کے بعد پہلی جامع مسجد تھی۔ اصل میں آں حضرت ﷺ نے انہیں لکھ بھیجا تھا کہ ”فلاں فلاں جگہ مسجد بناؤ۔ اور ایک روایت میں: مسجد بناؤ اور فلاں فلاں کام کرو۔ ورنہ میں تم سے جنگ کروں گا۔“ یقیناً یہاں بھی درس و تدریس کا انتظام ہوا ہوگا۔

اسی طرح جب عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا عامل (گورنر) بنا کر بھیجا گیا تو انہیں فرائض منصبی کے متعلق ایک تحریری ہدایت نامہ دیا گیا، اس میں انتظامی امور کے علاوہ تعلیم کی اشاعت کے بھی احکام ہیں ۲۔

مورخ طبری نے ۱۱ھ کے واقعات میں لکھا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ناظر تعلیمات بنا کر یمن بھیجا، جہاں وہ ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں دورہ کیا کرتے اور مدارس کی نگرانی و انتظام کرتے ۳۔

مرد ہی نہیں، عورتیں بھی اس تعلیمی سیاست کا موضوع تھیں، آں حضرت صلی اللہ علیہ

۱۔ بلاذری: انساب الاشراف مخطوط قاہرہ ج ۱ ص ۲۲۵۔

۲۔ پورا متن میری کتاب: الوثائق السیاسیہ میں نمبر (۷۷) بحوالہ بخاری، ابن طولون، یا قوت وغیرہ دیکھئے۔

۳۔ الوثائق السیاسیہ نمبر (۱۰۵) بحوالہ ابن ہشام، طبری وغیرہ۔ ابن عبدالبر لکھتے ہیں:

استعمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن حزم علی اہل نجران وهو ابن سبع عشرة سنة ليتفقهم في الدين ويعلم القرآن (رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے عمرو بن حزم کو اہل نجران پر گورنر بنا کر بھیجا۔ اور وہ سترہ (۱۷) سال کے تھے کہ قرآن پڑھائیں اور دینی تعلیم دیں۔) (ابن عبدالبر: الاستیعاب)

۴۔ تاریخ طبری (طبع یورپ) سلسلہ اول ص: ۱۸۵۲ تا ص: ۱۸۵۳ و ص: ۱۹۸۱ مورخ ابن خلدون بھی لکھتے ہیں: ”بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ مُعَلِّمًا لِأَهْلِ الْيَمَنِ وَحَضَرَ مَوْتَ“ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن والوں اور حضر موت کا معلم بنا کر روانہ فرمایا۔)

قارہ اور عضل نامی دو قبیلے مشرف بہ اسلام ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے چھ درس مقرر فرمائے۔

وسلم نے ہفتہ میں ایک دن عورتوں کی تعلیم و تذکیر کے لئے مخصوص فرما رکھا تھا اے۔ موطا کی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لکھنا پڑھنا جانتی تھیں ۲۔ نیز ابو داؤد ۳ و عبد الرزاق ۴ کی حدیث ہے کہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم و اجازت سے اپنی ایک رشتہ دار خاتون شفا بنت عبد اللہ سے (جو خوب پڑھی لکھی تھیں)، لکھنا سیکھا تھا۔ یہاں اس پہلو کو طول دینے کی ضرورت نہیں، سوائے اس کے کہ زنانہ تعلیم پر اس توجہ کا ہی نتیجہ تھا کہ بعد کے زمانے میں عورتیں مختلف علمی میدانوں میں مردوں کے ساتھ مسابقت کرنے لگیں، چنانچہ صحیفہ ہمام کے مخطوطہ، دمشق کے سماعات میں ایک معلمہ کا بھی تذکرہ ہے یعنی ام الفضل کریمہ بنت ابی الفراس نجم الدین القرشیہ الزبیریہ، جس نے اپنے گھر میں ایک مدرسہ حدیث کھول رکھا تھا۔ اسی طرح ابو عبید قاسم بن سلام (۱۵۴ھ تا ۲۲۴ھ) کی کتاب الاموال، جو مالیہ حکومت (فنانس) کے دقیق مسائل پر مشتمل ہے، بسم

(بقیہ حاشیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقل اور قارہ قلبیہ کے لئے مرثد بن ابی مرثد، عاصم بن ثابت، حبیب بن عدی، خالد بن بکیر زید بن دثنہ، عبد اللہ بن طالق کو روانہ فرمایا کہ یہ قرآن پڑھائیں، دینی تعلیم اور شریعت اسلامیہ کا درس دیں۔

قَدْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَضَلٍ وَقَارَةَ مَرْتَدَ بْنِ أَبِي مَرْتَدٍ، عَاصِمَ بْنِ ثَابِتٍ، حَبِيبَ بْنِ عَدِيٍّ، خَالِدَ بْنَ الْبَكْرِ، زَيْدَ بْنَ دَثْنَةَ، عَبْدَ اللَّهِ بْنَ طَالِقٍ، لِيَتَفَقَّهُوهُمْ فِي الدِّينِ وَ يَعْلَمُوهُمْ الْقُرْآنَ وَ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ

www.kitabosunnat.com

(ابن عبد البر: الاستيعاب)

۱۔ بخاری ج ۱، کتاب العلم، باب: هل يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ يَوْمًا عَلَى حِدَّةٍ فِي الْعِلْمِ۔
 ۲۔ موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ”ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے آزاد کردہ غلام ابویونس کو حکم دیا کہ ان کے لئے ایک مصحف لکھ دیں“ نیز عمرو بن رافع کہتے ہیں کہ ”میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے مصحف لکھا کرتا تھا.....“ امام مالک: موطا، کتاب الصلوٰۃ، الصلوٰۃ الوسطی۔

۳۔ سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب الرقی نیز بلاذری: فتوح البلدان ص: ۴۷۳۔

۴۔ مصنف عبد الرزاق ج ۴ کتاب الجامع باب الرقاء۔

اللہ کے بعد ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے (یہ کتاب اب مصر میں چھپ گئی ہے):
 قُرَى عَلَى الشَّيْخَةِ الصَّالِحَةِ الْكَاتِبَةِ، فَخْرُ النِّسَاءِ شَهِدَةُ
 بِنْتُ أَبِي نَضْرٍ أَحْمَدَ بْنِ الْفَرَجِ بْنِ عُمَرَ الْإِبْرِي
 الدِّينَوْرِي بِمَنْزِلِهَا بِبَغْدَادَ
 نکو کار و خوش نویس پروفیسر فخر النساء شہدۃ کو (جو سوزن ساز یعنی سوئی
 بنانے والے ابو نصر احمد بن الفرّج بن عمر دینوری کی دختر ہیں) بغداد
 میں ان کے گھر پر سنا کر سند حاصل کی گئی۔

اسلام کی ابتدائی صدیوں کے متعلق معلومات حاصل کرنی ہوں تو حدیث یا رجال
 کی کتابیں دیکھ لی جائیں جن میں راویوں کے ناموں میں عہد صحابہ و تابعین و تبع تابعین کی
 خدماتِ علم کے نام کثرت سے مل جائیں گے۔
تدوین حدیث:

تعلیم کے بارے میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عام سیاست کے جو اثرات پیدا
 ہوئے، یہ ان کے چند نمونے اور مثالیں ہیں۔ لیکن ہمیں تدوین حدیث کے مسئلے سے ہی
 یہاں خاص بحث ہے۔ حدیث یعنی حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم کے اقوال، افعال اور تقریرات (یعنی کسی صحابی کو کچھ کرتے دیکھ کر اسے روا اور برقرار رکھنا)
 تینوں شامل ہیں۔ انہیں کا تذکرہ حدیث کی کتابوں میں ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان کتابوں کی
 تالیف کا آغاز کب ہوا؟ اور موجودہ مروجہ کتابوں پر کوئی غیر جانبدار شخص کس حد تک اعتماد کر سکتا
 ہے؟ واضح رہے کہ زیر نظر صحیفہ ہمام بھی حدیث ہی کی ایک تالیف ہے۔

بدیہی طور پر ایک محال بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کہا، کیا، یا
 اوروں میں روا رکھا، یہ سب کا سب لکھا اور مدون کیا گیا ہو۔ یہ انسانوں کا نہیں فرشتوں کا
 کام ہے: **كِرَامًا كَاتِبِينَ ۖ يَكْتُبُونَ مَا تَفْعَلُونَ** (سورۃ الانفطار، آیت ۱۱، ۱۲) (یعنی تم جو کچھ
 کرتے ہو، اسے شریف، لکھنے والے فرشتے خوب جانتے ہیں) اسی طرح یہ بدگمانی بھی بے
 بنیاد ہے کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ لکھا ہی نہیں گیا، کیونکہ واقعات اس کے خلاف

ہیں۔ جیسا کہ آگے نظر آئے گا۔ بہر حال اسی اُمّی امت نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حدیثیں اپنی آنکھ دیکھی اور کان سنی باتوں کی بناء پر لکھی ہیں وہ اس سے کہیں بڑھا چڑھا ہے جو دوسری امتوں نے اپنے انبیاء کے متعلق بروقت لکھا ہو۔ بالکل اسی طرح، جس طرح یہ اُمّی امت دوسروں پر اپنے آغاز کار ہی میں فتوحات ملکی اور دور دراز براعظموں میں دین کے نشر و اشاعت کے بارے میں بھی غیر معمولی فوقیت رکھتی ہے۔

لیکن نہ محض خوش اعتقادی کی ضرورت ہے اور نہ ہی اس میں کوئی حرج کہ کسی جو یائے حق کی طرح آغاز شک اور ”معلوم نہیں“ سے کریں اور سوائے ایسی چیز کے جس سے انکار کی مجال نہ رہے کسی بات کو نہ مانیں۔

ہم اوپر دیکھ چکے ہیں کہ اس زمانے میں غریب عربی خط کا کیا حال تھا، اور عربوں میں لکھنا پڑھنا جاننے والوں کی تعداد کتنی تھی۔ جب ”سیکھو اور سکھاؤ“ کا حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیروؤں کو دیا تو ان اُمیوں لیکن مخلص و مستعد فداکاروں کے لئے یہ چیلنج تھا۔ اب ہم دیکھیں گے کہ وہ اس سے کس طرح عہدہ برا ہوئے۔

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سرکاری طور پر لکھی ہوئی حدیثیں:

(الف) جب مکی مسلمان مدینہ ہجرت کر گئے تو انہوں نے وہاں ایک حکومت اور شہری مملکت کی بنیاد بھی رکھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کے سب باشندوں یعنی مہاجرین، انصار، یہود، تاحال اسلام نہ لائے ہوئے عربوں وغیرہ سے مشورہ کیا اور ایک دستور مملکت نافذ فرمایا۔ یہ تاریخ عالم میں سب سے پہلا ”تحریری دستور مملکت“ ہے۔ اس میں حاکم و محکوم دونوں کے حقوق و واجبات کی تفصیل ہے۔ اور ابتداء یوں ہوئی ہے: ”پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک تحریر ہے۔ جو قریش اور یثرب کے مومنوں اور مسلمانوں اور ان لوگوں کے درمیان (موثر) ہے جو ان (مسلمانوں) کے تابع ہوں، ان

۱۔ متن کے لئے الوثائق السیاسیہ نمبر (۱) بحوالہ ابن ہشام، ابو عبیدہ وابن سید الناس وغیرہ اور تفصیلی بحث کے لئے اردو میں میری تالیف ”عہد نبوی کا نظام حکمرانی“ باب سوم عربی میں روئداد موثر دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد ۱۹۳۵ء اور انگریزی میں اسلامک ریویو (واکنگ) اگست تا نومبر

سے آلیں، اور جنگ میں ان کے ساتھ حصہ لیں، یہ حقیقت میں [دنیا کے] سارے لوگوں سے علیحدہ ایک مستقل اُمت ہیں..... وغیرہ۔“ یہاں ”یہ ایک تحریر ہے“ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ ضرور ہے کہ یہ کوئی لکھی ہوئی تحریری چیز ہو۔ باون دفعات کے اس دستور میں نفس متن میں پانچ مرتبہ ”اہل هذه الصحيفة“ (اس دستاویز والوں) کے الفاظ دہرائے گئے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی کہا گیا ہے کہ ”یہ تحریر (کتاب) کسی ظالم یا گناہ گار کے برخلاف حائل نہ ہوگی۔“ یہ بھی کہا ہے کہ ”یثرب کا میدان (جوف) اس صحیفے والوں کے حق میں ایک حرم ہے۔“ اگرچہ نفس دستور میں اس یثربی حرم یعنی شہری مملکت کے حدود کی تفصیل نہیں ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ذیلی قواعد کے طور پر اس کو بھی تحریری طور پر منضبط کیا گیا تھا چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند ۲ میں روایت کی ہے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَإِنَّ الْمَدِينَةَ حَرَمٌ حَرَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَنَا فِي أَدِيمِ خَوْلَانِي -

رافع بن خدیج سے مروی ہے..... کہ مدینہ ایک حرم ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا ہے۔ اور یہ ہمارے پاس ایک خولانی چمڑے پر لکھا ہوا ہے۔

جہاں سیاسی نقطہ نظر سے حدود مملکت اور رقبہ سلطنت کا تعین ضروری خیال کیا گیا، وہیں عملی نقطہ نگاہ سے سرحد اندازی بھی لازم تھی، چنانچہ مطری نے اپنی تاریخ مدینہ (مؤانسست الهجرة بين معاليم دار الهجرة) میں تصریح کی ہے کہ ”کعب بن مالک کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کہ مخیص، حُفَیّا،

۱۔ محدث عبدالرزاق نے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں ”إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ بَيْنَ قَرِيشٍ وَالْأَنْصَارِ (مصنف عبدالرزاق، کتاب العقول)۔“

۲۔ مسند احمد حنبل۔ جلد چہارم ص ۱۴۱، حدیث نمبر (۱۰)

۳۔ مخطوطہ شیخ الاسلام، عارف حکمت بے، مدینہ منورہ، باب تحریم المدینہ۔

ذُو الْعَشِيرَةِ اور تَمِيم (کے پہاڑوں) کی چوٹیوں پر علامت سرحد کے منارے تعمیر کروں۔“

(ب) اسی طرح ہجرت کے ابتدائی زمانے میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی مردم شماری کرائی، چنانچہ صحیح بخاری میں روایت ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اُكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ۔
مجھے ان لوگوں کے نام لکھ دو جو اسلام کا اقرار کرتے ہیں۔

فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةِ رَجُلٍ۔ ۱
اس پر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پندرہ سو آدمیوں کے نام لکھ دیئے۔
اس میں مرد، عورت، بچے اور بڑے سب شامل معلوم ہوتے ہیں، یہ مردم شماری تحریری طور سے ہونا بیان کی گئی ہے۔ تعداد سے گمان ہوتا ہے کہ یہ ۱۰۰۰ کا واقعہ ہوگا۔

(ج) سرکاری دستاویزوں اور معاہدوں، پروانوں کا آغاز ہجرت سے بھی پہلے ہو چکا ہوتا نظر آتا ہے، چنانچہ کہتے ہیں ۲ کہ تمیم داری کو ہجرت سے پہلے بھی فلسطین کا شہر حمرون ایک پروانے کے ذریعے سے یہ کہہ کر جاگیر میں دیا گیا کہ جب یہ شہر خدا جل شانہ کی عنایت سے فتح ہو، تو وہ تمہارا ہے، اسی طرح خود سفر ہجرت میں سراقہ بن مالک مد لُحی کو ایک پروانہ من لکھ کر دیا گیا تھا۔ ۳ ان سے قطع نظر کریں تو ایسا نظر آتا ہے کہ ۱۰۰ میں قبیلہ

۱۔ بخاری کتاب الجہاد والسر، باب کتابۃ الإمام للناس (کتاب ۵۶، باب ۱۸۱، حدیث نمبر ۱)

۲۔ الوثائق السیاسیہ نمبر (۴۳) بحوالہ حطبی، مقریزی، قسطلانی وغیرہ۔

۳۔ ایضاً نمبر (۲) بحوالہ ابن ہشام وغیرہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث المزنی کو قبیلہ کی معدنوں کا ٹھیکہ دیا تھا اس کی پوری سند کا جو متن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تحریر میں لکھ دیا تھا وہ ابوداؤد کتاب القطائع میں موجود ہے۔ نیز موطا کتاب الزکات نیز کتاب الاموال میں بھی تذکرہ ہے۔ ابو عبیدہ قاسم بن سلام اور مؤرخ بلاذری کا بیان ہے کہ ”بلال بن حارث کی اولاد نے ایک جریدہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پیش کیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فرمان مبارک کو چوما اور آنکھوں سے لگایا۔“
ابو عبیدہ: کتاب الاموال ص: ۲۳۹ نمبر ۸۶۶ نیز بلاذری: فتوح البلدان ص: ۱۳۔

جہنیہ سے حلفی اور دوستی کا معاہدہ ہو گیا تھا اگرچہ اس کا متن نہیں ملتا، چنانچہ سیف یعنی ساحل بحر (ینج) کی سمت سے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو مہم بھیجی گئی اس کے ذکر میں ابن ہشام نے وغیرہ نے تصریح کی ہے کہ ”مجدی بن عمرو الجہنی مسلمانوں اور قریشی کارواں کے مابین آڑے آ گیا اور یہ دونوں فریقوں کا حلیف (مدافع) تھا“ البتہ صفر ۲ھ کا معاہدہ محفوظ ہے یہ بنی ضمرہ سے ہوا تھا۔ پہلی ۱ نے اس کا متن یوں نقل کیا ہے: ”یہ ایک تحریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی ضمرہ کے لئے.....“ اس طرح کے معاہدوں کا سلسلہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھر جاری رہا۔ بعض عجیب چیزیں بھی پیش آئیں۔

۵ھ میں خندق کے زمانے میں بنی فزارہ اور غطفان سے ایک توثیق طلب یا مسودہ معاہدہ (مراوضہ) ۳ ہوا تھا اور بعد میں میٹ دیا گیا۔

۶ھ کے صلح نامہ حدیبیہ کے الفاظ پر جھگڑا بھی مشہور ہے جس پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر حکم دیا تھا کہ بعض لکھے ہوئے الفاظ مٹا دیئے جائیں ۴۔

۹ھ کے غزوہ تبوک کے متعلق مورخ لکھتے ہیں کہ دَوْمَةُ الْجَنْدَل کے حکمراں اُکیدر بن عبد الملک بن عبد الجنّ الحیری نے جب اطاعت کا معاہدہ ۵ کیا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دستاویز پر ”اپنے ناخن سے مہر فرمائی“ (خَتَمَهُ بِظُفْرِهِ) ۶۔ یہ اصل میں اُکیدر کے وطن حیرہ والوں کا قدیم رواج تھا کہ معاہدوں پر انگوٹھے کا نہیں بلکہ ناخن کا نشان لیتے تھے اور اس سے ہلال کی شکل کی ایک لکیر پڑ جاتی تھی،

۱۔ سیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن ہشام (طبع یورپ) ص: ۲۱۹

۲۔ الروض الانف ۲/ ۵۸ تا ۵۹ نیز الوثائق السیاسیہ نمبر (۱۴۹) بحوالہ ابن سعد وغیرہ

۳۔ الوثائق السیاسیہ نمبر (۸) بحوالہ ابن ہشام وطبری۔

۴۔ سیرۃ ابن ہشام ص: ۷۷۔

۵۔ متن کے لئے الوثائق السیاسیہ نمبر (۱۹۰) نیز ابو عبید قاسم بن سلام: کتاب الاموال ص: ۱۹۵ نیز

ص: ۵۰۸، ابو عبید قاسم بن سلام [المتوفی ۲۲۳ھ] لکھتے ہیں کہ ”خود میں نے اس تحریر کو پڑھا اور وہ ایک سفید چمڑے پر لکھا ہوا تھا اور میں نے حرف بہ حرف اس کی نقل لے لی۔“

۶۔ طبقات ابن سعد جلد دوم حصہ اول ص: ۱۲۰، نیز تراذیب کتانی ۱/ ۱۷۹ بحوالہ اصابہ لابن حجر و وہب بن اُکیدر نیز اُکیدر بن عبد الملک۔

چنانچہ آثار قدیمہ کی کھدائیوں میں پختہ اینٹوں پر کندہ کئے ہوئے زمانہ قبل مسیح کے جو معاہدے نکلے ہیں، ان پر نہ صرف ایسی علامتیں موجود ہیں بلکہ یہ الفاظ بھی ملتے ہیں کہ ”بغرض توثیق ناخن کا نشان ثبت کیا“۔^۱

(د) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ، مقوقس و نجاشی وغیرہ حکمرانوں کو تبلیغی خط بھیجے تھے ان میں سے قیصر کا موسومہ اصل خط حال تک موجود تھا۔^۲ مقوقس، نجاشی اور المند رب بن ساویٰ کے خطوط کی اصلیں موجود و معروف ہیں۔^۳ ابن عساکر نے اپنی ”تاریخ دمشق“ میں لکھا ہے کہ ابو العباس عبد اللہ بن محمد نے شہر ایلہ والوں سے ان کا معاہدہ نبوی ﷺ تین سوا شرفی میں خرید کیا۔ کسریٰ کے متعلق مروی ہے کہ اس نے نامہ مبارک کو پوری طرح سنے بغیر چاک کر دیا تھا۔^۴ یہ سب بھی تحریری ہی چیزیں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب ”زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

Oluf Krueckmann, Neue-babylonische
Recht-und Verwaltungstexte (Text 87,
Tafel 38; Ch. Edwards, The Hammurabi Code, p,11;
Missner, Babylonien-und-Assyrien 1,179.

۱ میری تالیف ”رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی“ میں باب ”مکتوب نبوی بنام قیصر روم“
۲ ایضاً باب ”مکتوبات نبوی کے دو اصول“

۳ ابن عساکر: تاریخ دمشق طبع جدید (شائع کردہ صلاح الدین المجد) جلد اول ص: ۲۲۰

۴ صحیح بخاری کتاب العلم باب ما یدکر فی المناوۃ نیز تاریخ طبری ۶ھ کے واقعات
ص: ۱۵۷۲ مطبوعہ لیڈن ہالینڈ، بخاری، کتاب الجہاد میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نامہ مبارک (عبد اللہ بن حذافہ کو دے کر) کسریٰ (شاہ ایران) کے پاس بھجوایا۔ (بعث بکتاہ الی کسریٰ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عبد اللہ بن حذافہ کو) حکم دیا کہ خط بحرین کے حاکم (مندرب بن ساویٰ) کو دینا وہ کسریٰ کو پہنچا دے گا۔ (مندرب نے ایسا ہی کیا) کسریٰ نے وہ خط پڑھ کر پھاڑ ڈالا۔“

اسی بخاری کتاب الجہاد میں عبد اللہ بن عباس ہی بیان کرتے ہیں کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر (روم) کو دعوت اسلام کا ایک خط لکھ کر دحیہ کلبی کے ہاتھ بھیجا (کتب الی قیصر یدعوه الی الاسلام وبعث بکتاہ الیہ مع دحیہ الکلبی) اور دحیہ الکلبی سے فرمایا یہ مکتوب بصری کے حاکم (حارث بن ابی شمر) کو پہنچا دینا وہ قیصر کو پہنچا دے گا۔“

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے یہودیوں کی زبان اور تحریر سیکھی تھی اے۔ مؤرخ طبری کے علاوہ محدث ابوداؤد اور امام بخاری لکھتے ہیں کہ ”زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے یہودیوں کی کتابت سیکھی تھی اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جو مراسلے ان کو لکھتے یا جو مراسلے وہ لکھتے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو پڑھ کر سنایا کرتے تھے ۲۔“

(ھ) انتظامی ضرورتوں سے اکثر موقع پیش آتا رہتا تھا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جزیرہ نمائے عرب کے اطراف و اکناف میں اپنے ہر جگہ کے گورنروں، قاضیوں، تحصیلداروں، وغیرہ کو وقتاً فوقتاً اپنی ہدایتیں بھیجیں، یا پیچیدہ گتھیوں میں یہ افسر کچھ دریافت یا استصواب کریں تو اس کا جواب بھیجیں۔ ان کا پھر متواتر ذکر ملتا ہے کہ اواخر حیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ یعنی زراعت، ریوڑوں، معدنیات، وغیرہ میں حکومت کو ادا طلب محصول کی شرحیں تحریر کروائیں لیکن اضلاع وغیرہ میں بھیجنے سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا، اور یہ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ خلفاء نے اس پر عمل کیا۔ ۳۔

بقیہ حاشیہ:

بخاری کتاب العلم میں ایک اور واقعہ کا تذکرہ ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوج کے ایک سردار کو ایک مکتوب لکھ دیا (کُتِبَ لَامِرِ السَّرِيَّةِ كِتَابًا) اور فرمایا کہ اس کو کھول کر پڑھنا نہیں جب تک تو فلاں مقام پر نہ پہنچ جائے۔ جب وہ اس مقام پر پہنچا تو اس نے لوگوں کو وہ مکتوب پڑھ کر سنایا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ان کو بتلایا۔“ (بخاری ج ۱ کتاب العلم) بلاذری، فتوح البلدان ص: ۵۱۳۔

۲ بخاری نیز ابوداؤد نیز تاریخ طبری ص: ۱۴۶۰، ۴ھ کے واقعات۔

۳ سنن دارقطنی، ابوداؤد، طبرانی، دارمی، کنز العمال وغیرہ میں اس کا متن ہے۔

سنن ابی داؤد کتاب الزکاۃ اور ترمذی کتاب الزکاۃ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی کتاب لکھی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنے عاملوں کو بھیجنے نہ پائے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تلوار سے لگا رکھا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ وفات پائی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ وفات پائی۔“

ان مثالوں کے دینے سے غرض صرف یہ ہے کہ اس طرح کی حدیثیں یعنی سیاسی دستاویزیں جو عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھتی ہیں تحریری ہی ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر ان کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ خطوط پر ثبت کرنے کے لئے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مہر تیار کرانا بھی معروف واقعہ ہے ایسی دستاویزوں یعنی تحریری حدیثوں کا اکٹھا کرنے کی کوششوں کا آغاز عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں شروع ہوا، جیسا کہ

بقیہ حاشیہ:

اسی ابوداؤد میں ”ابن شہاب زہری [۵۱ھ-۱۲۵ھ] کہتے ہیں کہ میں نے اس تحریر کو پڑھا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کے پاس تھی اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ [التوفی ۱۰۱ھ] نے اس تحریر کی نقل کروائی۔“

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ سے متعلق جو تحریر لکھی تھی وہ امام مالک [التوفی ۱۷۹ھ] کی کتاب موطا کتاب الزکاۃ میں محفوظ ہے اور خود مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ”میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب صدقہ کو پڑھا۔“

کتابی ۱/ ۱۷۷ (بحوالہ بخاری، ترمذی وغیرہ) صحیح بخاری اور مسلم کی روایت ہے کہ ”جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہ روم (دوسری روایت میں عجم کے لوگوں) کو خط لکھنے کا ارادہ کیا تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ وہ صرف مہر شدہ مکتوب ہی پڑھتے ہیں، چنانچہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔“

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس کی سفیدی گویا اب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔ اور اس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا اور اس انگوٹھی کا نگینہ حبشی عقیق تھا“ (بخاری ج ۲۳، کتاب اللباس، نیز مسلم، کتاب اللباس)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ”جب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے مجھے مصدق بنا کر بھیجا اور زکوٰۃ کے مسئلے لکھ دیئے اور اس پر ”محمد رسول اللہ“ کندہ تھا۔ محمد ایک سطر میں، رسول ایک سطر میں اور اللہ ایک سطر میں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں اور پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو وہ آریس کے کنویں پر بیٹھے تھے اور انگشتی کو ہاتھ سے نکالتے کبھی پہنتے کہ ناگاہ وہ کنویں میں گر پڑی۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ تین دن تک ہم لوگ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ انگوٹھی کو تلاش کرتے رہے کنویں کا سارا پانی نکلا ڈالا لیکن انگوٹھی نہ نکلی۔“ (بخاری ج ۲۳، کتاب اللباس)

آگے بیان ہوگا۔ اس عاصی پر معاصی نے بھی اس سعادت کے حصول کی بساط بھر کوشش کی۔ اور اگلوں پچھلوں کی کوششوں کو یکجا کر کے ”الوثائق السياسية في العهد النبوي والخلافة الراشدة“ مصر میں شائع کی۔ اس میں خاص عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سو سے زائد دستاویزیں ہیں اس کتاب کے نئے ایڈیشن میں عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مزید چالیس ایک معاہدے، جو بعد میں ملے، اضافہ کئے گئے ہیں۔

کتابت کی بعض اتفاقی صورتیں:

صحیح بخاری ۱ وغیرہ ۲ نے روایت کی ہے کہ ۸ھ میں فتح مکہ پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق انسان وغیرہ اہم مسائل پر خطبہ دیا۔ ایک یمنی شخص ابو شاہ وہاں حاضر تھا۔ اس نے درخواست کی، یا رسول اللہ مجھے یہ لکھ دیجئے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسبہ حکم دیا کہ وہ خطبہ اسے قلم بند کر دیا جائے (اُکْتُبُوهُ لِأَبِي شَاهٍ)۔

عتبہ بن مالک انصاری کے متعلق روایت ہے کہ انہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی خطبے کی ایک بات بڑی پیاری معلوم ہوئی۔ اس پر یادداشت کے لئے انہوں نے اسے لکھ لیا۔ ۳

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اہتمام کے ساتھ حدیث کی تدوین:

اگرچہ ایسی روایتیں نایاب نہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قرآن کے سوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کسی چیز کے لکھنے کی ممانعت فرمائی ہو ۴ جس پر لکھی ہوئی چیزیں میٹ دی گئیں۔ بلکہ ایک مرتبہ تو کہتے ہیں کہ خاصی

۱ صحیح بخاری ج ۱، باب کتابۃ العلم۔

۲ سنن ابی داؤد، باب کتاب العلم۔ ترمذی ابواب العلم باب ماجاء فی الرخصة فیہ۔

۳ ڈاکٹر زبیر صدیقی کا مقالہ روئیداد اجلاس اول ادارہ معارف اسلامیہ، لاہور (صفحہ ۶۳ تا ۷۱)

بعنوان: "Ahadith were Recorded during the lifetime of Muhammad"

۴ مثلاً ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی کراہیۃ کتابۃ العلم نیز خطیب بغدادی کی کتاب تنقید العلم میں تفصیلی بحث۔ یہ کتاب اب چھپ گئی ہے۔

بڑی تعداد میں جلادی بھی گئیں۔^۱ لیکن غور سے چھان بین کرنے سے نظر آتا ہے کہ اس کا تعلق یا تو ابتداء اسلام سے تھا، یا ایسے لوگوں کے متعلق جو تازہ مسلمان ہوئے تھے، اور قرآن و حدیث میں فرق نہ کر سکتے تھے۔ جنہیں خوب یاد ہو گیا اور جن کی صلاحیتوں سے اطمینان تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حدیث لکھنے کی نہ صرف خوشی سے اجازت دی بلکہ ترغیب بھی دی۔ ذیل کے واقعات سے اس پر روشنی پڑتی ہے۔

(الف) ترمذی ۲ کی روایت ہے کسی انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر اپنے حافظے کی کمزوری کی شکایت کی اور کہا کہ ہر روز وعظ و تذکیر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جواہم اور کارآمد باتیں فرماتے ہیں وہ مجھے اچھی معلوم ہوتی ہیں لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہتیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے دانے ہاتھ سے مدلو“۔ (یعنی لکھ لیا کرو) انہوں نے اس اجازت سے فائدہ اٹھایا ہوگا لیکن مزید تفصیل معلوم نہیں۔

(ب) ایک مماثل واقعہ عبداللہ بن عمرو بن العاص القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق مروی ۳ ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ملفوظات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم لکھ لیا کرتے تھے تاکہ انہیں یاد رکھ لیں۔ لوگوں نے انہیں منع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بشر ہیں کبھی خوشی اور کبھی خفگی کی حالت میں ہوتے ہیں اس لئے بلا امتیاز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات کو لکھ لینا مناسب نہیں۔ بات معقول تھی اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا ”کیا جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنوں اسے لکھ سکتا ہوں؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ہاں۔ مزید اطمینان کے لئے پوچھا: ”کیا رضامندی اور غضب ہر حالت میں؟“ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”بخدا اس سے جو بھی نکلتا ہے وہ حق بات ہی ہوتی ہے“

۱۔ مسند احمد بن حنبل جلد سوم ص: ۱۲ تا ۱۳ سطر (۳۱) وما بعد۔

۲۔ ترمذی: ابواب العلم باب ما جاء فی الرخصة فیہ۔

۳۔ ترمذی حوالہ بالا نیز سنن ابی داؤد کتاب العلم، مسند ابن حنبل (طبع جدید) احادیث نمبر ۶۵۱۰، ۶۸۰۲، ۶۹۳۰، ۷۰۱۸، ۷۰۲۰، نیز ابن سعد، ابن عبدالبر سنن ابی داؤد میں (کتاب العلم) وغیرہ۔

صحیح بخاری ۱۔ میں وہب بن منبہ نے اپنے بھائی ہمام — یعنی زیر اشاعت صحیفے کے مؤلف — سے روایت کی ہے، کہتے ہیں: ”میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرنے والا مجھ سے زیادہ کوئی نہیں، بجز عبداللہ بن عمرو کے کیونکہ وہ [بروقت] لکھا کرتے تھے، اور میں نہیں لکھتا تھا۔ یہی حدیث معمر نے ہمام سے [اور انہوں نے] ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کی ہے۔“ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پاس جمع کردہ ذخیرہ حدیث کا نام ”الصحیفۃ الصادقۃ“ رکھا ۲۔ کہتے ہیں کہ اس میں ایک ہزار حدیثیں تھیں ۳۔ یہ نسخہ ان کے خاندان میں عرصے تک محفوظ رہا، چنانچہ ان کے پوتے عمرو بن شعیب، اسی کو ہاتھ میں رکھ کر روایت کرتے اور درس دیتے تھے ۴۔ اللہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہزار رحمتیں نازل فرمائے کہ انہوں نے — صحیفہ ہمام ہی کی طرح، جس کا ہم آگے ذکر کریں گے — اس کو بھی اپنی ضخیم قابل قدر ”مسند“ میں مدغم فرما کر ہمارے لئے محفوظ فرما دیا ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تالیف کا ذکر ابن منظور نے (لسان العرب، مادہ ”ظہم“) بھی کیا ہے: ”حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک دن ہم لوگ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ کونسا شہر پہلے فتح ہوگا، قسطنطنیہ یا روم؟ اس پر انہوں نے ایک پرانی صندوق منگوائی، اس میں سے ایک کتاب نکال کر اس پر نظر ڈالی پھر کہا: ایک دن ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس [بیٹھے] تھے اور جو کچھ فرما رہے تھے، لکھتے جا رہے تھے۔ اس اثناء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۔ بخاری۔ کتاب العلم باب کتابۃ العلم، نیز مصنف عبدالرزاق الجزء الرابع باب کتاب العلم، عبدالرزاق نے معمر سے اور انہوں نے راست ہمام بن منبہ سے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۲/۴ ص: ۹۲۸

۳۔ اسد الغابۃ لابن الاثیر جلد سوم ص: ۲۳۳ جہاں یہ الفاظ ہیں ”قال عبد اللہ حفظت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ألف مثل“ یہاں غالباً سادہ ضرب امثلیں مراد نہیں ہیں۔

اس حوالے میں کتاب یا صحیفہ صادقہ کا بھی صراحت سے ذکر نہیں ہے۔

۴۔ تہذیب التہذیب لابن حجر جلد ہشتم ص ۵۵۲ تا ۵۵۳ نمبر (۸۰)

سے پوچھا گیا: کونسا شہر پہلے فتح ہوگا، قسطنطنیہ یا رومیہ؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرقل کے بیٹے کا شہر پہلے فتح ہوگا، یعنی قسطنطنیہ۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہی نہیں، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت کی جماعت ملفوظات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا کرتی تھی، اور یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے عابد و زاہد تھے۔ باپ سے بھی پہلے مسلمان ہوئے۔ ذوق علم میں سریانی زبان سیکھ لی تھی ۱۔ یہ ۶۵ھ میں بہتر سال کی عمر میں فوت ہوئے ۲۔

(ج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام اور خادم ابورافع نے بھی احادیث لکھ لیا کرنے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی اجازت دے دی ۳۔ یہ اصل میں قبلی یعنی مصری تھے۔ اور شروع میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام تھے ۴۔ مسلمان ہوئے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کر دیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فوراً آزاد کر دیا۔ بظاہر یہ ۸ھ کا واقعہ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو دیا ہوا پروانہ آزادی محفوظ ہے ۵۔ اور اس کے آخر میں ہے ”اسے معاویہ بن ابی سفیان نے لکھا“ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ پر مسلمان ہوئے تھے۔ سنن ابی داؤد ۶ میں یہ بھی لکھا ہے کہ قریش نے انہیں غالباً ان کی کارروائی و معاملہ فہمی کی بناء پر، سفیر بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا (اسد الغابہ جلد اول ص: ۷۷ کے مطابق یہ قدیم الاسلام ہیں، غزوہ اُحد میں شرکت کی تھی، واللہ اعلم)۔

(د) ان سب سے اہم حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ آئے تو نو عمر انس کو جو دس

۱۔ طبقات ابن سعد جلد چہارم حصہ دوم ص: ۱۱

۲۔ ایضاً ص: ۱۳

۳۔ زبیر صدیقی، حوالہ بالا

۴۔ الروض الانف السہلی ۷۸/۲

۵۔ کتابی ۱/۲۷۵ تا ۲۷۷

۶۔ سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی الامام یُسْتَجَنُّ بہ فی العہود۔

برس کی عمر ہی میں لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ ان کے والدین نے وفور عقیدت سے حکم دیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمی انجام دیں، چنانچہ انس رات دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں رہتے اور صرف اسی وقت وہاں سے نکلے جب دس سال بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ اس کے بعد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت دن ۹۱ تک زندہ رہے۔ ظاہر ہے کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ باتیں دیکھنے اور سننے کا موقع ملا جو کسی اور کو آسانی سے نہیں مل سکتا تھا۔ دارمی کی روایت ہے کہ بعد میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بچوں کو ہمیشہ تاکید کیا کرتے تھے کہ ”اے میرے بچو! اس علم یعنی حدیث کو قلم بند کر لو“ دارمی ہی نے ایک اور روایت کی ہے کہ: ”میں نے دیکھا کہ آبان [ایک دن] انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے [حدیث] لکھ رہے تھے۔ ان کے بچے اور شاگرد کیوں نہ لکھتے جب انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اوروں سے زیادہ تدوین حدیث میں مشغول رہے تھے، چنانچہ محدثین کی ایک جماعت نے سعید بن بلال کی زبانی یہ روایت نقل کی ہے کہ جب ہم انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ اصرار کرتے تو وہ ہمارے لئے ایک چونگہ نکالتے اور کہتے کہ ”یہ وہ [حدیثیں] ہیں جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کی ہیں۔“ یہاں دیکھا جائے گا کہ وہ سنی یاد دیکھی ہوئی باتوں کو صرف قلم بند ہی نہیں کرتے تھے بلکہ اسے خود جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے اور حسب ضرورت تصحیح و اصلاح کر لیتے۔

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاتھوں تدوین حدیث ہونے کے جو واقعات ملتے ہیں، یہ ان میں سے چند ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اپنی یادداشتوں کو قلم بند کرنا مختلف وجوہ سے روز افزوں ہی ہو گیا۔ ان میں سے چند واقعات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

ایک صحابی کی تالیف:

یہ مشہور واقعہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- ۱۔ اسد الغابہ جلد اول ص: ۱۲۸ (یا رسول اللہ! هذا ابني وهو غلام كاتب)
 - ۲۔ المستدرک للحاکم وغیرہ، (بحوالہ مولانا مناظر احسن گیلانی)
- ”تدوین حدیث“ محاضرہ اول۔

کو یمن کا عامل (گورنر) بنا کر بھیجا تو انہیں ایک تحریری ہدایت نامہ دیا۔ جس میں جو احکام اور ہدایات دینی تھیں، درج فرمائیں۔ عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس قیمتی دستاویز کو نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ اکیس دیگر فرامین نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی فراہم کئے۔ جو بنی عادی اور بنی عریض کے یہودیوں، تمیم داری، قبائل جہینہ و جذام و طسی و ثقیف وغیرہ کے نام موسومہ تھے اور ان سب کی ایک کتاب تالیف کی، جو عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سیاسی دستاویزوں یا سرکاری پروانوں کا اولین مجموعہ خیال کیا جاسکتا ہے۔ اس کی جو روایت تیسری صدی ہجری میں دیہل (پاکستان) کے مشہور محدث ابو جعفر الدیہلی نے کی ہے۔ اور جن کے حالات انساب سمعانی دیہلی، اور معجم البلدان یا قوت دیہل میں بھی ملتے ہیں۔ محفوظ ہے اور ہم تک پہنچی ہے، چنانچہ ”اعلام السالکین عن کتب سید المرسلین“ کے نام سے ابن طولون نے جو کتاب تالیف کی۔ اور جس کا نسخہ بخط مولف کتب خانہ ”المجمع العلمی“ دمشق میں محفوظ ہے۔ نیز جو چھپ بھی گئی ہے۔ اس میں حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ تالیف بطور ضمیمہ شامل اور محفوظ کر دی گئی ہے۔

عہد صحابہ رضی اللہ عنہم عام تدوین حدیث:

(الف) صحیح مسلم ۲ کی روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج پر ایک رسالہ تالیف کیا تھا۔ ممکن ہے اس میں خطبہ حجۃ الوداع اور مناسک حج کے متعلق دیگر حدیثیں جمع کی گئی ہوں۔ (اسے مسند ابن حنبل، باب جابر میں تلاش کر سکتے ہیں)۔ یہ بھی مشہور ہے کہ مسجد نبوی (مدینہ) میں ان کا ایک حلقہ درس تھا جس میں لوگ ان سے علم حاصل کرتے تھے ۳ چنانچہ مشہور تابعی مؤرخ وہب بن منبہ (ہمام بن منبہ کے بھائی) کو بھی انہوں نے حدیثیں املاء کرائی تھیں ۴، امام بخاری کی روایت ہے

۱۔ متن کے لئے الوثائق السیاسیہ (۱۰۵) بحوالہ طبری وغیرہ نیز مسند احمد بن حنبل و ابوداؤد و نسائی کے باب الدیات۔

۲۔ بحوالہ مولانا مناظر احسن گیلانی ”تدوین حدیث“ ۱/۱۰۱، مصنف عبدالرزاق میں بھی ”صحیفہ جابر بن عبد اللہ“ کا حوالہ موجود ہے اور معمر نے اس سے روایتیں بیان کی ہیں مثلاً دیکھئے مصنف مذکور باب الذنوب۔

۳۔ اصابہ ج ۱ ص: ۴۳

۴۔ وہب ان کے شاگرد تھے۔

کہ اے مشہور تابعی قتادہؓ کہا کرتے تھے: ”مجھے سورہ بقرہ کے مقابلے میں صحیفہ جابرؓ زیادہ حفظ ہے۔“ ان کے ایک اور شاگرد سلیمان بن قیس الیشکری کہتے تھے کہ انہوں نے بھی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیثیں لکھی ہیں ۲۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور لوگوں نے بھی درس لیا اور ان کے ”صحیفہ“ کی روایت کی ہے ۳۔

(ب) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پڑھنا تو آتا تھا لیکن خود لکھتی نہ تھیں۔ روایت ہے کہ ان کے بھانجے، عروۃ بن الزبیر نے ان کی نیز دیگر صحابہؓ کی حدیثیں لکھی تھیں جو جنگ حرہ میں تلف ہو گئیں۔ بعد میں یہ پچھتایا کرتے کہ کاش! میں اپنے بال بچوں اور اپنے مال و اسباب کو ان کتابوں کے عوض فدا کر دیتا۔ ۴۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور بھی شاگرد تھے۔ ان میں ایک خاتون عمرۃ بنت عبدالرحمن ہیں جن کو انہوں نے بچپن ہی سے پال لیا اور تعلیم و تربیت دی تھی۔ یہ تو معلوم نہیں کہ عمرہ خود کچھ لکھتی تھیں یا نہیں، لیکن خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مدینہ کے عامل (گورنر) ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو — جو عمرہ کے بھانجے تھے — ہدایت بھیجی تھی کہ ”عمرۃ بنت عبدالرحمن اور قاسم بن محمد کے پاس جو علم (یعنی ذخیرہ احادیث) ہے، اسے قلم بند کریں“ ۵۔

۱۔ التاریخ الکبیر للبخاری جلد ۴ ص: ۱۸۲ (بحوالہ مناظر احسن گیلانی مقالہ متذکرہ)

۲۔ تہذیب التہذیب لابن حجر ۲/۲۱۵ (۳۶۹)

۳۔ حوالہ بالا از ابن حجر، نیز مناظر احسن گیلانی۔

۴۔ طبقات ابن سعد جلد ۵ ص: ۱۳۳۔ تہذیب التہذیب لابن حجر ۷/۱۸۳ نمبر (۳۵۱) نیز مصنف

عبدالرزاق الجزء الرابع باب تحریق الکتاب۔

۵۔ مناظر احسن گیلانی مقالہ مذکورہ بحوالہ بخاری وابن حجر عسقلانی، ان کے علاوہ بھی مزید حدیثیں ملیں تو خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ (۶۱ھ تا ۱۰۱ھ) نے سرکاری طور پر ان حدیثوں کو بھی لکھنے کا باقاعدہ اہتمام فرمایا تھا چنانچہ امام مالکؒ [۹۵ھ تا ۱۷۹ھ] اور امام بخاریؒ [۱۹۳ھ تا ۲۵۶ھ] بیان کرتے ہیں:

عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن حزم

(مدینہ کے گورنر) کو لکھا:

دیکھو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو

حدیثیں تم کو ملیں ان کو لکھ لو۔

وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى

أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ:

أَنْظِرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا كُتِبَتْ

بقیہ حاشیہ:

فَإِنِّي خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَ
ذَهَابَ الْعُلَمَاءِ
وَلَا تَقْبَلُ إِلَّا حَدِيثَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلْيُفَسِّحُوا لِلْعِلْمِ وَلْيَجْلِسُوا
حَتَّى يَعْلَمَ مَنْ لَا
يَعْلَمُ
فَإِنَّ الْعِلْمَ لَا يَهْلِكُ حَتَّى
يَكُونَ سِرًّا

کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں علم دین مٹ
نہ جائے اور عالم چل بسیں۔
اور صرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کی حدیث ہی کو لینا۔
اور عالموں کو چاہئے کہ علم پھیلائیں اور
تعلیم دینے کے لئے بیٹھا کریں تاکہ جس کو
علم نہیں وہ علم حاصل کر لے۔
کیونکہ جہاں علم پوشیدہ رہا پس
مٹ گیا۔

(بخاری ج ۱، کتاب العلم، نیز موطا امام مالک کتاب العلم)

خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؓ کے فرمان کی تعمیل میں ابوبکر بن حزم کے شاگرد ابن شہاب زہری (۱۲۵ھ تا ۱۸۵ھ) نے حدیثوں کے جمع کرنے کا کام شروع کیا۔ بخاری کے مشہور شارح حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب فتح الباری شرح بخاری میں ابونعیم کی تاریخ اصہبان کے حوالہ سے یہ بیان نقل کیا ہے کہ عمر بن عبدالعزیزؓ کا یہ حکم صرف مدینہ اور مدینہ کے گورنر کے ساتھ ہی مخصوص نہ تھا بلکہ انہوں نے اسلامی مملکت کے تمام صوبوں کے گورنروں کے نام اسی قسم کا فرمان بھیجا تھا:

عمر بن عبدالعزیز نے تمام مملکت میں لکھا
کہ رسول اللہ کی حدیث تلاش کرو اور
ان کو جمع کرو۔

كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى
الْأَقَاظِ أَنْظُرُوا حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْمَعُوهُ
(ابن حجر فتح الباری ج ۱ ص ۱۷)

حافظ شمس الدین ذہبی اور حافظ ابن عبدالبر کے بیان کے بموجب احادیث اور سنن کے دفاتر مرتب ہو کر دار الخلافہ دمشق آئے اور خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؓ نے ان کی نقلیں مملکت اسلامیہ کے گوشہ گوشہ میں بھیجیں، چنانچہ سعد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ:

ہم کو عمر بن عبدالعزیز نے احادیث جمع کرنے کا
حکم دیا اور ہم نے دفتر کے دفتر حدیثیں لکھیں
انہوں نے جہاں جہاں ان کی حکومت تھی
وہاں وہاں ہر جگہ ایک ایک مجموعہ بھیجا۔

أَمَرْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِجَمْعِ
السُّنَنِ فَكَتَبْنَا هَذَا دَفْتَرًا دَفْتَرًا
فَبَعَثَ إِلَيْنَا كُلِّ أَرْضٍ لَهُ
سُلْطَانٌ دَفْتَرًا

(ذہبی: تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۰۶ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد)

نیز ابن عبدالبر مختصر جامع بیان العلم ص ۳۸ مطبوعہ مصر۔

یہ قاسم بن محمد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے تھے۔ یتیم ہونے کے باعث بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو گود لے لیا اور خود پالا پرورش کیا تھا۔ یہ بڑے عالم گزرے ہیں چنانچہ ابو عیینہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیثوں کو سب لوگوں سے زیادہ جاننے والے عمرہ اور قاسم بن محمد تھے۔ بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علم و فضل کے کیا کہنے، حدیث، فقہ، شاعری، انساب، تاریخ عرب اور طب غرض ہر فن میں طاق تھیں۔ بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کی قانون دانی اور نکتہ رسی کا لوہا مانتے تھے۔

(ج) روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کی تھیں اور اس رسالے میں پانچ سو ۵۰۰ حدیثیں تھیں، پھر خود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی نے یہ سوچ کر اُسے تلف کر دیا کہ کہیں یاد کی سہو سے کوئی غلط لفظ آں حضرت ﷺ کی طرف منسوب نہ ہو چنانچہ تذکرۃ الحفاظ میں قاسم بن محمد کی روایت ہے:

قَالَتْ عَائِشَةُ: جَمَعَ أَبِي الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ خَمْسَ مِائَةِ حَدِيثٍ قَبَاتٍ لَيْلَةً يَتَقَلَّبُ كَثِيرًا

حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میرے باپ نے رسول اللہ ﷺ کی پانچ سو ۵۰۰ حدیثیں جمع کیں۔

پھر ایک رات بڑی بے چینی سے کروٹیں بدلنے لگے۔

قَالَتْ: فَغَمَّنِي

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اس سے مجھے بہت رنج ہوا۔

فَقُلْتُ: اتَّقِلْبُ لَشَكْوَى أَوْ بَشَىٰ ۖ بَلَغَكَ؟

میں نے کہا کہ آپ مرض کی وجہ سے کرتے ہیں یا کوئی اور بات ہے؟

فَلَمَّا أَصْبَحَ، قَالَ: أَيُّ بُنْيَةٍ أَهْلَمَنِي الْأَحَادِيثُ الَّتِي عِنْدَكَ فَجِئْتُ بِهَا، فَدَعَا بِنَارٍ فَحَرَقَهَا فَقُلْتُ: لِمَ حَرَقْتَهَا؟

جب صبح ہوئی تو مجھ سے کہا کہ بیٹی تمہارے پاس جو حدیث کی کتاب ہے، وہ لے آؤ۔ چنانچہ میں وہ لے آئی تو آپ نے آگ منگا کر اسے

جلادیا میں نے کہا آپ نے اسے کیوں جلایا؟

قَالَ: خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ وَهِيَ عِنْدِي فَيَكُونُ فِيهَا
أَحَادِيثٌ عَنْ رَجُلٍ قَدْ أَتَمَمْتُهُ وَوَقَّعْتُ وَلَمْ يَكُنْ كَمَا
حَدَّثَنِي فَأَكُونُ قَدْ نَقَلْتُ ذَلِكَ فَهَذَا لَا يَصِحُّ وَاللَّهِ
أَعْلَمُ ۱

فرمایا کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ میں مر جاؤں اور یہ کتاب چھوڑ جاؤں
شاید اس میں کسی ایسے شخص کی بھی حدیث ہو جو میرے نزدیک تو
معتبر ہو اور وہ حقیقت میں معتبر نہ ہو اور میں نے اس کو نقل تو کر دیا اور
وہ صحیح نہ ہو۔ اور اللہ بہتر جانتا ہے۔

(د) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
حکومت کی جانب سے جمع کرنے کا اہتمام کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشورہ کیا
اور ان سب نے احادیث کو لکھ لینے کا مشورہ دیا لیکن پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ منسوخ
کر دیا۔

چنانچہ محدث عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی الیمانی اپنی کتاب ”مُصَنَّف“ میں لکھتے ہیں:-

أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَكْتُبَ سُنَنًا فَاسْتَشَارَ أَصْحَابَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ- فَأَشَارُوا عَلَيْهِ
أَنْ يَكْتُبَهَا فَطَفِقَ يَسْتَخِيرُ اللَّهَ فِيهَا شَهْرًا ثُمَّ أَصْبَحَ
يَوْمًا وَقَدْ عَزَمَ لَهُ، فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْتُبَ
السُّنَنَ وَإِنِّي ذَكَرْتُ قَوْمًا كَانُوا قَبْلَكُمْ، كَتَبُوا كِتَابًا
وَبَرَكُوا كِتَابَ اللَّهِ ۲

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احادیث کو ایک کتاب میں لکھنے کا
ارادہ کیا اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس

۱ الذہبی: تذکرۃ الحفاظ / ۵ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن
۲ مُصَنَّف عبدالرزاق۔ باب کتاب العلم (مخطوط ترکی وحیدرآباد دکن)

بارے میں مشورہ کیا۔ اور انہوں نے مشورہ دیا کہ احادیث کو لکھ لیا جائے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ماہ تک استخارہ کرتے رہے پھر ایک دن صبح اٹھے اور انہوں رضی اللہ عنہ نے اس کا ارادہ کر لیا تھا پھر فرمایا کہ میں احادیث کو لکھ لینے کا ارادہ کر رہا تھا پھر بعد میں مجھے اس قوم کا خیال آیا جو ہم سے پہلے گزری اس نے خود ایک کتاب لکھی اور (اس جانب ہمہ تن اس قدر متوجہ ہو گئی کہ) اللہ کی کتاب ہی کو چھوڑ دیا۔

(ھ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے متعلق بخاری ۱ میں یہ روایت ملتی ہے کہ ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپؐ کے پاس کوئی کتاب ہے؟ کہا: نہیں، بجز کتاب اللہ (قرآن) کے یا ایسی سمجھ کے جو کسی مسلمان شخص کو حاصل ہو، اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے! ابو حنیفہ کہتے ہیں، میں نے پوچھا: تو پھر اس صحیفے میں کیا ہے؟ کہا: ”خون بہا اور قیدیوں کو رہا کرانے (کے قواعد) اور یہ کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے باعث قتل نہ کیا جائے۔“ ایک اور روایت ۲ کے الفاظ بخاری میں یوں ہیں: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور کہا ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جسے ہم پڑھیں بجز کتاب اللہ (قرآن) کے یا جو اس صحیفے میں ہے اور کہا کہ اس میں زخم کے ہر جانے کے قواعد (جراحات) اونٹوں کی عمریں (بغرض زکوٰۃ) ہیں اور یہ درج ہے کہ مدینہ جبل غیر سے فلاں مقام تک حرم ہے جو کوئی وہاں قتل کا ارتکاب کرے یا قاتل کو پناہ دے تو اس پر اللہ، فرشتوں، انسانوں سب ہی کی لعنت ہے۔ (قیامت کے دن) اس سے کوئی، رقی معاوضہ یا بدلہ قبول نہیں کیا جائے گا اور جو معاہداتی بھائی اپنے معاہداتی بھائی (فریق ثانی) کی اجازت کے بغیر کسی اور گروہ سے معاہداتی بھائی چارہ اختیار کرے تو اس پر بھی اسی طرح (لعنت) ہے مسلمانوں (میں سے ہر ایک) کی ذمہ داری ایک ہی ہے (یعنی ایک کا دیا ہوا امن سب پر پابندی عائد کرتا ہے) جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے تو اس پر

۱ بخاری ج ۱ کتاب العلم، باب کتابہ العلم۔
۲ صحیح بخاری، ابواب الجہاد والیسیر، باب ذمۃ المسلمین۔

بھی اسی طرح (لعنت) ہے۔“ بخاری ہی کی ایک اور روایت ۱ سے ذرا زیادہ مفصل ہے۔ اس کا درمیانی فقرہ یوں ہے: ”مسلمانوں کی ذمہ داری ایک ہی ہے ان میں سے جو قریب ترین ہو وہ اس کی (تکمیل کی) کوشش کرے گا، اور جو کوئی کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے گا تو اس پر لعنت وغیرہ۔“

غالباً اس سے مراد دستور مدینہ ۲ ہے جس کا اوپر ذکر آیا اور جو اھ میں رسول اکرم ﷺ نے نافذ فرمایا۔ محولہ قواعد اس میں موجود ہیں۔ اس واقعہ کی ایک دوسری روایت جو ”مصنف“ عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی ۳ میں ہے اور جو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، یہ ہے ”جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ انہیں رسول اکرم ﷺ کی تلوار کے قبضے پر ایک صحیفہ بندھا ہوا ملا۔ اس میں یہ بھی تھا کہ اللہ پر سب سے زیادہ گہراں وہ شخص گزرتا ہے جو ایسے آدمی کو قتل کرے جو اسے قتل کرنے نہ آ رہا ہو۔ اور ایسے آدمی کو مار پیٹ کرے جو اسے مار پیٹ نہ کر رہا ہو اور یہ کہ جو کسی قاتل کو پناہ دے تو قیامت کے دن اللہ اس سے کوئی رقمی معاوضہ یا بدلہ قبول نہ کرے گا۔“ اس اقتباس کا پہلا جز (بطور تشریح) اور دوسرا جز تقریباً بلفظ مذکورہ دستور مدینہ سے ماخوذ ہے۔ ایک تیسری روایت سنن ابی داؤد ۴ میں ہے جو یہ ہے: ”علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ہم نے رسول اللہ ﷺ (سکے ارشادات) سے بجز قرآن اور اس چیز کے جو اس صحیفے میں ہے کچھ نہ لکھا۔ کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ جبل عار سے جبل ثور ۵ تک ایک حرم ہے۔ جو کوئی قتل کا ارتکاب کرے یا قاتل کو پناہ دے تو اس پر اللہ، فرشتوں

۱ صحیح بخاری، باب اثم من عاهد ثم غدر۔

۲ دنیا کا پہلا ”تحریری دستور مملکت“ (در کتاب عہد نبوی کا نظام حکمرانی)

۳ مصنف عبدالرزاق جلد دوم باب النہیۃ من آوی محدثاً“ (محفوظہ حیدرآباد وترکی) اس حوالے کے

لئے میں ڈاکٹر محمد یوسف الدین کا ممنون ہوں، امتاع مقررین (۱/۱۰۷) میں صراحت ہے کہ

دستور مدینہ رسول اکرم ﷺ کی تلوار پر لکھا رہتا تھا۔

۴ سنن ابی داؤد کتاب المناسک ”باب فی تحریم المدینہ“

۵ جبل عار یا غیر مدینے کی جنوبی حد ہے اور جبل ثور (جو اُحد کے مغرب میں ہے) شمالی حد ہے نقشہ

کے لئے میری کتاب ”عہد نبوی کے میدان جنگ“ ملاحظہ ہو۔

اور انسانوں سب کی لعنت ہے۔ اس سے کوئی بدلہ یارفتی معاوضہ قبول نہ ہوگا۔ جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے۔ اس سے کوئی بدلہ یا رقتی معاوضہ قبول نہ ہوگا۔ اور جو معاہداتی بھائی اپنے معاہداتی بھائی کی اجازت کے بغیر کسی اور گروہ سے معاہداتی بھائی چارہ اختیار کر لے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے۔ اس سے کوئی بدلہ رقتی معاوضہ قبول نہ ہوگا۔ ابن الکثیرؒ بیان کرتے ہیں..... اس قصے میں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ فرمایا: اس (حرم مدینہ) کا نہ گھاس کاٹا جائے نہ شکار بھڑکایا جائے۔ نہ کوئی لقطہ (کسی کی گری پڑی چیز) اٹھائی جائے۔ بجز اس کے کہ مالک کی تلاش میں عوام کو اطلاع دی جائے، اسی طرح کسی شخص کے لئے یہ درست نہیں کہ لڑائی کے لئے وہاں ہتھیار اٹھائے اور نہ یہ درست ہے کہ وہاں کا کوئی درخت کاٹے۔ بجز اس کے کہ کوئی شخص اپنے اونٹ کو چارہ دے“ یہ اقتباسات بھی دستور مدینہ کا کہیں بلفظ انتخاب اور کہیں شرح ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ صحیح بخاری کے ایک اور باب (یعنی کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة) ۱ میں اس واقعہ کی جو تفصیل ملتی ہے اس سے گمان ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ صحیفہ کافی طویل تھا اور وہ کم سے کم چار سرکاری دستاویزوں کا مجموعہ تھا یعنی جدول زکوٰۃ، مدینے کو حرم قرار دینے کا اعلان، دستور مدینہ اور خطبہ حجۃ الوداع۔ ممکن ہے یہ دستاویزیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کے حکم سے لکھی ہوں اور مثلاً جدول زکوٰۃ کی نقلیں مختلف صوبوں میں بھیجی گئیں تو اصل مدینے ہی میں محفوظ رہی۔ اس سلسلے میں ہم نے خطبہ حجۃ الوداع کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ کیونکہ زیر بحث حدیث کا ایک جزء اس مشہور خطبے میں بھی ملتا ہے۔ ۲ ممکن ہے کہ یہی جزء خطبہ فتح مکہ میں بھی رہا ہے جو حضرت ابو شاہ کو لکھوا دیا گیا تھا۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ یہ بھی گمان ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان مختلف دستاویزوں کو ایک کے نیچے ایک چسپاں کر کے لپیٹ رکھا تھا۔

۱ بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب ما یکرہ من التعمق و التنازع فی العلم حدیث نمبر 2.

۲ مین متن کے لئے دیکھئے: الوثائق السیاحیہ نمبر ۲۸/ب۔

کتاب کی صورت میں جزء بندی نہ کی تھی۔ بہر حال بخاری کی زیر بحث حدیث یہ ہے۔ علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں مخاطب کیا، ایک منبر پر چڑھے جو اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک تلوار لگی ہوئی تھی جس میں ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے۔ جو پڑھی جائے بجز کتاب اللہ (قرآن) کے یا جو کچھ اس صحیفے میں ہے۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے پھیلایا (فَنَشَرَهَا) تو اس میں اونٹوں کی عمریں درج تھیں۔ اسی طرح اس میں لکھا تھا کہ غیر سے فلاں مقام تک مدینہ ایک حرم ہے۔ جو کوئی اس میں قتل کا ارتکاب کرے تو اس پر اللہ فرشتوں، انسانوں سب کی لعنت ہے۔ اسی طرح اس میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کی ذمہ داری واحد ہے جس کے لئے ان کا قریب ترین شخص جدوجہد کرے گا اور جو کوئی کسی مسلمان کے لئے ہوئے عہد کو توڑے تو اس پر اللہ، فرشتوں، انسانوں سب کی لعنت ہے۔ اللہ ایسے شخص سے کوئی بدلہ یا معاوضہ قبول نہ کرے گا۔ اسی طرح اس میں لکھا تھا کہ جو کسی گروہ سے اس کے مولاؤں کی اجازت کے بغیر قانونی بھائی چارہ اختیار کرے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت ہے، اللہ ایسے سے کوئی بدلہ یا معاوضہ قبول نہ کرے گا۔

(ھ) حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ بھی جو حدیثیں لکھا کرتے تھے اور ایسا نظر آتا ہے کہ وہ خط و کتابت کے ذریعے سے درس بھی دیا کرتے تھے، جیسا کہ صحیح بخاری کے متعدد ابواب میں نظر آتا ہے، چنانچہ انہوں نے مشہور کتاب المغازی کے مؤلف موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ: ”عمر بن عبداللہ کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) سالم ابوالنصر جو اس (عمر بن عبداللہ) کے کاتب تھے۔ مروی ہے کہ عبداللہ بن اوفی نے خط لکھا اور میں نے وہ پڑھا۔ ایک اور روایت کے الفاظ ہیں: ”جب وہ حروریوں سے لڑنے روانہ ہوا تو عبداللہ بن اوفی نے اسے خط لکھا جسے میں نے پڑھا۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ایک غزوہ میں، جس میں دشمن سے دو چار ہوئے انتظار فرماتے رہے یہاں تک کہ آفتاب ڈھل گیا۔ پھر آپ ﷺ اٹھے اور لوگوں کو مخاطب فرمایا اور کہا: اے لوگو! دشمن سے دو چار ہونے کی تمنا نہ کرو بلکہ اللہ سے عافیت کے طلب گار رہو۔ لیکن جب اس سے دو چار ہو جاؤ تو صبر و ثبات دکھاؤ اور جان لو کہ جنت تلواروں

کے سائے میں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے کتاب کے نازل فرمانے والے، بادل کو چلانے والے اور متحدہ لشکروں (احزاب) کو شکست دینے والے اللہ، ان کو شکست دے اور ہم کو ان پر نصرت عطا فرما۔ ۱۔

(و) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بھی حدیثیں جمع کیں جو ان کے بیٹے سلمان بن سمرہ کو وراثت میں ملیں۔ ابن حجر ۲ نے لکھا ہے کہ ”سلمان نے اپنے باپ کے حوالے سے ایک بڑا رسالہ (نسخہ کبیرہ) روایت کیا ہے۔“ نیز ”ابن سیرین کہتے ہیں کہ سمرہ نے اپنے بیٹوں کے لئے جو رسالہ لکھا اس میں بہت علم (علم کثیر) پایا جاتا ہے۔ ۳۔

(ز) حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ تو زمانہ جاہلیت میں بھی لکھنا پڑھنا جاننے کے باعث ”مرد کامل“ سمجھے جاتے تھے۔ ۴۔ ان کے پاس ایک صحیفہ تھا جس میں انہوں نے احادیث نبوی جمع کی تھیں اس کی روایت ان کے بیٹے نے کی ہے۔ ۵۔

(ح) معلوم نہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خود کوئی حدیثیں لکھیں یا نہیں۔ لیکن طبقات ابن سعد میں سلمان بن موسیٰ کی روایت ہے کہ ”ابن عمر کے مولیٰ یعنی نافع کو دیکھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اسے املاء کر رہے تھے اور نافع لکھتے جا رہے تھے۔“ نافع ایک بہت بڑے عالم اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سب سے قابل شاگرد تھے، اور اپنے استاد (ابن عمر رضی اللہ عنہ) کی صحبت میں پورے تیس سال ۳۰ گزار چکے تھے۔ ناگزیر

۱۔ صحیح بخاری باب لا تَمْنُو القاء العدو، باب إذا لم یقاتل أوّل النهار۔ باب الصبر عند القتال (تین روایتیں)

۲۔ ابن حجر تہذیب التہذیب ۱۹۸/۲

۳۔ ابن حجر تہذیب التہذیب ۲۳۶/۲ نمبر (۴۰۱)

۴۔ ابن سعد، طبقات جلد سوم حصہ دوم ص ۱۴۲ تہذیب التہذیب ۴/۳ نمبر ۸۸۳ جو لوگ لکھنے پڑھنے کے ساتھ ساتھ تیر اندازی اور پیرا کی جانتے تھے انہیں کامل کہا جاتا تھا۔ چنانچہ مورخ بلاذری کا بیان ہے کہ ”سعد بن عبادہ، اسید بن حضیر اور عبداللہ بن ابی اور اوس بن خولی کامل تھے یعنی کتابت کے ساتھ تیر اندازی اور شنوری بھی جانتے تھے۔“

(بلاذری: فتوح البلدان ص ۴۷۴) خط کی ابتداء

۵۔ مناظر حسن گیلانی مقالہ بالا (بحوالہ ترمذی، کتاب الاحکام)

ان کی اس طرح کی بہت سی مثالیں اور واقعات میرے علم میں ہیں جو میں بیان کر سکتا ہوں۔ آخر میں ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہوں گا۔ برصغیر کے ایک بڑے عالم مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی مشہور کتاب ”اظہار الحق“ ہے جس میں بائبل اور مسیحیت پر تنقید ہے۔ اس کا اردو ترجمہ کوئی پینتیس سال پہلے کراچی میں شائع ہوا تھا اور بڑا مقبول ہوا۔ اس کا اشتہار ایک دینی رسالے میں چھپتا تھا اور اس میں لکھا ہوتا تھا کہ جب یہ کتاب شائع ہوئی تو ”لندن ٹائمز“ نے لکھا تھا کہ اگر یہ کتاب دنیا کے مغرب میں پڑھی جاتی رہی تو مسیحیت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس ناشر کو خط لکھا اور پوچھا کہ آپ کے اشتہار میں ”لندن ٹائمز“ کا حوالہ دیکھا پچھلے دنوں میں نے لندن ٹائمز کی فائل ۱۸۰۰ سے لے کر ۱۹۰۰ فلاں تک پوری دیکھ لی ہے، اس میں مجھے یہ جملہ نہیں ملا، تو آپ کا ذریعہ کیا ہے؟

www.kitabosunnat.com

ایک عالم ایک محقق

(ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے بارے میں ذاتی تاثرات)

شاہ بلغ الدین

کچھ فرزند ان جامعہ ایسے تھے جو دور سے پہچانے جاتے تھے۔ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک ہی سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہے۔۔۔۔۔ سرخ و سپید رنگت اکہرا جسم، کھڑی گردن، مخصوص داڑھی! اوسط قد نہ کوئی اونچا نہ کوئی نیچا۔ سب شیروانی اور پاجامہ پہنتے تھے۔ سب کے پانچے ٹخنوں سے اوپر ہوتے تھے۔۔۔۔۔ یہ تھا ان کا حلیہ۔ پاس آنے کے بعد سمجھ میں آتا تھا کہ یہ ڈاکٹر غلام غوث ہیں وہ محمد فاروق ہیں۔ یہ شرف الدین صاحب ہیں اور وہ ڈاکٹر یوسف الدین۔ مولوی نصیر الدین ہاشمی۔ یونیورسٹی میں تو نہیں پڑھے لیکن تھے وہ بھی انہی میں سے ایک۔ ان کی کتاب۔۔۔۔۔ دکن میں اردو۔۔۔۔۔ بڑی مشہور ہوئی۔ یہ پہلی کتاب ہے جو اردو کے وطن کا پتہ لگانے کے لئے خطہ واری بنیاد پر لکھی گئی۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب جامعہ عثمانیہ عابد روڈ پر ہوا کرتی تھی۔ کسی منچلے نے اسی زمانے میں اس برادری کو کرین فیملی (Crane Family) کا نام دیا لیکن ہم لوگوں کے آتے آتے اس میں تقدیس کا رنگ پیدا ہو گیا تھا۔ ہم لوگ انہیں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر حمید اللہ فیملی کہنے لگے تھے۔ یہ سب اپنی دینداری، شرافت اور علمی رجحانات میں ایک جیسے تھے۔ انہیں کھیل کود، درس گاہوں کی شرارتوں، طلبہ برادری کے عہدوں، منصبوں سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔

جنوبی ہند کے ساحلی علاقوں پر آباد ہونے والی یہ برادری فن جہاز رانی اور تجارتی پیشے میں بھی بڑی نام ور تھی۔ ان کی تبلیغی اور علمی خدمات بھی تاریخ میں قابل قدر رہی ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی نے اپنی انساب کی کتاب (لب اللباب) میں لکھا ہے کہ بصرے کے آس پاس ایک جگہ تھی۔۔۔۔۔ نواہت یہ وہاں کے رہنے والے تھے۔ معجم البلدان میں یا قوت حموی نے بھی نواہت ہی لکھا ہے۔ دوسرا خیال یہ ہے کہ قریش کے جد امجد نصر بن

کنانہ کی اولاد میں ایک نواب بن نصر بھی تھے۔ تائے قرشت کا املا عام نہیں ہوا۔ نواب عام ہو گیا۔ نواب مسلک کے لحاظ سے شافعی ہوتے ہیں۔

ارکات اور مدراس کی اسلامی ریاستوں کے بعد ان کے ذی علم حضرات نے حیدر آباد کن کارخ کیا۔ اب تو حیدر آباد بھی اللہ کو پیارا ہو گیا۔ ان آنے والے نواب برادری کے افراد میں دو شخصیتوں نے بڑا نام پیدا کیا، ایک عزیز جنگ ولانے جو شمس العلماء کہلائے دوسرے ڈاکٹر حمید اللہ جو اسلامیات کے معروف محقق اور بین الاقوامی شہرت کے استاذ الاساتذہ میں سے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب سے میری ملاقاتیں یونیورسٹی کے علاوہ ان کے کٹلمنڈی کے مکان میں ہوئیں جو کلیہ اناٹ کے قریب یا مسٹر سروجی نائیڈو کے مکان گولڈن تھریش ہولڈ (Golden Threshold) کے پیچھے تھا۔ کٹلمنڈی کے اس محلے میں مکانات اچھے تھے مگر گلیاں بڑی کوتاہ تھیں۔ یہ مکان غالباً ڈاکٹر صاحب کے والد نے خریدا تھا۔ اس کا نام خانہ خلیل تھا۔ ڈاکٹر صاحب فیل خانے کے اپنے آبائی مکان میں پیدا ہوئے تھے۔ تذکرہ قانون (۱۹۴۴ء) جسے حمید اللہ صاحب نے خود مرتب کیا ہے۔ اس کے صفحہ ۳۵ پر اپنی تاریخ ولادت ۱۶ محرم ۱۳۲۶ ہجری مطابق ۱۳۱۷ فصلی لکھی ہے۔ (Diglott calendar) مطبوعہ دارالطبع سرکار عالی ۱۹۲۹ء کے مطابق شمسی حساب سے یہ ۱۹ فروری ۱۹۰۸ء بنتی ہے۔ اس وقت (۹۷ء) میں الحمد للہ وہ (۸۹) برس کے ہو گئے ہیں۔ فیل خانہ جدید کارواں سرائے، گوشہ حل کدہ اور بیگم بازار سے لگا ہوا محلہ تھا۔ بیگم بازار میں نواب بہادر یار جنگ پیدا ہوئے تھے۔ نواب صاحب اور ڈاکٹر صاحب بچپن کے دوست اور دارالعلوم کے ساتھی بھی رہے تھے۔ فیل خانے میں شاہی ہاتھی رکھے جاتے تھے اور یہیں رود موسیٰ کے کنارے ہاتھیوں اور گھوڑوں کے بڑے بڑے سوداگر بھی بازار لگایا کرتے تھے جن کے پاس ہر نسل کے گھوڑے اور بڑے بڑے ہاتھی ہوتے تھے۔ ایک بڑا ہاتھی اب سے سو سال پہلے دس ہزار روپے میں مل جاتا تھا۔ میر محبوب علی خان چھٹے نظام کے دور حکومت تک تو شاہی جلوس ہاتھی پر نکلتے اور مغلیہ تزک و احتشام کی یاد تازہ کرتے رہے۔

ایک تو عرب نژاد دوسرے قاضی بدرالدولہ کا خاندان، ڈاکٹر صاحب کی گھٹی میں

عربی پڑی تھی۔ ڈاکٹر صاحب کی پیدائش سے بہت پہلے ۱۸۷۳ء میں اردو حیدرآباد کی دفتری زبان بھی ہو گئی تھی۔ شرفا کے خاندانوں میں عربی فارسی ہی سے پڑھائی کی ابتداء ہوتی تھی۔ چنانچہ ابتدائی فرزند ان جامعہ عثمانیہ میں ڈاکٹر ولی الدین، ڈاکٹر سیادت علی خان، پروفیسر مجید صدیقی، ڈاکٹر رضی الدین، قاری قطب الدین، قاری کلیم اللہ سب عربی فارسی سے اچھے خاصے واقف تھے۔ اس زمانے میں پروفیسر حمید الدین فراہی دارالعلوم کے پرنسپل تھے۔ یہ سب ان کے کسی نہ کسی طرح سے شاگرد ہیں۔ پھر عثمانیہ یونیورسٹی کی ابتداء میں وہی پرنسپل بھی رہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ دارالعلوم سے جامعہ نظامیہ گئے پھر دارالعلوم ہی سے ۱۹۲۳ء میں میٹرک کا امتحان کامیاب کیا۔ ڈاکٹر رضی الدین ان کے ساتھی ہیں۔ اور یہ عثمانیہ میٹرک کا پہلا امتحان دینے والے فرزند ان جامعہ ہیں۔ ان سے پہلے مدراس میٹرک، علی گڑھ میٹرک اور دارالعلوم سے انگریزی کا پرچہ دے کر ایف اے میں شرکت کے اہل طالب علموں نے جامعہ عثمانیہ کے آغاز میں داخلہ لیا۔ ڈاکٹر صاحب جامعہ عثمانیہ کے شعبہ دینیات میں ۱۹۲۳ء میں داخل ہوئے۔ یہاں پروفیسر عبدالقدیر صدیقی، حسرت جیسے استاد انہیں میسر آئے۔ ان کے علاوہ مفتی عبداللطیف، شاہ مصطفیٰ قادری، مولوی محمد صبغت اللہ، ڈاکٹر سید عبداللطیف، پروفیسر حسین علی خان، پروفیسر حسین علی مرزا سے انہوں نے استفادہ کیا۔

جامعہ عثمانیہ میں ڈاکٹر صاحب کا طالب علمی کا دور تابناک رہا۔ وہ وقت کے پابند اور حاضر باش طالب علم کی شہرت رکھتے تھے۔ کسی دن جماعت سے غیر حاضر نہیں رہے۔ صرف ایک دن آدھا گھنٹہ دیر سے آئے۔ اس دن والدہ کا انتقال ہوا تھا۔ وہ انٹرمیڈیٹ اور بی اے کے طالب علموں میں بحیثیت مجموعی ممتاز رہے انعام یافتہ طالب علموں میں ان کا نام سرفہرست رہا۔

۱۹۲۹ء میں وہ بزم قانون کے معتمد منتخب ہوئے اور ۱۹۳۰ء میں نائب صدر رہے۔ صدر کلیہ، صدر بزم قانون ہوئے تھے۔ ۱۹۳۰ء میں ڈاکٹر صاحب نے فقہ میں بدرجہ اول ایم اے کیا اور اسی سال ایل ایل بی میں بھی درجہ اول حاصل کیا۔ ریسرچ اسکالرز کے لئے اسی سال ایک نیا شعبہ کھلا تھا۔ اس میں انہیں لے لیا گیا اور اسلامی قانون بین الممالک پر انہوں نے کام کا آغاز کیا۔ اس زمانے میں تحقیقی کام کرنے والے طالب علموں کو جامعہ

ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار مشاہرہ دیتا تھا۔ اپنے مقالے کے لئے مواد جمع کرنے کے لئے انہیں مشرق وسطیٰ اور یورپ جانے کا موقع ملا۔ بعد میں جامعہ عثمانیہ کی اکیڈمک کونسل کی اجازت سے یہ مقالہ بون یونیورسٹی (جرمنی) میں داخل کیا گیا جہاں ۱۹۳۲ء میں ڈی فل (D. Phil) کی ڈگری ملی۔ اس کے بعد پیرس یونیورسٹی سے ۱۹۳۵ء میں ڈی لٹ کی سند حاصل کی۔ اور اسی سال وہ حیدرآباد لوٹ گئے۔

آنکھوں دیکھی نہیں۔ کانوں سنی بات ہے مگر راوی خود ڈاکٹر صاحب ہیں۔ یورپ میں رہے اور بالخصوص پیرس جیسے شہر میں تین چار سال تک قیام رہا پیرس کی مشہور عالم سڑک شامرا لیزری سے کوئی دلچسپی تھی نہ یہاں کے قہوہ خانوں اور آرٹ گیلری سے کوئی لگاؤ تھا۔ تیسری چوتھی منزل پر ایک چھوٹا سا کمرہ کرایہ پر لے رکھا تھا۔ یہی ان کا دیوان خانہ یہی طعام خانہ اور یہ خواب گاہ کا کام دیتا بلکہ کبھی کبھی یہ مہمان خانے کا بھی کام دیتا۔ اسٹووا اور کیٹل کا مستقل ساتھ رہتا تھا۔ ایک فرائی پان یا تو ابھی مول لیا تھا۔ چائے مکھن، توس اور آملیٹ پر گزارہ تھا۔ ڈاکٹر مظہر الحق جو کراچی یونیورسٹی میں بحرنوہیسی (Oceanography) کے پروفیسر تھے آج کل پیرس میں ہیں ان کا کہنا ہے کہ اس عمارت میں لفٹ نہیں ہے۔ پرانی عمارت ہے۔ یہ لاطینی کوارٹرز کا علاقہ ہے۔ بس یونیورسٹی کے قریب ہے۔ دوسری جنگ عظیم اور اس کے بعد کے زمانے میں بھی صرف حصول علم کے لئے چند طالب علم یورپ جایا کرتے تھے۔ نقل مکانی کا سلسلہ اس زمانے میں شروع نہ ہوا تھا۔ اس لئے حلال گوشت یا مرغی عام طور پر ملنے کا تصور ہی بے معنی تھا۔ جنہیں ہوٹلوں کا چسکا نہ ہوتا ان کی گزر بسر بس اسی طرح ہوتی تھی جس طرح ڈاکٹر صاحب کی زندگی گزرتی تھی۔

وظیفہ کا پیسہ پیسہ بچا کر ڈاکٹر صاحب کتابوں کی خریداری میں لگاتے۔ بسا اوقات ٹرام (Tramway) یا بس کا خرچہ بھی بارگزر رتا تھا۔ پیدل ہی کتب خانوں اور یونیورسٹی کو جایا کرتے۔ بننے سنور نے اور کیڑے پہننے کا بھی کوئی شوق نہیں تھا۔ جامعہ عثمانیہ میں ڈاکٹر صاحب ہمیشہ شیروانی میں ملبوس نظر آتے۔ البتہ سر پر کبھی ترکی ٹوپی نظر نہ آتی۔ ہمیشہ جناح کیپ پہنتے تھے البتہ پہلی بار پاکستان آئے تو بش شرٹ اور پتلون میں دیکھا۔ پیرس میں شاید ان کا یہی لباس رہتا ہوگا۔ حیدرآباد میں بھی زندگی میں سادگی کی جھلک تھی یہاں تو

صرف بنیادی ضرورت کی چیزوں پر اکتفا کرتے۔ یاری دوستی کی طرف بھی کچھ زیادہ میلان نہ تھا۔ ہاں کبھی کبھی علمی صحبتیں کمرے پر منعقد ہو جاتی تھیں۔ ملاقاتی جن میں اکثریت طالب علموں اور مستشرقین کی ہوتی ان سے بھی کتابوں کے انبار میں اٹے کمرے ہی میں مل لیتے۔ ہوٹلوں میں لے جا کر مہمانوں سے ملنے کے وہ کبھی قائل نہیں رہے۔ کسی طرح کی فضول خرچی ان سے متوقع نہیں تھی۔ طالب علمی کے زمانے میں بھی اور بعد میں بھی ڈاکٹر صاحب نے خاصی کچھ دنیا دیکھی ہے۔ اسی زمانے میں حج و زیارت کی سعادت بھی انہیں حاصل ہوئی تھی۔ عہد نبوی کے میدان جنگ اور اپنی بلند پایہ تصنیف سیاسی وثیقہ حیات کے سلسلے میں بعض کتب کی چھان بین کے لیے وہ نجد و حجاز اور مشرق وسطیٰ کے کئی اہم مقامات پر جا چکے ہیں۔ خط وہ کسی کوشوقیہ لکھتے نہ تھے۔ غالب بیچارا اور طرح کا آدمی تھا جو کہتا تھا۔۔۔۔

خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو
ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے

ڈاکٹر صاحب تو قرآنی حکم کے مطابق --- ولا تبذر تبذیرا --- (بنی اسرائیل) یعنی روپیہ بے کار نہ اڑاؤ کے قائل تھے۔ جس کو خط لکھتے تو کوشش کرتے کہ کارڈ پر کام چل جائے بہت ہوا ایرو گرام سے کام چلا لیتے۔ ویسے خطوں کا جواب وہ بڑی پابندی سے دیتے ہیں۔ استفسارات اور حوالوں کے طلب گار کو فوراً جواب دیتے۔ پیرس میں ۴۹ء کے بعد ان کے قیام کے دوران میں بہت خط آتے تھے۔

جامعہ عثمانیہ کے یہ ہونہار سپوت ڈگریوں سے لد پھند کے واپس آئے تو ٹرین سے اترتے ہی گھر پہنچے۔ سامان رکھا ہاتھ منہ دھویا یونیورسٹی پہنچ گئے۔ سرکاری تعلیمی وظیفے پر گئے تھے اس کی شرط یہ تھی کہ لوٹ کر جامعہ عثمانیہ میں نوکری کریں گے۔ اس لئے چلے آئے ورنہ وہاں بہت سی درسگاہوں نے پانسہ پھینکا، گوندا ڈالا مگر یہاں زبان پر جو نہیں تھی سو نہیں قائم رہی۔ البتہ بون (جرمنی) یونیورسٹی میں انہوں نے ریڈر کی حیثیت سے کام کیا مگر اعزازی طور پر! بڑا عہدہ، بڑی تنخواہ، بڑی سہولتیں سب کچھ سہی مگر وعدہ پھر وعدہ ہوتا ہے۔ وعدہ تو توڑا نہیں جاسکتا تھا۔ ارشاد ربانی ہے۔۔۔۔ او فدا بالعید ان العہد کان مستثلاً

--- اپنے اقراروں کو پورا کرو ورنہ پکڑ ہوگی --- اللہ کی پکڑ کے آگے پیرس کی رنگینیوں یا روپے پیسے کی افراط سے کسے دلچسپی تھی۔ اپنے فرائض جلد سے جلد شروع کرنے کا خیال ستا رہا تھا۔ اڈکیٹ کی عارضی عمارتوں میں یونیورسٹی پہنچے تو دوست احباب اساتذہ کرام اور انتظامیہ کے بڑے چھوٹوں سب نے ہاتھ ملائے۔ سب نے تعریف کی مگر کوئی آسامی خالی نہ تھی۔ نوکری کہاں سے دیتے۔ اس انمول ہیرے کو گنوا بھی نہ سکتے تھے۔ اس لئے دم دلا سے پردھر لیا۔

کچھ دنوں بعد ایک صاحب چھٹی پر گئے تو ان کی جگہ بٹھا دیا۔ ادھر شعبہ قانون میں قانون بین الممالک (International Law) پڑھانے والا کوئی ملتا نہ تھا تو یہ خدمت بھی وہ انجام دیتے رہے۔ پھر ڈاکٹر سیادت علی کی جگہ خالی ہوئی تو (۳۰۰ تا ۶۰۰) کی آسامی پر ریڈر کی حیثیت سے تقرر کر دیا گیا۔ یاں کسے بحث تھی کہ اتنی تنخواہ ہو یا اتنی تنخواہ ہو۔ یہ بات پہلے ہی عرض کر دی گئی تھی کہ مادر جامعہ کی خدمت کا موقع دیجیے معاوضہ حق خدمت کی بات کسی اور وقت کے لئے اٹھا رکھیے۔ ادھر یونیورسٹی کی باگ ڈور قاضی محمد حسین صاحب کے ہاتھوں میں تھی۔ وہ ریاضی میں کیمرج کے ریسنگر تھے یعنی حساب کے پکے! وہ بھی جانتے تھے کہ --- مزدوری کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دینی چاہئے۔ اس لئے انہوں نے بیگاری والی کوئی بات چلنے نہ دی۔

ہم جب یونیورسٹی میں آئے تو شعبہ تاریخ کے آس پاس ہی شعبہ قانون کو پایا۔ بڑی خوشی اس لئے ہوئی کہ ہم نے پکا ارادہ کر لیا تھا کہ سول سروس میں نہیں بیٹھیں گے ایل ایل بی کر کے وکالت کریں گے۔ اب یہ اور بات ہے کہ ”من در چہ خیالم و فلک در چہ خیال“ والا معاملہ ہمارے ساتھ ہوا۔ ملک کے بٹوارے کے بعد حیدر آباد پر ظالمانہ حملہ ہوا اور سلطنت آصفیہ کے سقوط کے بعد ہم سیدھے اپنے وطن پہنچے۔ جیب میں مشکل سے سو دو سو روپے تھے۔ اتنے ہی روپے بڑے بھائی کے پاس بھی تھے۔ رہنے کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا روز کنواں کھودنا اور پانی پینا تھا۔ ایسے میں وکالت کا مسئلہ یوں بھی مشکل ہو گیا تھا کہ ہم ایل ایل بی کا پہلا سال مکمل کر کے امتحان دیتے ہی چلے آئے تھے۔ نتیجہ نکلا کامیابی ہوئی مگر اب فائدہ کیا تھا۔ قصہ مختصر بعد میں ہم نے جامعہ کراچی سے دوسرے سال کا امتحان دے کر ایل ایل بی کی

ڈگری تو لے لی لیکن پیشہ قانون میں آنے کی ہمت نہ پڑی۔

شعبہ قانون کی طرف سے ہم جب بھی گزرتے اور ڈاکٹر صاحب نظر آتے تو ہم ان کو بڑے احترام سے سلام کیا کرتے تھے۔ اسلام نے السلام علیکم کا فقرہ سلام کے لئے دیا ہے لیکن ہندوستانی تہذیب (Indo Muslim Culture) اور ریاستی ماحول میں۔۔۔ آداب عرض ہے!۔۔۔ کاسکھ چلتا تھا۔ تن کے سلام تو دوستوں میں ہوتا تھا مگر سب بزرگوں سے جھک کے سلام ہوتا تھا۔ اساتذہ اور والدین تو ظاہر ہے کہ بڑے احترام کے مستحق ہوتے ہیں۔ جب عقیدت زیادہ شامل ہو جائے تو تقدیس اور بڑھ جاتی ہے۔ شعبہ قانون کی راہداری میں یہی مظاہرہ ہم سے ہوتا۔۔۔ لیجئے سامنے سے ہمارے مدوح چلے آ رہے ہیں۔۔۔ قد میں لمبے نہ ٹھگنے، دکھاوٹ میں لمبے نظر آتے ہیں۔ دھان پان آدمی ہیں لیکن رعب ان کا بڑا ہے۔ کچھ ان کی ذاتی خوبیوں اور بہت کچھ علمی عظمتوں نے ان کا قد بڑھا دیا ہے۔ اس لئے وہ بالا بلند دکھائی دیتے۔ سفید رنگت خون کی کمی سے کچھ پیلی معلوم ہوتی، لمبی پتلی ناک، ذہانت بھری آنکھیں، پتلا تلوار کی طرح کا چہرہ، اونچی گردن، نحیف ہاتھ پاؤں۔ شرعی پاجامہ بر میں جسم پر حیدر آبادی شیروانی گھٹنوں سے ذرا نیچی۔ سر پر بالوں والی ٹوپی۔ ہاتھ میں چمڑے کا بستہ، جو کتابوں اور کاپیوں سے پھولا ہوتا۔ یہ نہ بریف کیس کی وضع کا ہوتا تھا نہ بریف کیس کی طرح فیشن ایبل، صاف سمجھ میں آتا تھا کہ اگر طاقت اجازت دیتی اور موقع مل جاتا تو ٹن کا کوئی بڑا صندوق ہاتھوں میں اٹھائے اٹھائے چلے آتے۔ دانت پاک صاف، چمکیلے، سیاہ ترشی ہوئی موچھیں اور سیاہ جھالر نما ڈاڑھی۔۔۔ یہ ہیں ڈاکٹر حمید اللہ! وزن ایک سو بارہ پونڈ سے آگے کبھی نہ بڑھا ہوگا۔ آج بھی اتنے ہی وزن کے ہوں گے۔ وہ ان اللہ کے بندوں میں سے تھے جو سلام کا جواب دے کر بازو سے گزرتے تو علم کی روشنی کے لہکے آتے۔

ڈاکٹر حمید اللہ کا تعلق ارکاٹ کے ایک علمی گھرانے سے تھا ان کے جد امجد قاضی بدرالدولہ اپنے دور کے فاضل اجل تھے۔ محمد خلیل اللہ صاحب حیدر آباد میں دوم تعلقدار اور مددگار معتمد مالگزاری تھے۔ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب انہی کے صاحبزادے ہیں۔ ۱۶ محرم ۱۳۲۶ھ بدھ کی رات وہ حیدر آباد کن میں پیدا ہوئے ان کی بسم اللہ والد محترم نے پڑھائی۔

کچھ عرصے تک خود بیٹے کو درس دیتے رہے۔ پھر حیدر آباد کی مشہور درسگاہ دارالعلوم میں داخل کرایا جہاں وہ چھٹے درجے تک پڑھتے رہے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب جامعہ عثمانیہ کا قیام عمل میں آ گیا تھا۔ چھٹی جماعت کے بعد انہیں مدرسہ نظامیہ میں شریک کرایا گیا۔ ایک سال وہ وہاں پڑھتے رہے اور دارالعلوم کو جسے جامعہ عثمانیہ میں بدلنے کی جو کوششیں ہو رہی تھیں انہیں دیکھتے رہے۔ یہاں ان کے ساتھیوں میں ڈاکٹر رضی الدین، نواب بہادر یار جنگ اور احمد عبداللہ المسدوسی جیسی ہستیاں تھیں۔

ڈاکٹر صاحب کے دو بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ دونوں بھائی اور ایک بہن ڈاکٹر صاحب سے بڑی تھیں۔ سب سے بڑے بھائی حبیب اللہ صاحب تھے جنہوں نے عثمانیہ سے بی اے کیا۔ یہ نائب ناظم بندوبست ہو گئے تھے انہوں نے بلاذری کی ”انساب“ سے حضرت عثمانؓ کی زندگی کے حالات کا اردو ترجمہ کیا ہے جو حیدر آباد دکن سے چھپ چکا ہے۔ ان سے چھوٹے بھائی صبغت اللہ صاحب تھے جو مددگار ناظم بندوبست حکومت حیدر آباد رہے۔ ڈاکٹر صاحب کی بڑی بہن امتہ العزیز عربی کی فارغ التحصیل تھیں۔ چھوٹی بہن حبیبۃ الرحمن تھیں۔ ان چاروں کا انتقال ہو چکا ہے۔

جورونہ ماتا اللہ میاں سے ناتا۔۔۔۔۔ اردو کی ایک مشہور مثل ہے جس کے آگے پیچھے کوئی نہ ہو اس کے لئے بولتے ہیں۔ اس میں تھوڑی سی تبدیلی کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔ جورونہ ماتا بس کتابوں سے ناتا۔۔۔۔۔ اب یہ مثل ڈاکٹر صاحب پر صادق آتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا عشق کتابوں سے تھا۔ شب و روز کتابوں کی دنیا میں گم رہتے تھے۔ پانچوں وقت مسجد جا کر نماز پڑھ لیتے پھر لکھتے پڑھتے رہتے۔ جامعہ عثمانیہ کے اساتذہ میں مولوی عبدالحق، ڈاکٹر جعفر حسن، پروفیسر عبدالمجید صدیقی، ڈاکٹر حمید اللہ نے کیوں تجرد کی زندگی اختیار کی اللہ بہتر جانتا ہے۔ ان میں سے دو کے بارے میں۔۔۔۔۔ اڑتی سی اک خبر ہے زبانی طیور کی۔۔۔۔۔ عفو ان شباب کے معاشقے ناکام ہوئے ان میں ایک ڈاکٹر جعفر حسین ہیں ایک مجید صدیقی صاحب۔ مولوی عبدالحق کی طالب علمی کے زمانے کی ایک شادی کے بارے میں بھی کچھ گن پھن سننے میں آئی۔ ڈاکٹر حمید اللہ کے بارے میں کچھ بھی نہیں سنا۔ ایک مرتبہ بہت موڈ میں تھے۔ اپنی یورپ کی زندگی کا احوال سنارہے تھے۔ خود پکانا، کھانا اس خشک موضوع کے

بعد فرمایا کہ ایک بار ہمارے فلیٹ یا کمرے۔۔۔ (مجرد گاہ) (Bachelor Quarter) کی مالکن آئی اپنی زندگی کی پیتا سنانے لگی۔ تان اس بات پر ٹوٹی کہ شوہر چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ عرصے سے لاپتہ ہے۔ تم معقول آدمی دکھائی دیتے ہو تم ہی توجہ کر لیا کرو۔۔۔ یہ کہہ کر ڈاکٹر صاحب ہنس پڑے اور بات ختم ہو گئی۔ طالب علمی کا زمانہ ۳۵ء میں ختم ہوا پھر ۴۹ء میں کوئی ۱۴ برس بعد ڈاکٹر صاحب اسی مالک مکان خاتون کے کرائے دار بننے اور حال تک وہیں رہتے تھے۔ بلکہ اب بھی وہ کمرہ ان کے قبضے میں ہے۔ ان کی کتابیں ان کا سامان وہیں ہے ان کی زیادہ تر ڈاک بھی اسی پتے پر آتی ہے۔ خود وہ پیرس کے بجائے اب امریکہ میں اپنی بھتیجی کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں۔

۱۹۴۷ء میں جب ملک کا بٹوارہ ہوا تو حیدر آباد نے اپنے مخصوص حالات میں اپنی آزادی کا اعلان کر دیا اگست ۲۸ء سے دوسرے سال ستمبر ۲۹ء تک ہم اپنی آزادی کے گن گاتے رہے۔ اس دوران میں جو کچھ اپنے آقاؤں سے میر جعفر اور میر صادق نے کیا، وہی ہمارے ساتھ بھی ہوا (۱۹۵۷ء میں سراج الدولہ اور ۱۹۷۷ء میں سلطان ٹیپو ان نمک حرموں کی سازشوں کا شکار ہوئے۔) مملکت آصفیہ حیدر آباد بھی سازش کا شکار ہوئی۔ حضور نظام کے درباری اس میں پیش پیش رہے۔ ۱۹۴۹ء ستمبر میں قائد اعظم کی وفات کے ساتھ ہی بھارت نے سترہ مختلف مقامات سے مملکت حیدر آباد پر حملہ کر دیا۔ مخدوم کا باغیانہ جذبہ پکار اٹھا۔۔۔

پڑی ہے فرق مبارک پہ ضربت کاری
جناب آصف سابع پہ ہے غشی طاری

مخدوم نے کالج کے زمانے میں مرشد کا پارٹ ادا کر کے نظام سابع سے کئی بار انعامات لئے تھے۔ مجھے اس موقع پر گولکنڈہ کے عظیم المرتبت سپہ سالار عبدالرزاق لاری پر سکندر علی وجد کی نظم کا ایک شعر یاد آیا جو زندگی کی ایک بڑی حقیقت کو بیان کرتا ہے۔

اقبال کا ساتھی ہے پدر ہو کہ برادر
ادبار میں تسکین نہیں دیتا کوئی دم بھر

حیدرآباد کی آزادی کی حفاظت کے لئے اس زمانے میں جو کوششیں ہوئیں ان میں سب سے بڑا قدم یہ تھا کہ صیانتی کونسل میں حیدرآباد بھارت کی جارحیت کے خلاف اپنا مقدمہ پیش کرنے نکلا۔ اس موقع پر جامعہ عثمانیہ کے دو پروفیسر صاحبان بھی وفد کے ساتھ گئے۔ ایک ڈاکٹر حمید اللہ دوسرے ڈاکٹر یوسف حسین خان! وہ ڈاکٹر ذاکر حسین کے چھوٹے بھائی تھے۔ ان کے والد حیدرآباد دکن میں ہی بس گئے تھے۔ اور یہیں وکالت کرتے تھے۔ بعد میں لارپورٹ (Law Report) چھپانے لگے تھے۔ اپنی آپ بیتی یادوں کی دنیا میں، ڈاکٹر یوسف نے اس وفد میں شرکت پر بڑا معذرت خواہانہ رویہ اختیار کیا ہے۔ حالانکہ حیدرآباد کے ان کے پورے خاندان پر احسانات تھے۔ ان سے سروجی نائیڈو پھر غنیمت نکلیں۔ انہوں نے سقوطِ حیدرآباد پر مگر مجھ کے آنسو تو بہائے۔ ڈاکٹر حمید اللہ جان بیچ کے لڑنے نکلے تھے وہ لوٹ کر حیدرآباد نہ گئے۔ درمیان میں پیرس میں اتر پڑے اور وہیں رہنے لگے۔ سکندر علی وجد کا ایک اور مصرعہ اس موقع پر ذہن میں آیا۔

اے مرد خدا قدر وفا تو نے بڑھا دی

بہت سے دوستوں اور ساتھیوں نے ڈاکٹر حمید اللہ سے کہا کہ --- حیدرآباد لوٹ آئیے۔ انہوں نے انکار کر دیا کچھ دوستوں اور عزیزوں نے کہا کہ --- پاکستان آجائیے۔ انہوں نے اس سے بھی اتفاق نہ کیا بعد میں کچھ عرصے کے لئے حکومت پاکستان کی دعوت پر آئے مگر پھر چلے گئے۔

پیرس چھوڑنے سے انکار کی وجہ بڑی خاموشی سے انہوں نے واضح کر دی کہ --- آٹھ زبانیں جانتا ہوں کچھ اور زبانیں بھی پڑھ لیتا ہوں پیرس میں جو کام میں کر سکوں گا وہ شاید ان دونوں جگہوں پر نہ ہو سکے۔ حیدرآباد کی خدمت البتہ انہوں نے جاری رکھی۔ فرانسیسی کا ایک ٹائپ رائٹر خرید لیا تھا۔ اس پر ہر مہینہ ایک بلٹن چھاپتے۔ اس میں حیدرآباد کے مقدمے اور حیدرآباد کے مسلمانوں پر گزرنے والی آفتوں کا ذکر کرتے اور عالمی سیاسی منڈی کے سیٹھوں کو بھیجتے۔ پاکستان آئے وہ ٹائپ رائٹر بھی ساتھ تھا۔ کچھ بلٹن بھی انہوں نے دکھائے۔۔۔ زبانِ یارِ من ترکی وہ من ترکی نمی دانم کا مضمون تھا۔ ویسے ان کے یہ

میں رہنے کا فیصلہ بالکل صحیح تھا۔ یہاں ان کی صلاحیتوں کو زنگ لگ جاتا۔ اسلامی ادب کی وہ خدمت نہ کر سکتے جس کے لئے آج وہ جانے پہچانے جاتے ہیں۔

کچھ دنوں کے لئے پاکستان آنے کا معاملہ یہ تھا کہ جسٹس ایم بی احمد جو پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کے سیکرٹری تھے، قرارداد مقاصد کی تیاری کے لئے اور شرعی قوانین کے نفاذ کے بارے میں ان سے رہنمائی چاہتے تھے اس غرض کے لئے وہ خود پیرس گئے تھے۔ وہ یہاں آنے کے لئے تیار ہو گئے تو ان سے شرائط پوچھنے لگے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا۔۔۔ شرط بس ایک ہی ہے جب میں کہوں مجھے واپس یہاں چھوڑ دیجیے جہاں سے آپ لے جا رہے ہیں۔ اس کے آگے جو بھی سوال ہوا اس کا ڈاکٹر صاحب نے جواب نہ دیا۔ رہنے، کھانے پینے، آنے جانے اور تنخواہ کے سلسلے میں کچھ نہ بولے۔ انہیں قصر نازیبا وزیراعظم کے مہمان خانے میں اتارنے کی کوشش ہوئی تو انہوں نے کراچی ایئرپورٹ پر انکار کر دیا۔ اپنے ایک عزیز کا پتہ دیا کہ وہاں ان کے پاس قیام کروں گا۔ یہ جگہ تھی خداداد کالونی! تنخواہ کا مسئلہ آیا تو فرمایا کہ۔۔۔ میرے عزیز جو کھاتے ہیں وہی مجھے کھلا دیں گے اور میں یہاں پاکستان کی خدمت کرنے آیا ہوں! یہ قلندرانہ ادائیں ایسی تھیں جن میں بڑا سکندرانہ جلال بھی تھا۔ کاش ایسے کچھ اور لوگ پاکستان کو میسر آ جاتے۔

قرارداد مقاصد پیش ہونے کے بعد وہ کچھ زیادہ دن یہاں نہ رہ سکے۔ انہوں نے صاف کہہ دیا کہ۔۔۔ میرا وقت ضائع نہ کیجیے۔ یہاں کام کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے۔ انہیں بہت روکا گیا مگر وہ یہاں کے حالات سے بددل ہو گئے تھے۔

اس اثناء میں ڈاکٹر صاحب سے کئی بار ملنا ہوا۔ ایک سب سے اہم مسئلہ حیدرآباد کی جلاوطن حکومت قائم کرنے کا تھا۔ ہم کچھ لوگ مل بیٹھتے تمام نشیب و فراز پر غور کرتے رہے۔ آزاد حیدرآباد کی حکومت کے صدر کے لئے اس وقت سب سے موزوں شخصیت نواب حسن یار جنگ کی نظر آتی تھی۔ نذرت روڈ کے ان کے مکان میں ان سے ایک خصوصی ملاقات ہوئی۔ ہمارے ساتھ ڈاکٹر یاسین زبیری مولانا مظہر علی کامل، اکرام اللہ صاحب سابق وزیر حیدرآباد اور شیخ حیدر صاحب بھی شریک تھے حسن یار جنگ اس کے لئے کسی طرح آمادہ نہ ہوئے۔ حیدرآباد کے سقوط سے پہلے ان پر اور ان کے خاندان پر نظام کا سخت عتاب تھا۔

نظام نے ان سے اپنی بیٹی کا رشتہ بھی توڑ دیا تھا۔ ان کی دشواریاں سمجھ میں آتی تھیں بہر حال اس تصور کو آگے بڑھا کر بہادر یار جنگ سوسائٹی کی طرف سے ایک شام اخبارات کو اعلان جاری کر دیا گیا کہ۔۔۔ آزاد حیدر آباد حکومت کا قیام عمل میں آ گیا ہے۔ یہ خبر میں نے بنائی ڈاکٹر صاحب نے دیکھی دوسرے ساتھیوں نے اتفاق کیا تو عالمی نیوز ایجنسی کے حوالے کر دی گئی دوسرے دن ڈان، جنگ، انجام، امروز، سندھ آبزورور وغیرہ میں مرکزی خبر کے طور پر شائع ہوئی۔ طے یہ پایا تھا کہ اس کا دفتر بہادر یار جنگ سوسائٹی میں ہوگا جس کا میں ان دنوں جنرل سیکرٹری تھا لیکن اسے ظاہر نہیں کیا جائے گا۔

حسن یار جنگ کے بعد جو شاہی خاندان کے فرد تھے ہمارا خیال تھا کہ سابق صدر اتحاد المسلمین مولانا مظہر علی کامل کو اس عہدے کے لئے منتخب کریں گے لیکن مولانا کی اپنی مشکلات تھیں۔ وہ اس خیال کے تو حامی تھے کہ آزاد حیدر آباد کی جلاوطن حکومت قائم ہونا چاہتے اور وہ اس کی مجلس مشاورت میں رہنا بھی چاہتے تھے لیکن صدارت کے لئے آمادہ نہ تھے۔ ہم یہ بھی کر سکتے تھے کہ صدر کے نام کا اعلان کئے بغیر یہ تحریک چلائیں اسی پر اتفاق رائے ہو گیا۔

دوسرے ہی دن وزارت خارجہ کے سیکرٹری صاحب کا خصوصی ایلمچی ہمارے پاس آیا اور بتایا کہ سیکرٹری خارجہ اس اہم مسئلہ پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ اکرام اللہ صاحب اس وقت معتمد خارجہ تھے اور موہٹا پیلس کلفٹن میں وزارت کا دفتر تھا۔ حکومت پاکستان نے بڑی شد و مد سے اس خیال کو روک دیا۔ ڈاکٹر صاحب عملی سیاست کے آدمی نہیں تھے ان کی سوچ و فکر علمی تھی ریاست ہائے کیلین ٹائن اور جوہو کے فیصلے پری وی کونسل نے کئے تھے۔ بین الاقوامی دستوری اور سیاسی تاریخ میں ان کی حیثیت نظائر کی سی تھی لیکن دنیا کے کام اصول اور قانون کے مطابق نہیں چلتے اقبال نے اسی لئے کہا کہ۔۔۔ عصاء نہ ہو تو کلیسی بے کار بے بنیاد! حالات کا تقاضہ تھا کہ ہم خاموش ہو جائیں۔۔۔ جن پر تکیہ تھا وہی پتے ہوادینے لگے تو یہی صورت ہو جاتی ہے۔ اس وقت تک میر لائق علی صاحب پاکستان نہیں آئے تھے۔ حیدر آباد وکن سے تو انہوں نے اپنے آخری پیام میں مشتاق احمد خان صاحب ریجنٹ جنرل کو جلاوطن حکومت کے قیام کا مشورہ دیا تھا لیکن یہاں آکر وہ بھی خاموش ہو گئے۔

اسی زمانے میں سوسائٹی نے اعلان کیا کہ بہادر یار جنگ اسکول میں ڈاکٹر صاحب فرانسیسی اور روسی زبانوں کی تعلیم دیں گے۔ پھر ڈاکٹر صاحب کے کچھ خاص خاص لیکچر بھی ہوئے۔ اس زمانے میں ڈاکٹر صاحب نے بہادر یار جنگ اسکول کی مالی امداد بھی کی۔ اسکول اسی زمانے میں قائم ہوا تھا۔ ابتداء میں اسکول کے اخراجات بڑی مشکل سے پورے ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ اساتذہ کے تنخواہوں کا انتظام نہیں ہو پا رہا تھا۔ ڈاکٹر یاسین زبیری شیخ حیدر صاحب اور میں خداداد کالونی کے مکان میں ڈاکٹر صاحب سے ملنے گئے۔ میں نے اسکول کی مجلس انتظامیہ کے سیکرٹری کی حیثیت سے اپنی مشکلات بیان کیں ہم لوگ اس وقت خداداد کالونی کے ایک گھر میں کچی مٹی کی دیواروں کے کمرے میں چاندنی کے فرش پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس تکیے کے پیچھے ہاتھ ڈالا جس سے وہ لگے بیٹھے تھے۔ اپنا بٹوہ نکالا اور میرے سامنے ڈال دیا۔ فرمایا۔۔۔۔۔ جتنی ضرورت ہو اس میں سے لے لیجیے۔ میں بڑی شش و پنج میں پڑ گیا۔ یہ مجھے معلوم تھا کہ ڈاکٹر صاحب کے انکار کے باوجود حکومت پاکستان نے ان کے لئے کچھ الاؤنس اور بھتہ مقرر کر دیا تھا لیکن کتنا؟ کچھ معلوم نہ تھا۔ میں رُک گیا تو ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔۔۔۔۔ آپ بلا تکلف جتنی رقم کی ضرورت ہو اس میں سے نکال لیں۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ تنخواہوں کی رقم میں سترہ سو روپے کی کمی تھی۔ میں نے عرض کیا۔۔۔۔۔ ڈاکٹر صاحب! میری ضرورت تو سترہ سو روپے کی ہے آپ جو مناسب سمجھیں عطیہ عنایت فرمائیں۔ انہوں نے بڑی ہمت افزائی کے لہجے میں مجھ سے فرمایا۔۔۔۔۔ میں نے کہہ تو دیا کہ آپ اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے رقم نکال لیں۔ ہم تینوں خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے پھر میں نے ڈاکٹر صاحب کی طرف دیکھا تو فرمایا۔۔۔۔۔ بسم اللہ! میں نے بٹوہ کھولا۔ یہ سو سو روپے کے نوٹوں سے بھرا ہوا تھا۔ میں اس میں سے ایک ایک نوٹ نکالتا گیا اور فرش پر ڈالتا گیا سترہ کی گنتی ختم ہوئی تو میں نے بٹوہ بند کر کے انہیں پیش کیا انہوں نے بٹوہ میرے ہاتھ سے لے کر تکیے کے پیچھے ڈال دیا۔ نوٹ فرش پر پڑے رہے اور پھر ہم باتوں میں ایسے مشغول ہو گئے۔۔۔۔۔ اللہ کا شکر کہ اس مہینے ہمارے پورے اسٹاف کو تنخواہ مل گئی۔

ڈاکٹر صاحب کے بارے میں ایک واقعہ میں نے یونیورسٹی میں سنا تھا۔ ایل ایل ایم

کی کلاسوں کا اجراء ہوا تو صبح ساڑھے سات بجے سے کلاسیں شروع ہوتی تھیں۔ ڈاکٹر صاحب بھی پڑھاتے تھے۔ پہلے دن یونیورسٹی کی بس میں سوار ہوئے جو ان کے گھر کے قریب سے چلتی تھی تو چار پانچ طالب علم اس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب بعد میں داخل ہوئے تو طالب علم کھڑے ہو گئے وہ اندر آ کر اگلی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ کنڈیکٹر پہلے انہی کے پاس پہنچا۔ ڈاکٹر صاحب نے اسے دس روپیہ کا نوٹ تھمایا۔ دو تین آنے کا اس زمانے میں ٹکٹ تھا۔ جب کنڈیکٹر نے کہا کہ --- اس کے پاس ریزگاری نہیں ہے تو ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ --- میرے اکیلے کا ٹکٹ نہیں سب کے ٹکٹ کے پیسے اس میں سے کاٹ لیجیے! وہ دن اور پھر یہ ڈاکٹر صاحب کا معمول ہو گیا کہ صبح کی پہلی بس میں جتنے طالب علم ہوتے سب ان کے ٹکٹ پر سفر کرتے۔ یہ اطلاع عام ہوئی تو کچھ نادار لڑکوں نے پہلی بس پکڑنا شروع کی اور تعداد بہت بڑھ گئی لیکن ڈاکٹر صاحب کے معمول میں فرق نہ آیا۔

ڈاکٹر صاحب اپنے ساتھیوں، عزیزوں، رشتہ داروں اور طالب علموں اور ضرورت مندوں کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ فضول خرچ وہ بالکل نہیں تھے مگر آڑے وقت دینے کے لئے ان کا ہاتھ ہمیشہ کھلا رہتا تھا۔

ڈاکٹر صاحب پیرس لوٹ گئے تو پھر کبھی کبھار ان سے خط و کتابت ہوتی رہی۔ ۱۹۸۳ء میں امریکہ سے واپسی کے موقع پر بہت ارادہ تھا کہ ڈاکٹر صاحب کے پاس جاؤں لیکن قاہرہ جانے کے اسباب بن گئے۔ ۱۹۸۹ء میں جب میں لندن گیا اور تین چار مہینے وہاں رہنے کا اتفاق ہوا تو میرا بڑا دل چاہا کہ میں فرانس جا کر ڈاکٹر صاحب سے مل آؤں لیکن موقع نہ مل سکا۔ میں اس لئے بھی ان سے ملنا چاہتا تھا کہ پندرہویں صدی کے آغاز پر اقوام متحدہ کے اجلاس کے لئے جنرل ضیاء الحق نے جو تقریر کی اس بارے میں گفتگو کرنا چاہتا تھا۔ میں نے سنا تھا کہ یہ تقریر بروہی صاحب کی تجویز پر جنرل صاحب نے ڈاکٹر حمید اللہ ہی سے لکھوائی تھی۔

ڈاکٹر صاحب خطبات بہاولپور کے لئے جب ۱۹۸۰ء میں یہاں آئے اس وقت بھی میری ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ اس وقت وہ وزیراعظم کے مہمان خانے نمبر ۱۰ عبداللہ ہارون روڈ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اس وقت ڈاکٹر صاحب کی صحت اچھی تھی۔ یادداشت

بھی اچھی تھی۔ مارچ ۱۹۸۰ء کے اس پروگرام کی دعوت پر اگرچہ کہ بہاولپور اسلامی یونیورسٹی کی طرف سے تھی۔ اس کا خاکہ خود ڈاکٹر صاحب نے بنا کر روانہ کیا تھا۔

خطبات بہاولپور کی تعداد بارہ ہے۔ میرے خیال میں سرسید احمد خان کی کتاب خطبات احمدیہ کے بعد اردو زبان میں تاریخی اور تحقیقی مواد کے لحاظ سے ڈاکٹر صاحب کی اس کتاب کی بڑی اہمیت ہے۔ ان خطبات میں سے پچاس ساٹھ ایسے عنوانات نکل سکتے ہیں جن پر مختلف جامعات میں پی ایچ ڈی کے لئے تحقیقی کام ہو سکتا ہے۔ ان خطبات سے ڈاکٹر صاحب کی وسعت مطالعہ کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کوئی خطیب نہیں۔ تدریسی انداز میں بولتے ہیں۔ الفاظ کی جادوگری اور آواز کے زیروبم کا خیال نہیں رکھتے پھر بھی جی چاہتا ہے کہ ان کی گفتگو جاری رہے۔ خطبات بہاولپور میں ڈاکٹر صاحب کا پانچواں خطبہ قانون بین الممالک پر ہے۔ یہ ایسا موضوع ہے جو عام طور پر دینی درسگاہوں کے طالب علموں کی دسترس سے باہر ہے۔ بے شک امام ابو حنیفہ کی اکیڈمی میں اس موضوع پر چھان بین اور بحث و محیض ہوئی ہے۔ لیکن اردو زبان میں اس پر کوئی مواد نہیں ملتا۔ ۱۹۳۶ء میں جب جامعہ عثمانیہ کے ایل ایل بی کے نصاب میں اس مضمون کو داخل کیا گیا تو انگریزی کی جس کتاب کو پڑھنے کی سفارش کی گئی وہ ۱۹۲۴ء کی چھپی ہوئی تھی جبکہ اس موضوع پر تازہ ترین تبدیلیوں کا ذکر کتاب میں ہونا چاہئے تھا۔ پھر اس کتاب میں اور امریکہ کی چھپی ہوئی اور کتابوں میں اسلامی ممالک کی تاریخ سے کوئی مثالیں اور نظریں نہیں ملتیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ۱۹۳۰ء سے اس موضوع پر تحقیقی کام کا آغاز کر دیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے جمع کردہ مواد سے ایک سال کام چلایا اور پھر نومبر ۱۹۳۶ء میں اپنی کتاب چھاپی۔ اسی کتاب میں ڈاکٹر صاحب نے امام محمد شیبانی کی کتاب السیر الصغیر سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ مسلمانوں نے دوسو (۲۰۰) برس میں قانون بین الممالک مرتب کر لیا تھا جب کہ مشاہیر یونان و روما کے وارثین اور مغربی مفکرین نے صدیوں کا وقت لیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس موضوع پر جو کتاب لکھی اس کا نام تھا:۔۔۔

سلطنتوں کے باہمی برتاؤ کا دستور العمل
یعنی

”مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حصین بن نمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دونوں صاحب، آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضروریات لکھتے تھے۔“

”عبداللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علاء بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یہ دونوں صاحب، قرض کے وثیقے، دستاویزیں، ہر قسم کے شرائط اور معاملات کے کاتب تھے۔“

”زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جہیم بن الصلت رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دونوں صاحب، زکوٰۃ کی آمدنی اور صدقات کے کاتب تھے۔“

حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حجاز کی آمدنی کا تخمینہ (موازنہ) لکھتے تھے۔“

”معیق بن ابی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال غنیمت کی کتابت کرتے تھے اور اسی خدمت پر آل حضرت علیہ السلام کی جانب سے مامور تھے۔“

”حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بادشاہوں کو (من جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) خط لکھتے تھے اور حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خطوط کا جواب دیتے تھے، ان کا یہ بھی کام تھا کہ فارسی، رومی، قبطی و حبشی زبانوں کے خطوط کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ترجمہ کرتے، ان زبانوں کے جو لوگ اہل زبان تھے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان ہی سے مدینہ میں یہ سب زبانیں سیکھی تھیں۔“

”حظلمہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جب ان کاتبوں میں سے کسی شعبہ کا کوئی کاتب موجود نہ ہوتا تو ان کے خاص فرائض میں یہ ان سب کی نیابت کرتے تھے اور ان کا کام آپ رضی اللہ عنہ انجام دیتے تھے، یہ حظلمہ کاتب کے نام سے مشہور تھے.....“

”شرحیل بن حسنہ طائفی نے بھی آل حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابت کی۔“

”ابان بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علاء بن الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان دونوں صاحبوں نے بھی کبھی کبھی پیشگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کتابت کی تھی۔“

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے چند ماہ پیشتر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آل حضرت صلوات اللہ علیہ کی کتابت کی تھی۔“

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں ہم نے صرف ان ہی صاحبوں کے نام لکھے ہیں جو مستقل طور پر آپ کے پاس کتابت کرتے رہے۔ اس فرض کے ادا کرنے میں مشغول تھے، ایک مدت دراز اس میں بسر کی اور ان کی کتابت کے متعلق صحیح روایتیں بھی وارد ہیں، وہ لوگ جنہوں نے فقط ایک دو تین خطوط لکھے تھے، ان کے نام نظر انداز کر دیئے کیونکہ اتنی سی بات پر وہ کاتب کہلانے کے مستحق نہ تھے اور کاتبان حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذیل میں ان کا شمار ممکن نہ تھا (۱)۔“

مؤرخ ابن اثیر الجزری نے بیان کیا ہے کہ ”حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابت کیا کرتے تھے اور سب سے پہلے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابت کا کام انجام دیا تھا (۲)۔“

(د) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور شاہ غسان نے انہیں ایک خط بھیجا تھا اور اپنے ہاں مدعو کیا تھا (۳)۔

(ھ) مشہور صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جنہوں نے جنگ بدر میں حصہ لیا تھا، لکھنا پڑھنا جانتے تھے فتح مکہ سے کچھ پہلے کا واقعہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو مرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم تینوں کو جو گھوڑے سوار تھے بھیجا کہ تم روضہ خاخ نامی مقام (جو مدینہ منورہ سے بارہ میل تھا) پر جاؤ:

فَإِنَّ فِيهَا امْرَأَةً مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى
الْمُشْرِكِينَ فَأَتُونِي بِهَا وَكَانَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ بِمَسِيرِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

(۱) مسعودی: التنبیہ والاشراف ص کاتبان حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۲) ابن الاثیر الجزری: تاریخ الکامل ج ۲ ص ۱۵۱ ذکر من کان یکتب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۳) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو بخاری ج ۱۸ کتاب المغازی باب: حدیث کعب بن مالک نیز بخاری ج ۱۹ کتاب التفسیر، سورۃ توبہ؛

وہاں ایک عورت ملے گی اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے جو (مکہ کے) مشرکین کے نام ہے تم وہ خط اس سے لے آؤ.....
حاطب نے اہل مکہ کو لکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فوج لے کر) آنے والے ہیں۔

پیام رساں عورت گرفتار کی گئی اور خط برآمد ہوا، حاطب بن ابی بلتعہ نے اقرار کرتے ہوئے معقول وجوہ کے ساتھ اپنی برأت پیش کی اور جب حقیقت حال واضح ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عفو و درگزر سے کیا مایا (۱)۔

(و) عہد صحابہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جو خطوط کے جواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو لکھ کر بھیجا کرتے تھے (۲)۔ اس سلسلے میں ہمارے ہم عصروں کی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب چٹکی لی ہے کہ فرماتے ہیں: عن ابن عباس رضی اللہ عنہ: انی لأرى لجواب الكتاب حقاً كره السَّلام، (۳) خط کا جواب دینا اتنا ہی واجب ہے جتنا کسی کے سلام کا جواب دینا!

(ز) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی بہن فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ان کے شوہر سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے دوست خباب بن الارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدنی زندگی ہی میں نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بالکل ابتدائی مکی زندگی میں بھی لکھنا پڑھنا جانتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابھی مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے، ایک دن اپنی تلوار حمال کئے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی ایک جماعت کے پاس جانے کے ارادے سے نکلے، راستہ میں انہیں معلوم ہوا کہ ان کی بہن اور بہنوئی بھی مسلمان ہو گئے ہیں تو ان کی طرف جانے کا ارادہ کر کے لوٹے۔

”عِنْدَ هُمَا خَبَابُ بْنُ الْاَرْتِ مَعَهُ صَحِيفَةٌ فِيهَا طُهُ يُقْرَأُ هُمَا.....“

(۱) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو بخاری ج ۲۸ کتاب استیابۃ المرتدین۔ نیز سیرۃ ابن ہشام و تاریخ طبری بر موقع۔

(۲) بخاری: تاریخ کبیر، جلد رابع نمبر ۵۱۔

(۳) بخاری: تاریخ کبیر جلد رابع نمبر ۲۸۔

ان دونوں کے پاس خباب بن الارت تھے اور ان کے ساتھ ایک کتاب تھی وہ ان دونوں کو پڑھا رہے تھے.....

ان لوگوں نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے کی آہٹ سنی تو حضرت خباب رضی اللہ عنہ مکان کے کسی حصہ یا کمرہ کے اندرونی حصے میں چھپ گئے۔

وَآخَذَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْخَطَّابِ الصَّحِيفَةَ فَجَعَلَتْهَا تَحْتَ فُخْدِهَا،

فاطمہ بنت الخطاب نے اس کتاب کو اپنی ران کے نیچے رکھ لیا، حالانکہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب گھر کے نزدیک آئے تھے تو انہوں نے خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت سن لی تھی:

وَقَالَ لِأَخِيهِ أَغْطِيَنِي هَذِهِ الصَّحِيفَةُ الَّتِي سَمِعْتُكُمْ تَقْرُونَ أَنْفَاءً، أَنْظُرُ مَا هَذَا الَّذِي جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ وَكَانَ عُمَرُ كَاتِباً.....

اور انہوں نے اپنی بہن سے کہا: اچھا مجھے وہ کتاب دو جسے تم لوگ پڑھ رہے تھے اور میں نے ابھی ابھی تمہیں پڑھتے سنا ہے، میں بھی تو دیکھوں کہ وہ کیا چیز ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے آئے ہیں اور عمر پڑھے لکھے تھے.....

جب انہیں اسلام کی امید ہوئی تو کہا بھائی جان! آپ تو شرک کی نجاست میں ہیں اور اس کتاب کو پاک شخص کے سوا کوئی دوسرا چھو نہیں سکتا۔

فَقَامَ عُمَرُ فَاغْتَسَلَ فَأَعْطَتْهُ الصَّحِيفَةَ وَفِيهَا طُهُ، فَقَرَأَهَا، فَلَمَّا قَرَأَهَا صَدْرًا قَالَ: مَا أَحْسَنَ هَذَا الْكَلَامُ وَآكْرَمَهُ (۱)

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور غسل کیا اور ان کی بہن نے ان کو وہ کتاب دی اور اس میں طہ کی سورہ تھی، انہوں نے اس کو

(۱) ابن ہشام: سیرۃ سیدنا محمد رسول اللہ ج ۱ ص ۲۲۶ قصہ اسلام عمر بن الخطابؓ، مطبوعہ گونجن جرمنی ۱۸۵۸ء۔

پڑھا۔ جب اس کا ابتدائی حصہ پڑھا تو کہا: یہ کلام کس قدر اچھا ہے اور کس قدر عظمت والا ہے۔

غرض حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مشرف بہ اسلام ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں میں شامل ہو گئے اور شمع رسالت کے نور سے اپنے کو منور کرنے لگے، پھر جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ”میں اور میرا انصاری پڑوسی دونوں بنو امیہ بن زید کے گاؤں میں جو مدینہ کے قرب و جوار میں تھا رہتے تھے اور ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باری باری آیا کرتے تھے۔

فَإِذَا أُنْزِلَتْ جِئْتُهُ بِخَبْرٍ ذَٰلِكَ الْيَوْمَ مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ، وَإِذَا أُنْزِلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَٰلِكَ (۱)۔

جس دن میں جاتا تو اس دن کی خبریں اور وحی اور دیگر باتیں آ کر اس کو بتلا دیتا اور جس دن کہ وہ جاتا تو وہ بھی ایسا ہی کرتا تھا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رحلت کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی مملکت کے اہم مسائل کے حل میں عہد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل اور عمل درآمد دریافت کرنے کی جستجو رہتی تھی اور ان ہی کی روشنی میں فیصلے صادر کرتے تھے (۲)۔

(۱) بخاری ج ۱ کتاب العلم، باب التناوب فی العلم۔

(۲) اسلامی قانون کا پہلا ماخذ قرآن مجید اور دوسرا ماخذ سنت نبوی، تیسرا ماخذ، اجماع امت اور

چوتھا ماخذ رائے یا قیاس (ہم صورت ہم شکل واقعات سے کسی مسئلہ کا استنباط کرنا) ہے۔

اللہ کا جو پیغام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ سے وصول ہوتا تھا اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً ایک ترتیب سے لکھوا دیتے تھے اس کے مجموعے نے کتاب اللہ اور قرآن کا نام حاصل کیا۔

قرآنی پیغام کی تشریح و توضیح اور اصلاح قوم کے سلسلہ میں ملک کے بہت سے اچھے اور معقول قدیم رواجات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے متبعین میں برقرار رہنے دیا یہ بھی اسلامی قانون کا بہت بڑا ماخذ ہے خاص کر اس لئے بھی کہ قرآن مجید نے متعدد جگہ اس کا صراحت سے حکم دیا ہے کہ پیغمبر اسلام کا ہر قول اور ہر امر و نہی واجب التعمیل اور لائق تقلید ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ

اپنی خلافت کی ابتداء میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس امر کی شہادت دی کہ

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی صرف قانونی احکام ہی نہیں ہیں بلکہ دیگر قسم کے امور بھی ملیں گے، قانونی احکام کچھ تو قرآنی اجمال کی تفصیل و تکمیل پر حاوی تھے تو کچھ ملکی اچھے رسم و رواج کے مختلف اجزاء کو برقرار رکھنے پر مشتمل تھے، پیش ہونے والے مقدمات کے فیصلے، روزمرہ نظم و نسق کا تذکرہ سرکاری حکام اور افسروں کو ہدایتیں، خصوصی خطبات و اعلانات، غرض بیسیوں قسم کی چیزیں سنت میں ملتی ہیں۔

لیکن بڑا اہم سوال آئندہ کی ترقی کا ہے کہ مستقبل میں پیدا ہونے والے نامعلوم اور ان گنت نئے مسائل سے دوچار ہونے پر کیا کیا جائے؟ اس بارے میں امام ترمذیؒ وغیرہ نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث متعدد ماخذوں سے روایت کی ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سرکاری افسر بنا کر روانہ کیا تو رخصتی یا باریابی میں حسب ذیل گفتگو فرمائی:

”اگر کوئی مقدمہ پیش ہو تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟“

”جیسا کہ کتاب اللہ میں حکم ہے“

”اگر کتاب اللہ میں صراحت نہ ہو تو؟“

”تو پھر رسول اللہ کی سنت کے مطابق“

”اگر سنت رسول میں بھی نہ ملے تو؟“

”تو پھر اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا“

”تعریف اس خدا کو سزاوار ہے جس نے اپنے رسول کے فرستادہ کو اس چیز کی توفیق دی جسے

اس کا رسول پسند کرتا ہے“

یہ مکالمہ نہ تو کوئی کاغذی نظریہ بنا رہا اور نہ ہی کوئی انفرادی واقعہ تھا، اہم معاملات میں استصواب، نگرانی اور تصحیح کی ناگزیر ضرورتوں کے ساتھ ساتھ وسیع صوابدید کا حق خود جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے افسران قانون کے لئے تسلیم کر لیا جانا اور ایک دوسرے موقع پر انتم اعلم بامور دنیا کم (تم لوگ اپنے دنیاوی امور کو زیادہ بہتر جانتے ہو) ارشاد فرما کر اپنے خالص جمالیاتی حکم کو منسوخ کر دینا ایک انقلابی لیکن فیصلہ کن نظیر تھی، جس کے باعث اسلامی قانون کے مستقبل نے اپنے متعلق مکمل اطمینان حاصل کر لیا۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے میری کتاب امام ابو حنیفہ کی تدوین قانون اسلامی)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا (۱)۔“ مؤرخ بلاذری نے اس واقعہ کو ذرا تفصیل سے بیان کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ ”مسجد نبوی میں مہاجرین کی ایک مجلس تھی جس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ساتھ بیٹھ کر دنیا بھر کے معاملات پر جو ان کے پاس فیصلے کے لئے آیا کرتے تھے گفتگو کیا کرتے تھے، ایک دن انہوں نے کہا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مجوسیوں کے ساتھ کیا کیا جائے (اور وہ اہل کتاب بھی نہیں ہیں)؟ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کہ اسی قانون کے مطابق برتاؤ کرو جو اہل کتاب کے لئے ہے (۲)۔“

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت تک تو بے شمار لوگ تعلیم یافتہ ہو

(۱) بخاری ج ۱۲ کتاب الجہاد نیز مسلم و ترمذی ابواب السیر۔

(۲) فتوح البلدان بلاذری ص ۲۶، خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ کی ہدایت ہوئی ہے، عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جملہ انتظامی و سیاسی معاملات میں مشاورت پر جتنا زیادہ زور دیا جاتا تھا اس کے تذکرے سے احادیث کی کتابیں پُر ہیں، پھر قرآن ہی میں صحابہ کرام کی شان میں بیان ہوا ہے کہ ﴿أَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ﴾ (ان کے تمام کام آپس کے مشورہ سے ہوتے ہیں) ابتدائے اسلام میں مسجد نبوی عملاً پارلیمان کا کام دیتی تھی اور مجلس شورائے عام کا اجلاس وہیں منعقد ہوتا تھا۔ بعض وقت اہم معاملات میں تصفیہ کے لئے تمام لوگوں کے بجائے ان کے نمائندوں کو طلب کیا جاتا تھا، عہد رسالت میں بنو ہوازن کے مال اور جنگی قیدیوں کی رہائی کا مسئلہ پیش آیا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جلسہ عام میں لوگوں کی رائے معلوم کرنی چاہی لیکن لوگ بے شمار تھے ہر ایک کی رائے ٹھیک طور پر معلوم نہ ہو سکی:

قَالَ: إِنَّا لَا نَذَرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ يَأْذَنُ۔ فَأَرْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرْفَاؤُكُمْ أَمْرُكُمْ، فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرْفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَبِئُوا وَأَذْنُوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم کو معلوم نہیں کہ تم میں کون راضی ہے اور کون راضی نہیں۔ تم اب جاؤ اور تمہارے نمائندے (عریف) تمہارا معاملہ ہم سے بیان کریں گے۔ پھر لوگ چلے گئے پھر ان کے نمائندوں نے اپنے لوگوں سے گفتگو کی پھر ان نمائندوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کیا کہ وہ لوگ راضی ہیں اور انہوں نے اجازت دی ہے۔

گئے اور اسلامی مملکت تین براعظموں پر پھیل گئی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کے نسخوں کو نقل کروا کر اسلامی مملکت کے گوشہ گوشہ میں روانہ کیا، اس سلسلہ میں امام بخاری نے تو ایک دلچسپ باب ہی اپنی صحیح میں قائم کیا ہے کہ ”ایک ملک کے عالم دوسرے ملکوں کے عالموں کو علمی باتیں لکھ کر بھیج سکتے ہیں۔“ اس سلسلے میں پہلے تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ:

نَسَخَ عُمَانُ الْمَصَاحِفَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى الْآفَاقِ.

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سے مصحف لکھوائے اور ان کو ملکوں میں بھجوا دیا۔

پھر یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

كُتِبَ لَا مِيرَ السَّرِيَّةِ كِتَابًا. وَقَالَ: لَا تَقْرَأُهُ حَتَّى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا. فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الْمَكَانَ قَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ وَخَبَرَهُمْ بِأَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ (۱).

ایک فوج کے سردار کو ایک خط لکھ دیا اور فرمایا: اس کو پڑھنا نہیں جب تک کہ تم فلاں مقام پر نہ پہنچ جاؤ۔ پھر جب وہ اس مقام پر پہنچا تو اس نے لوگوں کو وہ خط پڑھ کر سنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ان کو بتایا۔

پھر امام بخاریؒ نے مختلف حکمرانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نامے مبارک روانہ کئے تھے ان کی تفصیل بیان کی ہے۔

(ح) سب سے اہم قابل ذکر امر شاید یہ ہے کہ معمر کی تالیف بھی اب جامعۃ انقرہ (ترکی) کے ”شعبہ لسان و تاریخ و جغرافیہ“ کے ذخیرۂ اسماعیل صائب میں ایک مخطوطہ میں دستیاب ہو گئی ہے اور اس طرح راویوں ہی کا نہیں ان کی تالیفوں کا سلسلہ بھی مکمل ہو گیا ہے چنانچہ مثال کے طور پر ہماری یہ حدیثیں امام بخاریؒ کے ہاں ملتی ہیں تو اس کے

(۱) بخاری ج ۱ کتاب العلم، باب ما یدکر فی المناولۃ و کتاب اہل العلم بالعلم الی البلدان۔

ماخذ:

امام بخاریؒ: کتاب الجامع الصحیح (مطبوعہ)

از امام احمد حنبلؒ: کتاب المسند (مطبوعہ)

از عبدالرزاق بن ہمام بن نافع:

المصنف (مخطوطات مدینہ منورہ، یمن و ترکی، ہند، وسندھ)

دوسرے الفاظ میں امام بخاریؒ نے کوئی چیز من گھڑت اور جعل سازی کر کے

نہیں لکھی بلکہ اسناد میں ماخذ در ماخذ کا جو سلسلہ دیا ہے وہ پورے کا پورا واقعی و حقیقی بھی

ہے اور تمامہ ہمارے سامنے آ جانے سے ان کی صداقت کی جانچ بھی ممکن ہو گئی ہے اور

یہ سب کے سب سچے ثابت ہوئے ہیں اور کس شان کے ساتھ!

چند انتہائی غور طلب حقائق

پروفیسر خالد پرویز

اور پھر یکا یک انہوں نے رخت سفر باندھا۔ اگرچہ انہیں بخوبی علم تھا کہ راستہ انتہائی پیچیدہ بھی ہے اور خطرناک بھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ طویل بھی ہے مگر انہوں نے سفر کا مصمم اور اٹل ارادہ محض اس لیے کر لیا تھا کیونکہ ان کے پیش نظر ایک ایسا بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ مقصد تھا کہ جس کے لیے وہ جان تک قربان کرنے کو تیار تھے۔ اس قدر صبر آزما اور طوالت آشنا سفر کے لیے انہوں نے مقدور بھر سامان خورد و نوش ہلے تو لیا تھا مگر اتنا بھی نہ لے سکتے تھے کہ جو منزل کے پہنچنے تک کافی ہوتا۔ غراتے صحراؤں بل کھاتے دریاؤں اور چنگھاڑتی ہواؤں کا مسلسل ایک ماہ تک مقابلہ کرنے کے بعد وہ مدینہ منورہ سے بالآخر مصر پہنچے۔

وہ شہر میں تو پہنچ گئے مگر اپنے اُس دیرینہ دوست کے گھر کا پتہ معلوم نہیں تھا کہ جس سے ملاقات کیلئے وہاں گئے تھے۔ اسی سوچ میں تھے کہ کیا کریں مگر جب مقصد نیک ہو تو رب کریم و رحیم خود ہی آسانیاں پیدا کر دیتے ہیں۔ یکدم انہیں ایک خیال آیا اور وہ مصر کے امیر حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ بن مخلص انصاری کے ہاں تشریف لے گئے۔ ان کے پاس پہنچتے ہی اپنا مدعا بیان کیا تو انہوں نے اپنا ایک آدمی ان کے ساتھ روانہ کر دیا جس نے انہیں ان کے پرانے اور گہرے ساتھی کے گھر تک پہنچا دیا۔

دروازے پر دستک دی۔ اندر سے آواز آئی ”کون ہے؟“ انہوں نے اپنا نام بتایا تو ان کا دوست انتہائی خوشی کے عالم میں دوڑا ہوا آیا اور انہیں گلے لگا لیا۔ وہ انہیں اپنے گھر کے اندر لے گیا۔ اس نے خاطر تواضع کا بہتر سے بہترین سامان اکٹھا کیا مگر انہوں نے صاف صاف کہہ دیا ”پیارے دوست! میں کسی بھی چیز کو اس وقت تک ہاتھ

نہیں لگاؤں گا جب تک تم میرے ایک سوال کا جواب نہیں دو گے کیونکہ اسی ایک سوال کا جواب حاصل کرنے کے لیے ہی میں نے اتنا کٹھن سفر طے کیا ہے۔

دوست نے کہا ”پوچھو! میں ابھی بتاتا ہوں“۔ انہوں نے کہا ”مومن کی پردہ داری اور عیب پوشی کے متعلق سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان ایک موقع پر اہم دونوں نے اکٹھے سنا تھا۔ اب میں وہی حدیث پاک آپ سے پوچھنے آیا ہوں۔ تمہیں لازماً یاد ہوگی۔ فوراً مجھے بتاؤ“۔ دوست نے کہا ”خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہو اور مجھے از بر یاد نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جس نے دنیا میں کسی مومن کے عیب کو چھپایا قیامت کے دن اللہ تبارک و تعالیٰ اُس کے عیبوں کو چھپائیں گے۔“

انہوں نے دوست کی زبانی وہ حدیث سنی تو ان کی خوشی بیان سے باہر تھی۔ انہوں نے کہا ”اے میرے دوست عقبہ بن عامر! اگرچہ مجھے اس حدیث کا انہی الفاظ کے ساتھ پہلے بھی علم تھا لیکن خدا معلوم کیوں اس کے الفاظ میں مجھے انتائی معمولی وہم سا ہو گیا تھا اور میں نے یہ گوارا نہ کیا کہ اس کی تصدیق و توثیق سے پہلے لوگوں کو یہ حدیث سناؤں۔“

حدیث کی تحقیق کے بعد انہوں نے اپنے دوست حضرت عقبہ بن عامرؓ کے ہاں کھانا کھایا اور فوراً ہی واپسی کے سفر کے لیے تیار ہو گئے۔ دوست نے کہا ”آپ اتنی دُور سے کتنی مشکل کے ساتھ یہاں آئے ہیں۔ کچھ دن تو ٹھہریئے پھر چلے جائیے گا۔“ مگر حدیث رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اپنا معمولی سا وہم دُور کرنے کے لیے آنے والے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”میں دنیا کے تمام شہروں پر دیار محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ترجیح دیتا ہوں۔ یہ وہی شہر ہے جہاں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمد کے بعد مجھے میزبانی کا شرف بخشا تھا۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ بغیر کسی جائز مقصد کے ایک لمحہ کے لیے بھی مدینہ منورہ سے دُور رہوں چنانچہ میں جا رہا ہوں۔ اللہ حافظ۔“

(یعنی، فتح الباری، جامع بیان العلم)

آئے اب مدینہ منورہ سے ملک شام چلتے ہیں جہاں ایک ماہ کی تکلیف وہ مسافت کے بعد حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک اور صحابی رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر اس اونٹ پر سوار ہو کر پہنچے ہیں جو انہوں نے خاص طور پر اس سفر کے لیے خریدا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میزبان کے مکان کا دروازہ کھٹکھٹانے کی بجائے اُسے آواز دیتے ہیں تو وہ اپنے نام کی صدا سنتے ہی باہر دوڑے چلے آتے ہیں اور یوں دونوں ایک دوسرے کو پہچاننے کے بعد بغلگیر ہو جاتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مہمان حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھتے ہیں ”آپ نے اس قدر طویل اور تھکا دینے والے سفر کی تکلیف اٹھائی اور یہاں پہنچے۔ فرمائیے میرے لائق کیا خدمت ہے؟“ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہائی اشتیاق و انہماک سے عرض کرتے ہیں ”میں نے سنا ہے کہ آپ کے پاس خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی حدیث ہے جو میں نے نہیں سنی۔ جیسے ہی مجھے اس بات کا علم ہوا تو مجھے یہ خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں اس حدیث کے سننے سے پہلے ہی فرشتہ اجل کو لبیک نہ کہنا پڑ جائے۔ اس لیے جلدی جلدی آیا ہوں۔ اب آپ بھی جلدی سے مجھے وہ حدیث سنا دیجیے اور دیر مت کیجیے۔ میں آپ کا یہ احسان بھلا نہیں پاؤں گا۔“

حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ”میں نے معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن لوگ جمع ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایسی آواز سے ندا دیں گے جسے دُور والے بھی سنیں گے جس طرح قریب والے سنیں گے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرمائیں گے کہ میں محاسبہ کرنے والا بادشاہ ہوں۔ کوئی جنتی اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو جب تک کسی دوزخی کا اس کے ذمے کسی ظلم کا حساب باقی ہو اور وہ قصاص نہ دے حتیٰ کہ ایک تھپڑ کے ظلم کا حساب بھی نہ چکا دے۔“

حدیث سنتے ہی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام تر تھکاوٹ دُور ہو جاتی ہے۔ بشاشت ان کے چہرے کا احاطہ کر لیتی ہے اور ان کے جسم کا انگ انگ مسرت رنگ ہو جاتا ہے۔ وہ حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجازت

لے کر مدینہ منورہ واپسی کی راہ لیتے ہیں۔ (فتح الباری، الادب المفرد)

اور اب مدینہ الحکمت صلی اللہ علیہ وسلم کے دارالہجرت مدینہ منورہ ہی کے ایک رہائشی کی کہانی اُسی کی زبانی:

”میں لمحہ لمحہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں مصروف خدمت رہتا تھا۔ ہادی کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم اکثر میرے لیے دعا فرماتے تھے کہ ”اے رب کریم و رحیم! اسے دین کی سمجھ عطا فرما“۔ اور پھر وقت نے کروٹ لی۔ سردار الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے داعی اجل کو لبیک کہہ دیا۔ اس وقت میری عمر محض تیرہ برس تھی۔ میں نے حصول احادیث کے لیے کمر ہمت باندھ لی اور اپنی پوری کوشش و کاوش شروع کر دی۔ جس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مجھے پتہ چلتا کہ انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی ہے تو اُن کے پاس پہنچ جاتا۔ ان سے حدیث سنتا اور یاد کر لیتا۔ بعض اصحاب رضی اللہ عنہم کے پاس جاتا تو وہ آرام فرما رہے ہوتے۔ میں اپنی چادر ان کی چوکھٹ پر رکھ کر ان کے باہر آنے کا انتظار کرتا۔ اکثر اوقات گرد و غبار سے میرا چہرہ اور جسم اٹ جاتا مگر میں کسی بھی مشکل کو خاطر میں نہ لاتا۔ جس وقت وہ بیدار ہوتے تو میں ان سے حدیث سنتا اور شکریہ کے کلمات ادا کر کے گھر کی راہ لیتا۔“

”وہ حضرات مجھے یہ کہتے بھی کہ آپ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر عم زاد ہیں۔ آپ نے یہاں آنے کی زحمت کیوں اٹھائی۔ ہمیں یاد کرتے تو ہم خود آپ کے پاس حاضر ہو کر آپ کو حدیث سناتے مگر میں انہیں یہی کہتا کہ احادیث کی مجھے تلاش ہے اس لیے یہ میرا فرض بنتا ہے کہ میں خود حاضری دوں۔“

بعض اصحاب مجھ سے پوچھتے کہ کب سے بیٹھے انتظار کر رہے ہو اور جب میں انہیں بتاتا کہ کئی گھنٹوں سے منتظر ہوں تو وہ زور دے کر کہتے کہ آپ نے اپنی آمد کی اطلاع آتے ہی ہمیں کیوں نہ بھجوا دی ہم اسی وقت حاضر ہو جاتے۔ یوں آپ کو انتظار کی کافی تکلیف اٹھانا پڑی مگر میں انہیں یہی جواب دیتا کہ میں نے یہ مناسب خیال نہ کیا کہ آپ کو میری وجہ سے اپنی دوسری مصروفیات ملتوی کرنا پڑیں۔“

یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو حصول احادیث کے حوالے

سے روداد بیان کر رہے تھے۔ ان کے اسی ذوق و شوق اور جذب و مستی ہی کی وجہ تھی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں کم عمری کے باوجود ممتاز اور اکابر علماء میں شمار کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے جنہیں کثیر الروایہ ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ محدثین اس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کثیر الروایہ شمار کرتے ہیں جس سے ایک ہزار سے زائد احادیث مروی ہوں۔

(”المنہل اللطیف فی اصول الحدیث الشریف“)

صفحہ 30 از محمد بن علوی المالکی الحسنی

یہ اُن ان گنت واقعات میں سے محض تین واقعات ہیں کہ جو احادیث کے حصول کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اس جوش و جذبہ کو ظاہر کرتے ہیں جو بعد از وصال نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم ان میں پایا جاتا تھا۔ یوں اس صداقت کو بخوبی محسوس کیا جاسکتا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا حصول حدیث کے لیے ذوق و شوق کس قدر دیدنی ہوگا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے نکلے ایک ایک لفظ کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک عمل کی جزئیات تک کو نہ صرف از بر یاد کرتے تھے، دل و دماغ میں نقش کرتے تھے بلکہ انہیں ضابطہ تحریر میں بھی لے آتے تھے۔

اس کھلی سچائی اور واضح دلیل سے کیسے انکار کیا جاسکتا ہے کہ جس قوم کو رب علیم و خبیر کی طرف سے یہ حکم ہو کہ:

وَلَا تَسْمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ذَلِكُمْ

أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا

(البقرہ: 282)

”اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا اُس کی میعاد تک لکھنے میں سستی نہ کرو۔

یہ لکھ لینا اللہ کے نزدیک انصاف کو زیادہ قائم رکھنے والا ہے اور

شہادت کا زیادہ درست رکھنے والا ہے اور زیادہ قریب ہے اس

بات کے کہ تم کسی شبہ میں نہ پڑو۔“

یعنی یہ کہ جو دین آپس کے معمولی لین دین کو بھی لکھ لینے کا حکم دیتا ہو تو یہ بات اس دین کی روح ہی کے خلاف ہے کہ وہ ان ہدایات (احادیث) کو لکھنے پر توجہ نہ دے جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہونے کی بناء پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات (احادیث) قیامت تک ملت اسلامیہ کی رہنمائی کیلئے ضروری ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے ہر دور میں کتابت حدیث کی طرف بھرپور توجہ دی۔

اور پھر جب رب رحمن و رحیم نے پہلی وحی ہی میں فرما دیا کہ ”ہم نے انسان کو قلم کے ذریعے علم دیا“ اور یہ کہ قرآن مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلم بنا کر ہی بھیجا گیا تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مدینۃ العلم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث جو کہ سراپا علم تھیں اور قرآن پاک کی مکمل تفسیر و توضیح تھیں انہیں رب قادر و قدیر قلم کے ذریعے رہتی دنیا تک رہنمائی کا ذریعہ نہ بناتے۔ یہی وجہ ہے کہ رب ذوالجلال نے نہ صرف قلم کی قسم کھائی ہے بلکہ ان تحریروں (قرآن و احادیث) کی بھی قسم کھائی ہے جنہیں قلم لکھتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝ (القلم: ۱)

”ن۔ قسم ہے قلم کی اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں۔“

منشاء رب العزت کے تحت معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شمار مواقع پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کتابت حدیث کی ترغیب دی، تلقین کی اور حکم دیا۔ حاکم نے ”المستدرک“ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قيدوا العلم بالكتاب

”علم کو کتابت کی قید میں لے آؤ“

(منتخب کنز العمال جلد 4، صفحہ 69)

سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کتابت حدیث کی عام اجازت تھی۔ جس کسی نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال ضابطہ تحریر میں لانے کی اجازت طلب کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوری طور پر اس کو اجازت مرحمت فرمادی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ کتابت کی اجازت دی بلکہ بہت سے مواقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احکامات و ارشادات خود لکھوائے اور املاء کرائے مثلاً

(1) فتح مکہ کے موقع پر سپہ سالار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ دیا تھا۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ایک صحابی حضرت ابو شاہ یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کاتب صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ اس خطبہ کو لکھ کر حضرت ابو شاہ یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے کیا جائے۔ (صحیح بخاری، باب کتابتہ العلم)

(2) ہادی کون و مکاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدقات، دیات اور فرائض و سنن کے متعلق ایک کتاب تحریر کرائی۔ محمد بن شہاب زہری کا بیان ہے کہ ”یہ کتاب چمڑے پر تحریر تھی اور حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ابو بکر بن حزم کے پاس موجود تھی۔ وہ یہ کتاب میرے پاس بھی لے کر آئے تھے اور میں نے اس کو پڑھا تھا۔“ (سنن نسائی، نصب الراية)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

(3) ”میں دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہمراہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھا۔ میں ان سب سے کم عمر تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ سے عمداً جھوٹ منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باہر آئے تو میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کے معاملہ میں کس قدر شدید وعید فرمائی ہے اور آپ حضرات ہیں کہ بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں۔ یہ سن کر وہ لوگ

ہنسے اور کہنے لگے کہ اے بھتیجے! ہم جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ سب ہمارے پاس لکھا ہوا محفوظ ہے۔“

(مجمع الزوائد جلد اول صفحہ 151، 152، السنۃ قبل التدوین صفحہ 93)

(4) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں وہ تمام احادیث جن کا تعلق مسائل زکوٰۃ سے تھا یکجا قلمبند کروادیں جس کا نام ”کتاب الصدقہ“ تھا مگر اس کو عمال و حکام کے پاس روانہ کرنے سے قبل ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان احکامات کو اپنے اپنے دور خلافت میں نافذ کیا۔ ”کتاب الصدقہ“ میں اونٹوں، بکریوں، چاندی اور سونے کی زکوٰۃ کے نصاب کا بیان ہے۔ یہ کتاب ہادی اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھائی تھی۔

(بخاری، سنن ابوداؤد، مسند حنبل، دارقطنی)

(5) ہادی کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز، روزہ، ربا اور شراب وغیرہ کے متعلق احکامات حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھوا دیئے تھے۔

(معجم صغیر)

(6) حضرت معن سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے میرے لیے ایک کتاب نکالی اور میرے سامنے قسم کھا کر کہا کہ یہ کتاب میرے والد ماجد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ سے لکھی تھی۔ اس کتاب میں احادیث رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم تحریر تھیں۔

(السنۃ قبل التدوین)

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ احادیث دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر ہر دور میں کتابت شدہ شکل میں موجود تھیں اور ابتداء ہی سے کتابت شدہ مواد سے روایت کرنے کا رواج رہا ہے اور یہ کہ کتابت شدہ مواد سے روایت کرنے کا رواج اسلام سے پہلے بھی عربوں میں موجود تھا۔

احادیث کی حفاظت کے لیے ابتداء ہی سے حافظے کے ساتھ ساتھ کتابت کا ذریعہ استعمال ہوتا رہا۔ اگرچہ شروع میں قدرے حافظے پر زور تھا کیونکہ عرب کے باشندے ذہین و فطین ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اعلیٰ قسم کے حفاظ بھی تھے چنانچہ جو لوگ احادیث کو لکھتے تھے وہ ان کو حفظ بھی ضرور کرتے تھے تاہم حافظے کی مدد سے روایت کرنے کو وہ ذہانت و فطانت کی علامت سمجھتے تھے لیکن رفتار زمانہ کے ساتھ ساتھ کتابت نے حافظے پر فوقیت حاصل کر لی اور حدیث ہر دور کے تقاضوں کے مطابق حفاظت کے مختلف ذرائع سے محفوظ و مامون ہو کر ہم تک پہنچی۔

رب ذوالجلال نے قرآن پاک میں مسلمانوں کو واضح طور پر حکم دیا کہ ان کے پاس جو بھی خبر پہنچے اس کی مکمل تحقیق کے بغیر اسے فوراً تسلیم نہ کریں۔ اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان لوگوں کو آگ کے ابدی عذاب سے ڈرایا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی باتوں کو منسوب کریں مزید یہ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لیے دنیا اور آخرت کی نعمتوں کی دعا کی جو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے ہیں اور پھر پوری دیانت داری سے ان احادیث کو دوسروں تک منتقل کرتے ہیں۔

رب العالمین جل شانہ اور محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احکامات و ارشادات کا واضح تقاضا یہی تھا کہ مسلمان آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے حصول اور ان کی روایت میں از حد احتیاط کریں۔ قبول حدیث کے حوالے سے اس احتیاط کی مثالیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے رویے میں واضح طور پر نظر آتی ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت حدیث کرنے والوں کو سختی سے اپنی روایت پر گواہ پیش کر نیکا حکم دیتے تھے اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی یہی رویہ اپناتے تھے۔

احادیث طیبہ کو سینوں میں محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ احادیث کو تحریری شکل میں محفوظ رکھنے کی انفرادی کوششیں اتنی محتاط، عمدہ اور ٹھوس و با اعتماد تھیں کہ ان کی موجودگی میں سرکاری سطح پر احادیث کی باقاعدہ تدوین کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی لیکن پہلی

صدی ہجری کے اختتام پر حالات نے خلیفہ وقت حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو تدوین حدیث کی طرف مائل و قائل کیا اور ان ہی کے حکم سے سرکاری سطح پر تدوین حدیث کا آغاز ہوا۔

اس کے بعد ہر زمانے میں اکابرین امت مسلمہ نے احادیث مبارکہ کی تدوین و تشہیر میں بھرپور حصہ لیا اور یہ کہ جب بھی حدیث کی حفاظت کے لیے نئے اسلوب اور طریقے اپنانے کی ضرورت محسوس ہوئی انہوں نے وہ بحسن و خوبی اپنائے۔

رب کائنات جل شانہ نے محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کی اتباع اور پیروی کا حکم دیا ہے۔ ارشاد رب العزت ہے:

(1) **وَاطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ** ﴿۱۳۲﴾

(آل عمران: 132)

”اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے“

(2) **قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ**

(آل عمران: 31)

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تا کہ اللہ تم سے محبت کرے۔“

(3) **لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ** (الاحزاب: 21)

”تمہارے اعمال کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔“

یہ اور ان جیسی دوسری آیات ربانی واضح طور پر اس امر کی ترجمانی کرتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات (احادیث) پر عمل پیرا ہونا قیامت تک مسلمانوں پر لازم ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بعد کے افراد کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات و افعال کا کس ذریعہ سے علم ہوگا۔ رب ذوالجلال نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہمارے لیے نمونہ بنایا ہے لیکن جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ ہمارے

سامنے نہ ہو تو ہم اپنی زندگیوں کو کس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ میں ڈھال سکیں گے جبکہ ہمیں اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علم صرف احادیث سے ہی ممکن ہے۔

اس سے یہ امر واضح ہوا کہ جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیلئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک بہ نفس نفیس ہدایت اور نمونہ عمل تھی اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ہمارے لیے ہدایت اور نمونہ عمل ہیں۔ اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث معتبر و مستند نہ ہوں تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی حجت اپنے بندوں پر ناتمام رہے گی کیونکہ رب کائنات نے رشد و ہدایت کے لیے صرف قرآن کو کافی قرار نہیں دیا بلکہ قرآن کے احکامات کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات (احادیث) کی اطاعت کو بھی لازم قرار دیا گیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کو جاننے کے لیے احادیث کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہے چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اتمام حجت کے لیے مستند و معتبر احادیث ہی ہم تک پہنچائی ہیں کیونکہ وہ ذات پاک قادر و قدیر بھی ہے اور علیم و خبیر بھی ہے۔

اگر احادیث پاک کو معتبر و مستند تسلیم نہ کیا جائے تو اس سے نہ صرف یہ کہ رب کریم و عظیم کے حکم کے تقاضے کے طور پر نہ تو اتمام حجت ہوگا اور نہ ہی ہم قرآن مجید کی دی ہوئی ہدایات سے مکمل طور پر فیض یاب ہو سکیں گے کیونکہ قرآن پاک کے نفس مضمون کو سمجھنے کے لیے بھی ہمیں احادیث کی ضرورت پڑتی ہے گویا قرآن معظم (الکتاب) اور قرآن مجسم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) لازم و ملزوم ہیں۔ اگر قرآن معظم کو سمجھنا ہے تو قرآن مجسم کو سمجھنا ہوگا اور قرآن مجسم کو سمجھنے کے لیے ہمارے پاس صرف اور صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ حدیث پاک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا کہ:

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (البقرة: 129)

”اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں“

اس آیت میں واضح طور پر کتاب سے مراد قرآن کریم اور حکمت سے مراد قرآن کی تفسیر (احادیث) ہے۔

اگر احادیث کو معتبر و مستند نہ مانا جائے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم حکمت کا کس طرح ثبوت ہوگا اور اس آیت کا صدق کیسے ظاہر ہوگا! اس سے ظاہر ہوا کہ جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن پاک کے حرف حرف اور لفظ لفظ کو بحفاظت ہم تک پہنچایا ہے اور اس کی تاقیامت محافظت کا وعدہ فرمایا ہے اسی طرح اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات و افعال جو کہ محض قرآن پاک کی تفسیر و تشریح و توضیح ہیں ان کو بھی معتبر و مستند حوالوں سے ہم تک پہنچایا ہے تاکہ ہم رب کائنات کے ان احکامات کی تعمیل کر سکیں کہ جن میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور یہاں تک کہہ دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی اللہ تبارک و تعالیٰ کی اطاعت ہے:

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (النساء: 80)

”جس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی“

اور یہ کہ

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ (الحاقہ: 40)

”بے شک قول الہی ہی قول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے“

جب قول الہی ہی قول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو کیا اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن پاک کی طرح حدیث پاک کو مستند و معتبر اور محفوظ و مامون نہیں رکھیں گے!!



”صحیفہ ہمام بن منبہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ“ کی جملہ احادیث اس صحیفہ کے نسخوں کی دریافت سے پہلے ”مسند احمد بن حنبل“ اور ”مصنف عبد الرزاق“ میں آچکی

تھیں مگر اصل صحیفہ دستیاب نہیں تھا۔

اس صحیفہ کو سب سے پہلے ڈاکٹر محمد حمید اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا۔ انہیں اس کا ایک قدیم نسخہ برلن سے ملا۔ مزید جستجو پر انہیں دمشق (شام) کی ایک لائبریری ”المکتبہ الظاہریہ“ سے اس کا ایک اور نسخہ مل گیا۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں نسخوں (مخطوطوں) کا تقابل کرنے کے بعد دمشق والے نسخے کو 1953ء میں شائع کرادیا جس میں کل 138 احادیث شامل تھیں۔

بعد ازاں جامعہ الازہر (مصر) کے ایک عالم الدکتور (ڈاکٹر) رفعت فوزی عبدالمطلب کو تحقیق کے دوران مصر کی ایک لائبریری ”دارالکتب المصریہ“ سے اس صحیفے کا ایک اور مخطوطہ مل گیا۔ اس مخطوطہ (نسخہ) میں سابقہ دو نسخوں کے مقابلہ میں ایک

حدیث

إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

”تم میں سے اگر کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے

چہرے پر نہ مارے“

زائد تھی۔ یہ حدیث اس سے پہلے مسند احمد بن حنبل، صحیح بخاری اور صحیح مسلم سمیت سات کتب حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

پروفیسر خالد پرویز

11/6 فیصل اسٹریٹ گلگشت ملتان

061-522252 / 0300-6302548

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا خاندانی نام عبد شمس تھا ان کا رنگ گندمی شانے کشادہ دانت آبدار اور آگے کے دو دانتوں کے درمیان جگہ خالی تھی۔ ابھی بچے تھے کہ سر سے والد کا سایہ اُٹھ گیا۔ غربت و افلاس بچپن سے ہی ساتھی بن گئے اور جوانی میں بھی ساتھ رہے۔ مجبوراً ایک یمنی عورت بسرہ بنت غزو ان کے پاس محض روٹی کپڑے پر ملازم ہو گئے اور خدمت یہ سپرد تھی کہ جب وہ کہیں جانے لگیں تو یہ پاپیادہ ننگے پاؤں دوڑتے ہوئے اس کی سواری کے ساتھ چلیں۔

وقت گزرتا رہا اور پھر اتفاق سے بعد میں یہی عورت ان کے نکاح میں آ گئی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک ہم قبیلہ طفیل بن عمرو سی ہجرت عظمیٰ سے قبل مکہ ہی میں قرآن سے مسحور ہو چکے تھے اور قبول اسلام کے بعد اس کی تبلیغ کے لیے یمن لوٹ آئے ان ہی کی کوششوں سے دوس میں اسلام پھیلا اور غزوہ خیبر کے زمانہ میں یہ یمن سے اسی (80) خانوادوں کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں مدینہ حاضر ہوئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خیبر میں تشریف رکھتے تھے اس لیے یہ لوگ مدینہ سے خیبر پہنچے اسی قبیلہ کے ساتھ عبد شمس بھی تھے جو ہنوز اپنے آبائی مذاہب پر تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستہ میں بڑے شوق اور ولولہ کے ساتھ شعر پڑھتے جاتے تھے۔ اسی ذوق و شوق کے ساتھ خیبر پہنچ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام تبدیل فرما کر عمیر رکھ دیا۔

جب وہ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر دولت اسلام سے مالا مال ہونے کے لیے آرہے تھے تو ان کا ایک غلام راستہ میں گم ہو گیا تھا۔ اتفاق سے اسی

وقت وہ دکھائی دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمیر تمہارا غلام آگیا، عرض کی اللہ کی راہ میں آزاد ہے۔ بیعت اسلام کے بعد وہ دامن نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے وابستہ ہوئے کہ مرتے دم تک ساتھ نہ چھوڑا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمیر جبکہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنیت تھی سلسلہ نسب یہ ہے۔ عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عامر بن عبد ذی الشریٰ بن طریف بن غیاث بن لہنیہ بن سعد بن شعلبہ بن سلیم بن فہم بن غم بن دوس اصل خاندانی نام عبد شمس تھا۔ کنیت کی وجہ خود بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک بلی پالی ہوئی تھی شب میں اس کو ایک درخت میں رکھتا تھا اور صبح کو جب بکریاں چرانے جاتا تو ساتھ لے لیتا اور اس کے ساتھ کھیلتا۔ لوگوں نے یہ غیر معمولی دلچسپی دیکھ کر مجھ کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا شروع کیا۔ لہذا یہ کنیت ایسی مشہور ہوئی کہ اصل نام پس منظر میں چلا گیا۔

دولت اسلام سے بہرہ ور ہونے کے بعد فکر ہوئی کہ بوڑھی ماں کو بھی جو زندہ تھیں اس سعادت میں شریک کریں مگر وہ برابر انکار کرتی رہیں۔ ایک دن حسب معمول ان کو اسلام کی دعوت دی انہوں نے شان نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ ناروا الفاظ کہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کر کے ماں کے اسلام کے لیے طالب دعا ہوئے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی واپس ہوئے تو دعا قبول ہو چکی تھی۔ والدہ اسلام کے لیے نہا دھو کر تیار ہو رہی تھیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر پہنچے تو ان کو اندر بلایا اور اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد اعبده و رسوله کہہ کر ان کا استقبال کیا۔ یہ فوراً لٹے پاؤں مسرت سے روتے ہوئے کاشانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشارت ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوئی خدا نے میری ماں کو اسلام کی ہدایت بخشی۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم کی بڑی جستجو تھی۔ ان کا ذوق علم حرص کے درجہ تک پہنچ گیا تھا۔ ان کے علمی حرص کا اعتراف خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ایک مرتبہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا قیامت کے دن کون خوش قسمت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا زیادہ مستحق ہوگا۔
فرمایا تمہاری حرص علی الحدیث کو دیکھ کر میرا پہلے سے خیال تھا کہ یہ سوال تم سے پہلے کوئی نہ کرے گا۔

عام طور پر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سوالات کرتے ہوئے جھجکتے تھے لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت دلیری سے پوچھتے تھے۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کثرت سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا بخدا ان کی روایات میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ کرنا اس کی وجہ محض یہ ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے میں بہت جری تھے اس لیے وہ ایسے ایسے سوالات کرتے تھے جن کو ہم لوگ نہیں کر سکتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود جیسے علم کے شائق تھے چاہتے تھے کہ ہر مسلمان کے دل میں طلب علم کا یہی جذبہ پیدا ہو جائے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن بازار میں جا کر لوگوں کو پکارا کہ تم کو کس چیز نے مجبور کر رکھا ہے۔
لوگوں نے پوچھا ”کس شے سے“۔

کہا ”وہاں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے اور تم لوگ یہاں بیٹھے ہو۔“

لوگوں نے پوچھا ”کہاں“۔

کہا ”مسجد میں“۔

چنانچہ سب دوڑ کر مسجد آئے لیکن وہاں کوئی مادی میراث نہ تھی اس لیے لوٹ گئے اور کہا وہاں کچھ بھی تقسیم نہیں ہو رہا تھا۔ البتہ کچھ لوگ نمازیں پڑھ رہے تھے کچھ لوگ قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے کچھ حلال و حرام پر گفتگو کر رہے تھے۔ بولے تم لوگوں پر افسوس ہے یہی تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے۔

غزوات میں ان کی شرکت کی تصریح نہیں ملتی مگر اتنا معلوم ہے کہ اسلام کے بعد

متعدد غزوات میں شریک ہوئے۔ ان کا بیان ہے کہ میں جن جن لڑائیوں میں شریک رہا غزوہ خیبر کے سوا ان سب میں مال غنیمت ملا کیونکہ اس کا مال حدیبیہ والوں کے لیے مخصوص تھا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ملکی معاملات میں کوئی حصہ نہیں لیا اس مدت میں اپنے محبوب مشغلے حدیث کی اشاعت میں مصروف رہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ سے زندگی کا دوسرا دور شروع ہوا انہوں نے ان کو بحرین کا عامل مقرر کیا اس دن سے ان کا فقر و افلاس ختم ہوا۔ جب وہاں سے واپس ہوئے تو دس ہزار روپیہ پاس تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باز پرس کی کہ اتنی رقم کہاں سے ملی؟ عرض کیا گھوڑیوں کے بچوں، عطیوں اور غلاموں کے ٹیکس سے۔ تحقیقات سے ان کا بیان صحیح نکلا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارہ ان کو عندہ پر واپس کرنا چاہا مگر انہوں نے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا ”تم کو امارت قبول کرنے میں کیوں عذر ہے؟“

بولے ”میں بے چارہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا ہوں میں تین باتوں سے ڈرتا ہوں ایک یہ کہ بغیر علم کے کچھ کہوں دوسرے یہ کہ بغیر حجت شرعی کے فیصلہ کروں تیسرے یہ کہ مارا جاؤں۔ میری آبروریزی کی جائے اور میرا مال چھینا جائے۔“

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عہد خلافت خاموشی میں بسر کیا۔ البتہ آخر میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محصور ہونے کے بعد لوگوں کو ان کی امداد و اعانت پر آمادہ کرتے تھے اور محاصرہ کی حالت میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں موجود تھے کچھ اور لوگ بھی تھے ان سب کو خطاب کر کے کہا:

”میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تم لوگ میرے بعد فتنہ اور اختلاف میں مبتلا ہو گے۔“

لوگوں نے پوچھا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارا کیا طرز عمل ہونا چاہیے۔“

فرمایا ”تم کو امین اور اس کے حامیوں کے ساتھ ہونا چاہیے“۔ اس سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ غنی کی طرف اشارہ تھا۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محاصرہ تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پتہ چلتا ہے اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ جمل اور جنگ صفین میں کہیں نظر نہیں آئے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ اس زمانہ میں اکثر محتاط صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ بہتوں نے تو آبادی چھوڑ کر تنہائی اختیار کر لی تھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی فتنہ میں مبتلا ہونے کے خوف سے کہیں روپوش ہو گئے تھے ان فتنوں کے بعد امیر معاویہؓ کے عہد حکومت میں مروان کبھی کبھی ان کو مدینہ پر اپنا قائم مقام بناتا تھا۔

57 ہجری میں مدینہ میں بیمار ہوئے بڑے بڑے لوگ عیادت کو آتے تھے خود مروان بن حکم بھی آتا تھا۔ بیماری کی حالت میں زندگی کی کوئی آرزو باقی نہ رہی تھی۔ اگر کوئی تمنا تھی تو صرف یہ کہ جلد سے جلد دارالابقاء چھوڑ کر دارالبقا میں داخل ہو جائیں۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمن عیادت کو آئے اور ان کی صحت کے لیے دعا کی انہوں نے کہا خدایا اب دنیا میں نہ لوٹا پھر ابوسلمہ کو مخاطب کر کے بولے وہ زمانہ بہت جلد آنے والا ہے جب انسان موت کو سونے کے ذخیرہ سے زیادہ پسند کرے گا اگر تم زندہ رہے تو دیکھو گے کہ جب آدمی کسی قبر پر گزرے گا تو تمنا کرے گا کہ کاش بجائے اس کے وہ اس میں دفن ہوتا۔

بستر مرگ پر پیش آنے والی منزل کے خطرات کو یاد کر کے بہت روتے تھے لوگ رونے کا سبب پوچھتے تو فرماتے کہ میں اس دنیا کی دلفریبیوں پر نہیں روتا بلکہ سفر کی طوالت اور زادراہ کی قلت پر آنسو بہاتا ہوں۔ اس وقت میں دوزخ جنت کے نشیب و فراز کے درمیان ہوں معلوم نہیں ان میں سے کس راستہ پر جانا ہو۔

آخر وقت میں تجہیز و تکفین کے متعلق یہ ہدایتیں دیں۔

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح مجھ کو عمامہ اور قمیص پہنانا اور عرب کے پرانے دستور کے مطابق میری قبر پر نہ خیمہ نصب کرنا اور نہ جنازہ کے پیچھے آگ لے کر

چلنا اور جنازہ لے جانے میں جلدی کرنا اگر میں صالح ہوں گا تو جلد اپنے رب سے ملوں گا اور اگر بد قسمت ہوں گا تو ایک بوجھ تمہاری گردن سے دُور ہوگا۔“
انتقال کے بعد اس وصیت کی پوری تعمیل کی گئی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر باش تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو بلا کر پوچھا تم یہ کیسی حدیثیں بیان کرتے ہو حالانکہ جو کچھ میں نے دیکھا اور سنا وہی تم نے بھی سنا اور دیکھا۔

عرض کیا ”آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر میں مصروف رہتی تھیں اور خدا کی قسم میری توجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی چیز نہیں ہٹاتی تھی۔“

ایک مرتبہ مروان کو ان کی کوئی بات ناگوار ہوئی اس نے غصہ میں کہا لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت حدیثیں روایت کرتے ہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے کچھ ہی دنوں پہلے مدینہ آئے تھے۔

بولے ”جب میں مدینہ آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے اسوقت میری عمر تیس برس سے کچھ اوپر تھی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات تک سایہ کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے گھروں میں جاتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج کرتا تھا۔ اس لیے میں دوسرے لوگوں سے زیادہ حدیثیں جانتا ہوں۔ خدا کی قسم وہ جماعت جو مجھ سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں تھی وہ میری حاضر باشی کی معترف تھی اور مجھ سے حدیثیں پوچھا کرتی تھی۔ ان پوچھنے والوں میں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا بھی زیادہ علم ہی کی مانگتے تھے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن ہم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور

ایک دوسرا شخص مسجد میں بیٹھے دعا اور ذکر خدا میں مشغول تھے اس دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم لوگ خاموش ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا کام جاری رکھو اس ارشاد پر میں اور دوسرا شخص حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبول دعا کرنے لگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے جاتے تھے۔ اس کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی کہ خدایا جو کچھ میرے ساتھی مجھ سے قبل مانگ چکے ہیں وہ بھی مجھے دے اس کے علاوہ ایسا علم عطا فرما جو پھر فراموش نہ ہو اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی اس کے بعد ہم دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بھی ایسا علم عطا ہو جو فراموشی کی دست برد سے محفوظ رہے۔

فرمایا وہ دوسری نوجوان کے حصے میں آچکا اسی طرح ایک مرتبہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسیان حدیث کی شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چادر پھیلاؤ انہوں نے چادر پھیلا دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں دست مبارک ڈالے پھر فرمایا کہ اس کو سینہ سے لگا لو کہتے ہیں اس کے بعد سے میں پھر کبھی نہیں بھولا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیثوں کے بارے میں بہت احتیاط سے کام لیتے تھے بھولنے یا الفاظ کے رد و بدل کے ڈر سے جو کچھ سنتے اس کو قلم بند کر لیتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کثرت روایت کی وجہ سے بعض اشخاص کے دل میں ان کی روایات کی جانب سے شکوک و شبہات پیدا ہوئے۔ چنانچہ ایک مرتبہ مروان نے امتحان کی غرض سے ان کو بلوایا اور اپنے کاتب کو تخت کے نیچے بٹھا کر ان سے حدیثیں پوچھنا شروع کیں یہ بیان کرتے جاتے تھے اور کاتب چھپا ہوا ان کی لاعلمی میں لکھتا جاتا تھا دوسرے سال پھر اسی طریقہ سے امتحان لیا۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے بلا کم و کاست وہی جوابات دیئے جو ایک سال قبل دے چکے تھے حتیٰ کہ ترتیب میں بھی کوئی فرق نہ آیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ خاص امتیاز ہے کہ اللہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جس فیاضی سے علم کی دولت عطا کی اسی فیاضی سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے اس کو مسلمانوں کے لیے وقف عام کیا۔ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے جہاں بھی کچھ مسلمان مل جاتے ان کے کانوں تک اقوال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا دیتے۔ جمعہ کے دن نماز سے قبل کا وقت حدیث کے لیے مخصوص تھا چنانچہ ہر جمعہ کو نماز سے پہلے لوگوں کے سامنے حدیثیں بیان کرتے اور یہ سلسلہ اس وقت تک قائم رہتا جب تک مقصورہ کا دروازہ نہ کھلتا اور امام برآمد نہ ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم و عرفان کی بارش سے عورتیں بھی سیراب ہوتی تھیں۔ گو اس طبقہ کو وہ باقاعدہ تعلیم نہیں دیتے تھے لیکن اگر کسی عورت سے کوئی فعل خلاف احکام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سرزد ہو جاتا تو فوراً ٹوک دیتے اور اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اس کو بتا دیتے۔ ایک مرتبہ ایک عورت سے ملے اس کے پیراہن سے خوشبو کی لپٹ آتی تھی پوچھا ”تم مسجد سے آئی ہو“۔ اس نے کہا ”ہاں“۔

پھر پوچھا ”مخصوص مسجد جانے کے لیے خوشبو لگائی تھی“۔ اس نے کہا ”ہاں“۔

فرمایا ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عورت کی نماز جو مخصوص مسجد جانے کے لیے خوشبو لگاتی ہے اس وقت تک مقبول نہ ہوگی جب تک وہ غسل نہ کر ڈالے یعنی اس کی خوشبو دھل نہ جائے کیونکہ وہ فتنہ بن جاتی ہے“۔ غرض اس عہد مبارک کی خواتین بھی ان کے خرمن علم کی خوشہ چیں تھیں چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمرہ روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام بھی نظر آتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامن کمال میں جس قدر علمی جواہر تھے سب عام مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے لیکن وہ احادیث جو فتنہ سے متعلق تھیں اور جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی کے طور پر فرمایا تھا زبان سے نہ نکالیں کہ یہ خود فتنہ بن جاتیں۔ فرماتے تھے کہ میں نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دو ظرف میں محفوظ کی ہیں۔

عام تعلیمی لحاظ سے وہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جماعت میں بہت نمایاں تھے عربی مادری زبان تھی اس کے علاوہ فارسی بھی جانتے تھے ایک مرتبہ ایک ایرانی عورت

استغاثہ لے کر آئی کہ شوہر نے مجھ کو طلاق دے دی ہے اور لڑکا لینا چاہتا ہے۔ یہ عورت فارسی میں گفتگو کرتی تھی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی زبان میں جواب دیتے تھے اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب سے بھی واقفیت رکھتے تھے چنانچہ توراۃ کے مسائل سے کافی واقفیت تھی لکھنے میں بھی پوری مہارت رکھتے تھے چنانچہ احادیث کا ایک مجموعہ مرتب کیا تھا۔

خشیت الہی اور خوف قیامت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا خاص وصف تھا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے لرزہ بر اندام رہتے تھے خوف خدا اور قیامت کے احتساب کے ذکر سے چیخ کر بے ہوش ہو جاتے تھے۔

ایک بار شقیہا صبحی مدینہ آئے۔ دیکھا کہ ایک شخص کے گرد بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ پوچھا یہ کون ہے۔ لوگوں نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ چنانچہ یہ ان کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ اس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ جب حدیث سنا چکے اور مجمع چھٹا تو انہوں نے ان سے کہا:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیے جس کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو سمجھا ہو اور جانا ہو۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ”ایسی ہی حدیث بیان کروں گا“ یہ کہا اور چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے۔

تھوڑی دیر بعد ہوش آیا تو کہا ”میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھر میں بیان فرمائی تھی اور اس وقت میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی تیسرا شخص نہ تھا“۔ اتنا کہہ کر پھر زور سے چلائے اور بے ہوش ہو گئے افاقہ ہوا تو منہ پر ہاتھ پھیر کر کہا ”میں تم سے ایسی حدیث بیان کروں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھر میں بیان فرمائی تھی اور وہاں میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہ تھا“۔ یہ کہا اور چیخ مر کر غش کھا کر منہ کے بل گر پڑے۔

شقیہا صبحی نے تھام لیا اور دیر تک سنبھالے رہے۔ ہوش آیا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قیامت کے دن جب اللہ بندوں کے لیے اترے گا تو سب

سے پہلے تین آدمی طلب کئے جائیں گے عالم قرآن، راہ اللہ میں مقتول اور دولت مند۔ پھر خدا عالم سے پوچھے گا:

کیا میں نے تجھ کو قرآن کی تعلیم نہیں دی، وہ کہے گا ”ہاں“۔

اللہ فرمائے گا ”تو نے اس پر عمل کیا؟“

وہ کہے گا ”رات دن اس کی تلاوت کرتا تھا“۔

اللہ فرمائے گا ”تو جھوٹا ہے تو اس لیے تلاوت کرتا تھا کہ لوگ تجھ کو قاری کا خطاب دیں“۔ چنانچہ خطاب دیا۔

پھر دولت مند سے سوال کرے گا ”کیا میں نے تجھ کو صاحب ثروت کر کے لوگوں کی احتیاج سے بے نیاز نہیں کر دیا“۔

وہ کہے گا ”ہاں“۔

اللہ فرمائے گا ”تو نے کیا کیا“۔

وہ کہے گا ”میں صلہ رحمی کرتا صدقہ دیتا تھا“۔

خدا فرمائے گا ”تو جھوٹ بولتا ہے بلکہ اس سے تیرا مقصد یہ تھا کہ تو فیاض اور سخی کہلائے“۔

پھر وہ راہ اللہ میں اپنی جان دینے کا دعویٰ دار پیش کیا جائے گا اس سے سوال ہو گا ”تو کیوں مار ڈالا گیا“۔

وہ کہے گا ”تو نے اپنی راہ میں جہاد کا حکم دیا تو میں تیری راہ میں لڑا اور مارا گیا“۔

اللہ فرمائے گا ”تو جھوٹ کہتا ہے بلکہ تو چاہتا تھا کہ تو دنیا میں جری اور بہادر کہلائے تو یہ کہا جا چکا۔“

یہ حدیث بیان کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے زانو پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے ان ہی تینوں سے جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عبادت سے خاص ذوق تھا۔ شب بیداری آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا محبوب مشغلہ تھا خود بھی شب بیداری کرتے اور گھر والوں سے بھی کراتے تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کنبہ تین آدمیوں پر مشتمل تھا ایک خود دوسری

بیوی اور تیسرا خادم۔ یہ تینوں بالالتزام باری باری سے اٹھ کر ایک ایک تہائی شب میں نماز پڑھتے تھے ایک ختم کر کے دوسرے کو جگاتا اور اسی طریقہ سے تینوں مل کر پوری رات نماز میں گزار دیتے۔

ہر مہینہ کے شروع میں تین روزے التزام کے ساتھ رکھتے تھے۔ اگر کسی سبب سے شروع میں نہ رکھ سکتے تو آخر میں پورے کرتے ارکان عبادت کو پوری شرائط کے ساتھ ادا کرتے تھے بلکہ شدت احتیاط کے باعث اس میں مبالغہ سے کام لیتے تھے۔

نعیم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد کی چھت پر وضو کرتے تھے اور میں نے دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر شانوں تک دھوتے اور مجھ سے مخاطب ہو کر بولے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میری امت کے وہ اعضاء جو وضو میں دھوئے جاتے ہیں چمکیں گے اس لیے تم لوگوں سے جہاں تک ہو سکے اس کی چمک کو بڑھاؤ۔

عکرمہ راوی ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارہ ہزار تسبیحیں روزانہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ بقدر گناہ تسبیح کرتا ہوں۔

مضارب بن جزا بیان کرتے ہیں کہ رات کو میں نکلا کرتا تھا ایک دن نکلا تو تکبیر کی آواز سنی قریب جا کر دیکھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ پوچھا یہ کیا کر رہے ہو۔

کہا اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ ایک دن وہ تھا کہ میں برہ بنت غزو ان کے پاس پیٹ کی روٹی پر ملازم تھا اس کے بعد اللہ نے یہ دن دکھایا کہ وہ میرے عقد میں آئی۔

آپ تسبیح و تہلیل میں مصروف رہتے تھے۔ ایک تھیلی میں کنکریاں اور گٹھلیاں بھری رہتی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھتے تھے۔ جب تھیلی ختم ہو جاتی تو لونڈی کو حکم دیتے وہ بھڑلاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت شیفنگی کے درجہ تک تھی ایک لمحہ کے لیے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوتے تھے تمام مہاجرین و انصار اپنے اپنے کاروبار میں لگے رہتے لیکن ان کا کام صرف یہ تھا کہ جمال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے شوق کی آگ بجھائیں۔ ایک موقع پر اس

کا اظہار بھی کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشاہدہ جمال میری جان کا سرمایہ راحت اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لذیذ غذا کھانے سے محض اس لیے پرہیز کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا ایک مرتبہ لوگوں نے ان کو بھنی ہوئی بکری کی دعوت دی، انہوں نے محض اس لیے قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اس حال میں سدھارے کہ کبھی جو کی روٹی بھی آسودہ ہو کر نہیں کھائی۔

ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس والہانہ تعلق کا فطری تقاضا یہ تھا کہ آل اطہار کے ساتھ بھی یہی شیفتگی تھی ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر گود میں بٹھایا اور ان کے منہ سے منہ ملا کر تین مرتبہ فرمایا کہ ”اللہ میں اس کو محبوب رکھتا ہوں اس لیے تو بھی محبوب رکھ اور اس کے محبوب رکھنے والے کو بھی محبوب رکھ۔“

اس کے بعد سے جب یہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھتے تھے تو ان کی آنکھیں پُر نم ہو جاتی تھیں۔ عمیر بن اسحاق راوی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے تو کہا ”اپنے شکم مبارک کا وہ حصہ کھول لے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بوسہ گاہ تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کپڑا ہٹا دیا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی مقام پر بوسہ عقیدت ثبت کر دیا۔“

حقوق العباد میں ایک بڑا حق یہ ہے کہ انسان مقدور بھراپنے ضعیف اور سب سے بڑے محسن والدین کی خدمت گزاری کو باعث فخر اور ذریعہ نجات سمجھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فریضہ کا یہاں تک لحاظ رکھا کہ ماں کی تنہائی کے خیال سے ان کی زندگی میں حج نہیں کیا۔

(”تذکرۃ الصحابہؓ“ - پروفیسر خالد پرویز)

ہام بن منبہ

پروفیسر خالد پرویز

ہام بن منبہ تابعین کی نسل میں سے تھے۔ آپ کے والد منبہ بن کائل کے چار فرزند جن کے نام ہام بن منبہ، وہب بن منبہ، معقل بن منبہ اور غیلان بن منبہ تھے۔ ہام بن منبہ جنوبی عرب کے باشندے تھے جبکہ آپ کی اصل ایرانی تھی۔ آپ کی ولادت ایک ایسے فارسی خاندان میں ہوئی جو طلوع اسلام سے پہلے نوشیروان کسریٰ کے عہد میں ایران سے آکر جنوبی عرب میں رہائش پذیر ہو گیا تھا۔ یہ لوگ ابناء فارس کہلاتے تھے۔ ابناء دراصل ان ایرانیوں کی اولاد کو کہتے ہیں جو یمن کو فتح کرنے کے بعد وہیں بس گئے تھے۔ یہ فوج نوشیروان کسریٰ نے سیف بن ذی رین کی درخواست پر حبشیوں سے جنگ کرنے کیلئے بھیجی تھی۔

ہام بن منبہ 31 سے 33 ہجری کے درمیان صنعاء کے قریب ایک جگہ ذمار میں پیدا ہوئے جہاں آپ کے والد اپنے خاندان کے ساتھ رہائش پذیر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ الیمانی الصنعانی الابیناوی کہلاتے تھے جبکہ آپ کی کنیت ابو عقبہ تھی۔

ہام بن منبہ کے چھوٹے بھائی وہب بن منبہ ایک عرصہ تک اپنے وطن میں قاضی رہے۔ ہام بن منبہ کی طرح وہب بن منبہ بھی بہت زاہد و عابد تھے۔ انہوں نے 20 سال تک عشاء اور فجر کی نماز ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کی۔ 100 ہجری میں وہ مکہ مکرمہ میں موجود تھے۔ یہاں انہوں نے متعدد نامور فقہاء سے فیض حاصل کیا۔ عمر کے بالکل آخری حصے میں انہیں یمن میں قید خانے میں ڈال دیا گیا جس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوئی البتہ وہ دین کی خاطر اس قید پر راضی تھے اور کہتے تھے کہ

”رب تعالیٰ نے ہمارے لیے قید مقدر کی تو ہم نے اس کی عبادت اور زیادہ کر دی“

وہب بن منبہ کو عام طور سے ثقہ راوی بیان کیا گیا ہے۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت حدیث کی۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے ایک حدیث درج کی ہے جس کا سلسلہ اسناد وہب بن منبہ نے اپنے بھائی ہمام بن منبہ کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچایا ہے۔

ہمام بن منبہ ایک ثقہ راوی ہیں۔ آپ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔ آپ اپنے استاد کی از حد قدر کیا کرتے تھے اور ان کی خدمت میں زیادہ وقت گزارتے تھے۔ آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہ صرف حدیث کی تعلیم حاصل کی بلکہ معلم کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ کے مختلف مظاہر و محاسن کی آگاہی بھی حاصل کی۔ ہمام بن منبہ اپنے استاد اور رہبر و رہنما حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مختلف نکات کے بارے میں سوالات کرتے رہتے تھے اور ان کے سیر حاصل جواب پاتے تھے۔ آپ اپنے استاد کے اس قدر مقرب ہو گئے کہ انہوں نے آپ کو ایک صحیفہ حدیث عنایت کیا جس کی آپ نے تا عمر انتہائی عقیدت و محبت کے ساتھ حفاظت بھی کی اور ان احادیث کو حتی الوسع دوسروں تک بھی پہنچایا۔

ہمام بن منبہ نے اپنے چھوٹے بھائی وہب بن منبہ کی تعلیم و تربیت میں خاص دلچسپی لی۔ آپ اپنے بھائی کو کتب خرید کر دیا کرتے تھے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ مطالعہ کر سکیں اور اسی مطالعہ کا نتیجہ تھا کہ وہ قاضی کے عہدہ تک پہنچے۔

ہمام بن منبہ نے مختلف اسلامی جنگوں میں بھی بھرپور حصہ لیا اور مجاہد ہونے کے ساتھ ساتھ غازی کا مرتبہ بھی حاصل کیا۔ آپ نے تقریباً 70 سال کی عمر پائی اور 102 ہجری میں اپنے وطن صنعاء میں ہی وفات پائی۔

ہمام بن منبہ کا تذکرہ ”طبقات ابن سعد“ جلد پنجم، ”تہذیب التہذیب“ (ابن حجر) جلد یازدہم، ”سیر اعلام النبلاء“ (امام ذہبی) جلد پنجم، ”کتاب الثقات“ (ابن حبان) اور ”کشف الظنون“ (حاجی خلیفہ) میں ملتا ہے۔

صحیفہ ہمام بن منبہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

یا اللہ تیری مدد

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ
سب تعریف اللہ کے لئے سزاوار ہے جو تمام عالموں کا پروردگار ہے اور اس کے
رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام آل پر رحمت ہو

[شیخ امام اجل (بزرگ) اوحد (یکتا) حافظ تاج الدین بہاء الاسلام بدیع الزماں]
ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن مسعود مسعودی البندھی نے اللہ ان کو توفیق دے اور ان کو
ان کے نفس کے عیب دکھائے ہم سے بیان کیا: انہوں نے مدرسہ ناصریہ کے (اللہ اس کے
وقف کرنے والے کے ملک کو ہمیشہ قائم رکھے) اصل نسخہ کو جس طرح سنا اور جس اصل ہی
سے یہ نسخہ نقل کیا گیا ہے، ہم کو بتاریخ ۲۶ رزی قعدہ ۵۷۷ھ پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے کہا:

شیخ ثقہ صالح شیخ ابوالخیر محمد بن احمد بن محمد بن عمر المقدراصفہانی نے خبر دی اس
طرح کہ جب ان پر پڑھ کر سنایا جا رہا تھا اور میں سن رہا تھا، انہوں نے کہا:

ہم کو خبر دی شیخ ابو عمرو عبد الوہاب بن ابی عبد اللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ بن مندہ اصفہانی
نے، انہوں نے کہا:

میرے والد امام ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق نے ہم کو خبر دی، انہوں نے کہا:

ہم کو خبر دی ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن الحسین القطان نے، انہوں نے کہا، ہم کو میرے والد
 امام ابو بکر محمد بن حسین بن حسن بن خلیل القطان نے خبر دی، انہوں نے کہا:
 ابو الحسن احمد بن یوسف سلمی نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے کہا:
 عبدالرزاق بن ہمام بن نافع حمیری نے ہم سے بیان کیا:
 وہ معمر سے (روایت کرتے ہیں):
 وہ ہمام بن منبہ سے، انہوں نے کہا:
 یہ وہ (حدیثیں) ہیں جن کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے بیان کیا:
 وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سب اُمتوں کے پیشوا

LEADERS OF ALL NATIONS

۱۔ قَالَ :

((نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيَّدَ أَنَّهُمْ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا ، وَ أَوْتَيْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْهِمْ ، فَاخْتَلَفُوا فِيهِ . فَهَذَا أَنَا اللَّهُ لَهُ . فَهُمْ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ ، فَالْيَهُودُ غَدًا ، وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ))

(۱) ہم (دنیا میں) آخری لوگ ہیں (لیکن) قیامت کے دن (سب امتوں سے) آگے ہوں گے، اگرچہ ان کو (اللہ کی) کتاب ہم سے پہلے دی گئی اور ہم کو ان کے بعد، پس یہ ان کا وہ دن ہے جس کو (اللہ نے) ان پر فرض کیا۔ پھر انہوں نے اس میں اختلاف کیا لیکن اللہ نے اس بارے میں ہمیں ہدایت دی۔ پس وہ اس بارے میں ہمارے پیرو ہیں، یہودی کل اور نصاریٰ پرسوں [یعنی عبادت کا دن] مسلمانوں کے لئے جمعہ ہے، اس کے بعد یہودیوں کے لئے ہفتہ اور اس کے بعد عیسائیوں کے لئے اتوار۔]

1. The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) said "We (the Muslims) are the seal of the nations in this world but will lead all the other nations on the Day of Judgement. Also the Book was revealed to them prior to us. And Allah chose for them their Day and made it obligatory (to respect the sanctity of the Day). But they disobeyed (Allah's command). Then Allah guided us in respect of the Day and

made them our follower in this regard. The Jews' (Day is) tomorrow and Christians' the day after tomorrow". (the special day of worship for the Muslims is Friday, for Jews, the Saturday and for Christians the Sunday.)

عمارت مکمل کرنے والی اینٹ

BRICK TO COMPLETE THE BUILDING

۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَاتِيَ بَيْتًا فَأَحْسَنَهَا وَاجْمَلَهَا وَأَكْمَلَهَا ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ ، وَيُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُولُونَ : أَلَا وَضِعَتْ هَاهُنَا لَبْنَةٌ فَتَمَّ بِنَاؤُهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (فَقَالَ مُحَمَّدٌ) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَإِنَّا اللَّبْنَةُ))

(۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو حجرے تعمیر کرے ان کو عمدہ اور خوبصورت اور کامل بنائے مگر مکان کے کسی ایک کونے کی ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ جائے۔ لوگ پھر پھر مکان دیکھتے ہیں اور عمارت کو پسند کرتے ہیں۔ پس وہ کہتے ہیں یہاں ایک اینٹ رکھ دی جاتی جس سے عمارت مکمل ہو جائے۔ پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اینٹ میں ہی ہوں۔

2. The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) said, "The example of relationship between me and the previous Prophets is like an apartment which is very beautifully built but in a corner a place equal to the measure of a brick left unfilled. The people come to see it, appreciate (the grace and architecture of) the building but say, 'Had it been placed a brick here the building would have been completed.'" The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) then said, "That very brick is me." (to fill that empty place in order to complete the edifice of the institution of the Prophethood.)

بخیل اور سخی کا فرق

DIFFERENCE BETWEEN GENEROUS AND MISER

۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ (أَوْ جُبَّتَانِ) مِنْ حَدِيدٍ إِلَى ثَدْيَيْهِمَا ، أَوْ إِلَى تَرَاقِيهِمَا ، فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِشَيْءٍ ، ذَهَبَتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تَجُنَّ بَنَانُهُ وَتَعْفُوَ أَثَرُهُ ، وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا انْفَقَ شَيْئًا ، أَوْ حَدَّثَ بِهِ نَفْسَهُ ، عُضَّتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا ، فَيُوسِعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ))

(۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال دو آدمیوں کے مانند ہے جن پر دو لوہے کے جبے — یا دوزرہ بکتر — جو ان کے سینوں یا ہنسل کی ہڈیوں تک ہوں۔

جیسے جیسے صدقہ دینے والا شخص کوئی چیز صدقہ دیتا ہے تو وہ اس کے جسم سے دور ہوتا جاتا ہے اور اس کی انگلیوں کو چھپا دیتا ہے اور اثر مٹ جاتا ہے۔

اور بخیل جب کبھی کوئی چیز خرچ کرتا ہے یا اپنے دل میں اس کا خیال کرتا ہے تو زرہ کا ہر ایک حلقہ اپنی جگہ کاٹنے لگتا ہے، وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر وہ کشادہ نہیں ہوتا۔

3. The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) said, "The example of the miser and the generous is like two persons whose chests are covered up to clavicle bones with armour. As the generous renders charity the armour seems getting loose (causing relief to him). And when the miser intends to spend (in way of Allah) he (by reason of his narrow-heartedness) finds his armour further tightening (causing discomfort to him.)"

آگ سے ہٹو

WARNING AGAINST THE FIRE

۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا ،
جَعَلَ الْفِرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي يَقَعْنَ فِي النَّارِ ، يَقَعْنَ فِيهَا ،
وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ ، وَ يَغْلِبْنَهُ ، فَيَتَفَحَّمْنَ فِيهَا ، فَذَاكَ مَثَلِي
وَمَثَلُكُمْ : أَنَا أَخِذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ : هَلُمَّ عَنِ النَّارِ ، فَتَفْلِبُونِي

تَفَحَّمُونَ فِيهَا))

(۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال اُس شخص کے مانند ہے جس نے آگ سلگائی، جب اطراف کی چیزیں روشن ہو جاتی ہیں تو پروانے اور زمین پر ریگنے والے وہ (کیڑے مکوڑے) جو آگ میں گرا کرتے ہیں۔ اُس میں گرنے لگتے ہیں اور وہ شخص ان کو (اس میں گرنے سے) روکنے لگتا ہے لیکن وہ اس پر غالب ہو جاتے ہیں اور اس میں گھس جاتے ہیں۔ پس یہی میری اور تمہاری مثال ہے، میں تم کو آگ سے بچانے کی کوشش کرتا ہوں (اور چلاتا ہوں) کہ آگ سے ہٹو، آگ سے ہٹو (مگر تم سنتے ہی نہیں) لیکن تم مجھ پر غالب آ جاتے ہو اور آگ میں گھس جاتے ہو۔

4. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "I am like that person who burns fire in order to illuminate the surroundings. It causes to attract the moths who converge from all sides to burn themselves to death. The person tries his best to ward them off the fire but couldn't as they ardently fall in to the fire. Same is the case with me. I am making efforts to save you from Fire (and calls you to get away from it) but you pay no heed to my warning and enter the Fire very fervently."

جنتی درخت کا 100 برس کا سایہ

100 YEARS SPREAD OF PARADISE TREE

۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّائِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ ، لَا يَقْطَعُهَا))

(۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک (اتنا بڑا) درخت ہے کہ اگر سوار اس کے سایہ میں سو (۱۰۰) برس چلتا رہے تو بھی اس کو ختم نہ کرے گا۔

5. The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) said, "There is a tree in Paradise, so large that a rider cannot cover its shade if continues to gallop for one hundred years."

معاشرتی برائیوں سے بچو

SOCIAL EVILS ARE NOT FOR MUSLIMS

۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ، إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ ،
وَلَا تَنَاجَشُوا ، وَلَا تَحَاسَدُوا ، وَلَا تَنَافَسُوا ، وَلَا تَبَاغَضُوا ، وَلَا
تَدَابَرُوا ، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا))

(۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (بد) گمانی سے بچو، تم (بد) گمانی سے
بچو، کیونکہ (بد) گمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے، اور تم آپس میں خرید و
فروخت میں دھوکا بازی نہ کرو اور آپس میں حسد نہ کرو اور نہ نفسانیت سے آپس
میں مقابلہ کرو اور نہ آپس میں بغض رکھو اور نہ قطع تعلق کرو، اور اے اللہ کے بندو!
تم آپس میں بھائی، بھائی بن جاؤ۔

6. The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) said, "(O. Muslims) Do not be suspicious about your brothers (fellow Muslims) (he repeated it to force further) as the suspicion is the worst distrust. Never betray the trust while trading. Do not be jealous of other fellow Muslims and never indulge in competition for the worldly gains. Neither show malice towards other Muslims nor break ties with them. O servants of Allah, 'Become like brothers to one another.'"

جمعہ کے روز قبولیت کی گھڑی

HEARING HOUR ON FRIDAY

۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيُ يَسْتَلُ رَبَّهُ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهُ))

(۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اس گھڑی کوئی مسلمان نماز پڑھتے ہوئے اللہ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو اللہ ضرور اس چیز کو عطا کرتا ہے۔

7. The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) said, "During the Jumm'ah (Friday) prayers there is a moment when a Muslim asks Allah for something and He ordains on Himself to entertain his petition."

اللہ کا بندوں کے بارے فرشتوں سے سوال

ALLAH QUESTIONS THE ANGELS
ABOUT HIS SERVANTS

۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((الْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقِبُونَ فِيكُمْ: مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ،

وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ. ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَيْهِ

الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ

عِبَادِي؟ قَالُوا: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَآتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ))

(۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے نوبت بہ نوبت تمہارے پاس آیا کرتے ہیں، اور صبح کی نماز اور عصر کی نماز میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے انہوں نے تمہارے ساتھ راست گزاری (پروردگار) کے پاس اوپر جاتے ہیں اور وہ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ جاننے والا ہے۔ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں، ہم نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، اور ہم اس حال میں ان کے پاس گئے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

8. The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) said, "The angels of the night and the day come to you on their prescribed time and they meet with one another at the time of *Fajr* (dawn) and *Asr* (afternoon) prayers. When those angels who spend night with you return to their Mighty Lord. He questions them (though He is all knowing). 'In which state you left My servants.' They say. 'We left them praying and when we had reached there we found them praying.'"

فرشتوں کی نمازی کیلئے دُعا

THE ANGELS PRAY FOR THE WORSHIPPER

۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ ، وَتَقُولُ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ ، مَا لَمْ يُحْدِثْ))

(۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے تم میں سے ہر شخص پر اس وقت تک رحمت بھیجتے ہیں جب تک کہ وہ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر جہاں اُس نے نماز پڑھی تھی (بیٹھا) رہے اور وہ کہتے ہیں: ”یا اللہ! تو اس کی معفرت کر، یا اللہ تو اس پر رحم کر“، جب تک کہ اس شخص کا وضو نہ ٹوٹ جائے۔

9. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The angels continue to send blessings on the worshippers as long as they remain sitting on the place of worship. They say, 'O Allah forgive them, have mercy on them.'"

سابقہ گناہوں کی معافی

PARDONING OF PREVIOUS SINS

۱۰۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ ، وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ ، فَوَافَقَ
إِحْدَهُمَا الْآخَرَى ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

(۱۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ”آمین“ (قبول کر) کہے اور فرشتے بھی آسمان پر ”آمین“ کہیں ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کا ساتھ دینا موافق ہو تو اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے۔

10. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "When you say *Aameen*' (O. Allah hear our supplications) the angels too say '*Aameen*' in heaven. If voices of the worshippers and the angels coincide, the previous sins of the worshippers are pardoned."

قربانی کے جانور پر سواری

RIDING ON THE SACRIFICE ANIMAL

۱۱۔ ((وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ارْكَبْهَا . فَقَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ ، يَا رَسُولَ اللَّهِ . فَقَالَ : وَيْلَكَ ، ارْكَبْهَا ، وَيْلَكَ ارْكَبْهَا .))

(۱۱) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک مرتبہ ایک شخص قربانی کے جانور کو اس کے گلے میں پٹہ ڈالے پیدل ہانکے چلا جا رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اس پر سوار ہو جا۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! یہ تو قربانی کا جانور ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے اس پر سوار ہو جا، تجھ پر افسوس ہے اس پر سوار ہو جا۔

11. Hazrat Abu Hurayra (May Allah be pleased with him) said, "Once a person was going and driving a cattle along. The Prophet (peace and blessings be upon him) said to him, "(O man) ride on it." He answered, 'O Prophet of Allah it is for sacrifice.' The Prophet said, 'It is pity (you are not riding), ride on it.' (He repeated it)."

دوزخ کی آگ انہتر درجے زیادہ

FIRE OF HELL 69 TIMES HOTTER

۱۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((نَارُكُمْ هَذَا ، مَا يُوقَدُ بَنُو آدَمَ ، جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ. فَقَالُوا : وَاللَّهِ! إِنْ كَانَتْ لَكَا فِيتَنَا ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : فَإِنَّهَا فَضَلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَ سِتِّينَ جُزْءًا ، كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا))

(۱۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری یہ آگ جس کو تم بنی آدم سلگاتے ہو حرارت میں دوزخ کی آگ سے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر اتنی بھی ہوتی تو ہم کو کافی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ کی آگ اس سے انہتر درجے زیادہ ہے اور ان میں سے ہر ہر درجہ حرارت میں اتنا ہی ہے۔

12. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "(O people) Your worldly fire is seventy times less burning as compared to fire of Hell." The people said, "O Prophet of Allah, couldn't be this fire adequate for us." The Prophet said, "The fire of Hell is sixty nine times more burning than this fire and scales too are higher than here."

اللہ کی رحمت اس کے غضب پر غالب MERCY OF ALLAH IS GREATER THAN HIS WRATH

۱۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ ، كَتَبَ كِتَابًا ، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ :
إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي))

(۱۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ نے خلقت کو پیدا کیا تو یہ عبارت لکھ دی اور یہ اس کے پاس عرش کے اوپر (موجود) ہے کہ ”یقیناً میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔“

13. The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) said, "When Allah created the mankind He wrote down His verdict 'Verily My mercy is dominant over My wrath' and this verdict exists in heaven with Him."

تم روتے زیادہ، ہنستے کم

MORE WEeping THAN LAUGHING

۱۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ ، لَبَكَيْتُمْ
كَثِيرًا وَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا.))

(۱۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، میں جو کچھ جانتا ہوں اگر تم بھی جانتے ہوتے تو یقیناً روتے زیادہ اور ہنستے کم۔

14. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "By His name in whose hand Muhammad's soul is, if you knew what I know you would have cried more than you laughed."

روزہ دار اور جہالت

I AM FASTING

۱۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((الصَّيَامُ جُنَّةٌ ، فَإِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا ، فَلَا يَجْهَلُ ، وَلَا يَرْفُثُ ، فَإِنْ امْرَأٌ قَاتَلَهُ ، أَوْ شَاتَمَهُ ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ ، إِنِّي صَائِمٌ))

(۱۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ ایک ڈھال ہے اگر تم میں سے کوئی شخص کسی دن روزہ رکھے تو اس کو نہ تو جہالت سے پیش آنا چاہئے اور نہ فحش کلامی کرنی چاہئے۔ اگر کوئی شخص اس سے لڑائی کرے یا اس کو گالی دے تو یہ کہنا چاہئے کہ میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔

15. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Fasting is a shield (against sins). If one is fasting, neither his behaviour should manifest indecency nor indulge in loose-talk. If someone is bent to quarrel with him or abuse him just say to him, (to avoid scuffling) 'I am fasting'" (he repeated).

اللہ کے ہاں مُشک کی بو کونسی ہے؟

WHOSE MOUTH SMELLS LIKE MUSK?

۱۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ، يَذَرُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ مِنْ أَجْلِي ، فَالصَّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ))

(۱۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ یقیناً روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے پاس مشک کی بو سے زیادہ اچھی ہے (اللہ کہے گا) کہ وہ اپنی خواہش، اپنا کھانا اور پینا میری خاطر چھوڑ دیتا ہے، پس روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

16. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "By His name in whose hand Muhammad's soul is that the smell from the mouth of a fasting person is more favourite to Allah than the pleasing odour of musk. (Allah will say) 'He abandones his desires, food and drinks (to fast) for Me. His fasting is to please Me and I will give him its reward.'"

چیونٹی کا قصور؟

PROPHET AND THE ANT

۱۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ ، فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ . فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ ، فَأَخْرَجَ مِنْ تَحْتِهَا ، وَأَمَرَ بِهَا ، فَأَحْرَقَتْ فِي النَّارِ فَأَوْحَى (اللَّهُ) إِلَيْهِ: فَهَلَا نَمْلَةٌ وَاحِدَةٌ؟))

(۱۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبیوں میں سے ایک نبی ایک درخت کے نیچے اترے تو ایک چیونٹی نے انہیں کاٹا، اس پر انہوں نے اپنا سامان وہاں سے نکلوایا اسے آگ لگوا کر جلا ڈالا اس پر (اللہ نے) ان کی طرف وحی کی کہ کیا (قصور) صرف ایک چیونٹی کا نہ تھا؟

17. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Once one of the prophets of Allah stayed under a tree. An ant bit him. He removed his luggage from there and burnt it out. Upon this Allah revealed to him, "Was not only the ant responsible (to hurt you but you burnt all your luggage)".

سواری کا انتظام

RIDING FOR THE SOLDIERS

۱۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ، مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً أَحْمِلُهُمْ ، وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَقْعُدُوا بَعْدِي))

(۱۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ اگر مومنوں پر دشواری کا احتمال نہ ہوتا تو میں اللہ کی راہ میں لڑنے والی کسی جماعت کے پیچھے نہ بیٹھتا لیکن میں اتنی گنجائش نہیں پاتا کہ ان سب کے لئے سواری کا انتظام کروں، اور وہ بھی اتنی گنجائش نہیں پاتے کہ میرے ساتھ ساتھ آئیں، اور ان کا جی خوش نہیں ہوتا کہ میرے پیچھے بیٹھے رہیں۔

18. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "By Him in Whose hand Muhammad's soul is, if I had had not fear it could cause difficulties for the Muslims I would never have liked to be left behind (to run the affairs of the state etc., failing which could put the Muslims in trouble) while sections of the Muslims were gone fighting in the way of Allah. Also I have not resource to provide riding to all the warriors (who are left behind) and they themselves too do not find means to manage to go for battles with me (when I choose to go for fighting). They are not happy to sit behind (away from battle)."

ہر نبی کی ایک دعا کی قبولیت ONE SUPPLICATION OF EVERY PROPHET HEARD

۱۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ تُسْتَجَابُ لَهُ. فَأَرِيدُ ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، أَنْ أُوَخِّرَ
دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

(۱۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک نبی کی، ایک منہ مانگی دعا ضرور قبول کی جاتی ہے (اوروں نے اس کو اس دنیا ہی میں پورا کرالیا)۔ ان شاء اللہ میرا ارادہ ہے کہ اسے امت کی شفاعت کے لئے قیامت کے دن تک ملتوی کروں۔

19. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "At least one supplication of every messenger of Allah is guaranteed to have been heard. (all others consumed this favour in this world). And I will *Insha Allah* consume this opportunity on the Day of Judgement for the intercession with Allah to get pardon for my *Umma*."

اللہ سے ملاقات کیسے!

MEETING WITH ALLAH

۲۰۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ . وَمَنْ لَمْ يُحِبَّ لِقَاءَ اللَّهِ ، لَمْ يُحِبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ .))

(۲۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ سے ملاقات پسند کرتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات پسند نہیں کرتا تو اللہ بھی اس سے ملاقات پسند نہیں کرتا۔

20. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "One who wishes to meet Allah is reciprocated by Allah in same terms and one who doesn't like meeting with Allah receives the same answer from Him."

اللہ کی اطاعت کی شرط

REWARD OF OBEDIENCE TO THE PROPHET (peace be upon him)

۲۱۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((مَنْ أَطَاعَنِي ، فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ، وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ ،
وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي ، وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي))

(۲۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے میری اطاعت کی گویا اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی اور جس شخص نے میری نافرمانی کی تو گویا اُس نے اللہ ہی کی نافرمانی کی، اور جس شخص نے (میرے مقرر کردہ) امیر کی اطاعت کی گویا اُس نے میری ہی اطاعت کی اور جس نے (میرے) امیر کی نافرمانی کی تو گویا اُس نے میری ہی نافرمانی کی۔

21. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "One who obeyed me is as he obeyed Allah and one who disobeyed me is as he disobeyed Allah. And one who obeys your leader who is appointed by me is as he obeys me whereas one who disobeys your leader who is appointed by me is as he disobeys me."

قیامت کی نشانیاں

SIGNS OF DAY OF JUDGEMENT

۲۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ الْمَالُ ، فَيَفِضُ ، حَتَّى يُهَمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَتَقَبَّلُ مِنْهُ صَدَقَتُهُ. قَالَ : وَيَقْبُضُ الْعِلْمُ ، وَ يَقْتَرِبَ الزَّمَانُ ، وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ. قَالُوا الْهَرْجُ ، أَيْ هُوَ ، يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : الْقَتْلُ ، الْقَتْلُ.))

(۲۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ تم میں مال کی کثرت نہ ہو جائے، وہ بہا بہا پھرے گا یہاں تک کہ مالدار کو اس بات کی فکر ہوگی کہ اس سے اس کا صدقہ (زکوٰۃ) کون قبول کرے گا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور علم اٹھالیا جائے گا، اور زمانہ (قیامت سے) قریب تر ہو جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج کثرت سے ہوگا (لوگوں نے کہا) یا رسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل، خونریزی۔

22. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Doomsday will not come until there is abundance of wealth with you, to such an extent that the rich may be worried not to find a needy to accept charity." He further said, "And (near the Doomsday) the knowledge will lose its value. There will be wide-spread mischief and chaos and (you will see) *Haraj* on large scale." The companions asked: O messenger of Allah, what is *Haraj*. "Murder and bloodshed," he replied.

دو بڑی جماعتوں کی جنگ

FIGHTING BETWEEN THE ARMIES

۲۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ ، تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ ، وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ.))

(۲۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دو بڑی جماعتیں آپس میں جنگ نہ کریں، ان دونوں کے درمیان بڑی جنگ ہوگی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

23. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Doomsday will not come until the battle between two big parties is fought. There will be heavy fighting while both the parties claiming to be at right."

30 جھوٹے دجال

30 FALSE PROPHETS

۲۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْبُتَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِّنْ ثَلَاثِينَ ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ.))

(۲۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ تقریباً تیس (۳۰) جھوٹے دجال نہ نکلیں، ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

24. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Doomsday will not come until the appearance of thirty false Dajjal (from time to time) and everyone of them will claim to be the prophet."

سورج مغرب سے کب نکلے گا!

WHEN THE SUN RISES IN THE WEST

۲۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَءَهَا النَّاسُ ، اٰمَنُوا اٰجْمَعُونَ ، وَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا.))

(۲۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک آفتاب اپنے مغرب سے نہ نکلے۔ (پھر اس کے بعد) جب آفتاب طلوع ہوگا اور لوگ اس کو دیکھیں گے تو سب کے سب ایمان لائیں گے لیکن یہ اس وقت ہوگا جب کہ کسی شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا کہ اس سے پہلے نہ تو وہ ایمان لایا تھا اور نہ ہی اپنے ایمان ہی سے کوئی بھلائی حاصل کی تھی۔

25. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Doomsday will not come until the sun rises from the West (and after that phenomenon) all the people will enter the belief in Allah. But this will happen when the conversion is of no use to the converts because any convert had neither entered the right belief (Islam) in time nor he could be able to get any blessing by this way." (the door of penitence will have been closed by then).

فلاں بات یاد کر

SATAN'S EFFORTS

۲۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ ، أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ ، لَهُ ضُرَاطٌ ، حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ . فَإِذَا قُضِيَ التَّأْذِينَ أَقْبَلَ ، حَتَّى إِذَا ثَوَّبَ بِهَا أَذْبَرَ ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّوْبُ أَقْبَلَ ، يَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ ، وَيَقُولُ لَهُ : " أَذْكَرُ كَذَا ، أَذْكَرُ كَذَا . " لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ ، حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَذْرَى كَمْ صَلَّى .))

(۲۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے تاکہ اذان سنائی نہ دے۔ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو وہ پھر آ جاتا ہے یہاں تک کہ جب نماز کے لئے اقامت کہی جاتی ہے تو پیٹھ پھر کر چلا جاتا ہے پھر جب اقامت ختم ہو جاتی ہے تو آدمی اور اس کے نفس کے درمیان خطرہ ڈالنے کے لئے چلا آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ: ”فلاں بات یاد کر، فلاں بات یاد کر“ جو اس سے پہلے یاد نہیں آتی تھی۔ یہاں تک آدمی یہ جاننے کے قابل نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی۔

26. The Prophet (peace and blessings be upon him) said: "When *Aadhan* (call for prayer) is said the Satan takes to his heels (to escape its effects) and returns when it is over. When *Iqamah* is said he again runs away from there and as the *Iqamah* is over he returns again (to spoil the prayers.) He reminds the worshipper how was that matter and how was this matter until the worshipper forgets how many *Raka* (bows) he made."

اللہ کا سیدھا ہاتھ

ALLAH'S RIGHT HAND

۲۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((يَمِينُ اللَّهِ مَلَأَى ، لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ ، سَحَاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ،
أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهَا
فِي يَمِينِهِ . قَالَ : وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ . وَبِيَدِهِ الْآخِرَى ، الْقَبْضُ ،
يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ .))

(۲۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا سیدھا ہاتھ بھرا ہوا ہے، دن رات
کے مسلسل خرچ کرنے سے بھی وہ خالی نہیں ہوتا۔ دیکھو تو کہ جب سے کہ اس
نے آسمان اور زمین پیدا کئے کیا کچھ نہیں خرچ کیا؟ مگر اس کے سیدھے ہاتھ میں
جو کچھ ہے وہ کم نہیں ہوتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرش (تخت) پانی پر ہے اور اس کے دوسرے
ہاتھ میں روک لینے کی قابلیت ہے، وہی بلند کرتا ہے اور وہی پست کرتا ہے۔

27. The Prophet (peace and blessings be upon him) said,
"Allah's right hand is full (of resources) and notwithstanding
the continuous spending no decrease takes place. Behold since
the creation of the heaven and the earth indefinite spending
could not have made any loss to His right hand treasures."

The Prophet (peace and blessings be upon him) said.
"Arsh (Throne) is on the water and Allah's left hand bears the
power to withhold and He is the only Who can elevate or
otherwise.

ایک دن ایسا آئے گا A DAY WILL COME

۲۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ لَا يَرَانِي ، ثُمَّ
لَا يُرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مِثْلِ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ.))

(۲۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم میں سے کسی پر ایک دن ایسا آئے گا کہ وہ مجھے نہ دیکھے گا، اس وقت مجھ کو دیکھنا اسے اس سے زیادہ پسند ہوگا جتنا اپنے اہل و عیال اور مال و منال کو دیکھنا۔

28. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "By Him in Whose hand my soul is, a day is destined to come when someone among you will not be able to see me. (I will be no more) though his wish to see me being greater than to see his family and properties."

جنگ ایک دھوکہ

WAR IS A DECEIT

۲۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((يَهْلِكُ كِسْرَى، ثُمَّ لَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَقَيْصَرُ لِيَهْلِكَ، ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ، وَلَتُفَقَّنَ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَسَمَى الْحَرْبَ "خُدْعَةً"))

(۲۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسری (ایران کا بادشاہ) ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی کسری نہ ہوگا اور قیصر (روم کا بادشاہ) بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا، اور تم ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اور (آں حضرت نے) جنگ کو ایک "دھوکہ" فرمایا۔

29. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Chosroe (the Persian emperor) is destined to be killed and no Chosroe will ever come after him (end of dynasty). Similarly Caesar (the king of Syria) will be killed and no Caesar is to follow him and you (the Muslims) are to spend the treasures of both (the empires) in way of Allah." He then said, "(but) The war is a deceit."

صالح بندوں کیلئے نایاب چیزیں ALLAH'S UNSEEN GIFTS

۳۰۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ:

((أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ ، وَلَا أُذُنٌ
سَمِعَتْ ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ))

(۳۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے اپنے
صالح بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور
نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا خطرہ گزرا۔

30. The Prophet (peace and blessings be upon him) said.
"Allah Al-Mighty says. 'I have for my servants who do good in
this world. in store. that none of the eyes has ever been cast
on. neither any ear ever heard about and nor any soul thought
of.'"

www.kitabosunnat.com

سابقہ امتوں کی ہلاکت کی وجہ

WHY THE PREVIOUS NATIONS WERE ANNIHILATED

۳۱۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ. فَإِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَ
اِخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ. فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ ، وَإِذَا
أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ ، فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ.))

(۳۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس وقت تک چھوڑے رکھو جب
تک کہ میں تمہیں چھوڑے رکھوں کیونکہ جو لوگ تم سے پہلے گزرے وہ اپنے
پیغمبروں سے سوال کر کے اور پھر ان کو نہ ماننے کے باعث ہلاک ہو گئے۔ پھر
جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو اس چیز سے بچو، اور جب میں تمہیں کسی
بات کا حکم دوں تو تم سے جتنا ہو سکے اس پر عمل کرو۔

31. The Prophet (peace and blessings be upon him) said.
"Leave me (from inquisitive queries about this and that) as
long as I leave you as the previous nations were annihilated
because they asked the prophets (different questions regarding
Allah's way) and then disobeyed them. (Therefore) When I
prohibit you from something keep away from it and when
command you to do something do it as much as possible."

کب روزہ نہ رکھا جائے WHEN NO FASTING

۳۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ ، صَلَاةُ الصُّبْحِ ، وَ أَحَدُكُمْ جُنُبٌ ، فَلَا
يَصُومُ يَوْمَئِذٍ .))

(۳۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صبح کی نماز کے لئے اذان دی جائے اور تم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں ہو تو اس دن روزہ نہ رکھے۔

32. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "If *Aadhan* for *Fajr* prayer is (started to be) said and you are polluted (and have no time to clean because of late rising) then do not observe the fast that day." (Make it up some other day after *Ramadan*).

اللہ طاق ہے

ALLAH'S NUMBER IS ODD

۳۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لِلَّهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا ، مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدَةً ، مَنْ أَحْصَاهَا
دَخَلَ الْجَنَّةَ. إِنَّهُ وَتَرٌ ، يُحِبُّ الْوِتْرَ.))

(۳۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ننانوے نام ہیں: ایک کم سو، جو
شخص ان کو یاد رکھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اللہ طاق ہے، طاق (عدد
عبادت) کو پسند کرتا ہے۔

33. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah has ninety-nine names. One who learns them by heart will (be allowed to) enter Paradise. Allah is One and it is odd number and He is pleased by worship with odd numbers."

حسد کی بجائے شکر

GRATEFUL NOT JEALOUS

۳۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ هُوَ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ
فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ))

(۳۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ایسے شخص کو دیکھے جس کو اس سے مال اور اخلاق میں فضیلت دی گئی ہو تو اس کو چاہئے کہ ایسے آدمی کو دیکھے جو اپنے سے کم ہونہ کہ ایسے شخص کو جو بالاتر ہو۔ تاکہ حسد کی جگہ اللہ کا شکر کر سکے۔

34. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "If you see a person who is higher than you in wealth and virtues. you must see a person lower than you so that you may be grateful to Allah rather than being jealous."

سات مرتبہ کی دھلائی

SEVEN TIMES CLEANING

۳۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((طَهِّرُوا إِنَاءَ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيهِ ، فَلْيُغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.))

(۳۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک کے برتن میں جب کتا منہ ڈالے تو اس کو چاہئے کہ پاک کرنے کے لئے سات مرتبہ دھو لے۔

35. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "If a dog pollutes your pot or utensil, you must clean by washing it seven times."

آگ کس کے گھر کو لگائی جائے؟

WHOSE HOUSE IS TO BE SET ON FIRE?

۳۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ فِتْيَاتِي أَنْ
يَسْتَعِدُّوا لِي بِحُزْمٍ مِنْ حَطَبٍ ، ثُمَّ أُمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، ثُمَّ
أَحْدَقُ بَيُوتًا عَلَى مَنْ فِيهَا.))

(۳۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں
محمد کی جان ہے، میرا جی چاہتا ہے کہ اپنے نوکروں کو حکم دوں کہ میرے لئے لکڑی
کے گٹھے لائیں، پھر میں ایک شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں
لوگوں کو (جو نماز کو نہیں آتے) ان کے گھروں سمیت آگ لگا کر جلا ڈالوں۔

36. The Prophet (peace and blessings be upon him) said.
"By His name in Whose hand Muhammad's soul is that I wish
I could ask my helpers to collect bundles of fire-wood and then
after having assigned someone the duty to lead the prayers. I
would burn the people by setting their homes on fire who do
not care to come to mosque for prayers."

رعب اور جامع کلمے

RESPECT WITH KNOWLEDGE

۳۱۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ.))

(۳۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رعب کے ذریعہ سے میری مدد کی گئی اور مجھے جامع کلمے دیئے گئے ہیں۔

37. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "I was helped with respect (in hearts) of people for me. and graced with (God-sent) knowledge."

دونوں پاؤں ننگے

DO NOT WEAR ONE SHOE

۳۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا انْقَطَعَ شِئْءٌ نَعْلٍ أَحَدِكُمْ أَوْ شِرَاكُهُ ، فَلَا يَمْشِ فِي أَحَدَاهُمَا بِنَعْلٍ وَاحِدٍ ، وَالْأُخْرَى حَافِيَةً ، لِيُخَفِّهَمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُنْعِلَهُمَا جَمِيعًا))

(۳۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سے کسی کی چیل کا تسمہ یا پٹہ ٹوٹ جائے تو دونوں پاؤں میں سے صرف ایک پاؤں میں چیل پہن کر نہ چلے اور دوسرا (پاؤں) ننگا رہے، یا تو دونوں پاؤں ننگے رکھے یا دونوں پاؤں میں چیل پہن لے۔

38. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "If lace or strap of any of your shoes is broken (and you are unable to wear that shoe) it is not advisable to wear one shoe. Either you wear both the shoes or both the feet should be free of shoes."

نذر اور بخل

VOW OF MISER

۳۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ أَكُنْ قَدَّرْتُهُ ، وَلَكِنْ يُلْقِيهِ
النَّذْرُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ ، أُسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ وَيُؤْتِينِي عَلَيْهِ مَا
لَمْ يَكُنْ أَتَانِي مِنْ قَبْلُ .))

(۳۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: [اللہ تعالیٰ فرماتا ہے] نذر ماننے سے انسان کو کوئی ایسی چیز نہیں مل جاتی جو میں نے اس کی قسمت میں مقدر نہ کی ہو بلکہ نذر ماننے سے وہ شخص صرف ایسی چیز حاصل کرتا ہے جو میں نے اس کے لئے پہلے ہی سے مقدر کر رکھی ہے۔ البتہ نذر کی خاطر بخیل سے [کچھ خیرات] نکل آتی ہے اور وہ مجھے اس کی خاطر ایسی چیز دیتا ہے جو اس سے پہلے نہیں دیتا تھا۔

39. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "(That Allah says) One, by making a vow cannot get what is not in his fate but gets only what I already had ordained for him. The vow, however, guarantees some charity to be taken from a person who generally does not give alms before."

میں تجھے اور دوں گا

I WILL GIVE YOU MORE

۴۰۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِنَّ اللَّهَ قَالَ : أَنْفِقْ أَنْفِقْ عَلَيْكَ ، وَسَمَى الْحَرْبَ " خُدْعَةً "))

(۴۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”خیرات کر، میں تجھے اور دوں گا“ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کو ایک ”دھوکہ“ فرمایا۔

40. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah says. 'Give alms (generously) and I will return it with increase. And war is a deceit.'"

میں اپنی آنکھ کو جھٹلاتا ہوں

I BELIE MY EYES

۴۱۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ. فَقَالَ لَهُ عِيسَى: سَرَقْتَ؟ فَقَالَ: كَلَّا، وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. فَقَالَ عِيسَى: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِيَّ.))

(۴۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عیسیٰ بن مریمؑ نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا۔ اس پر عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا: ہرگز نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں اللہ پر ایمان لاتا ہوں اور اپنی آنکھ کو جھٹلاتا ہوں۔

41. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Eesa (Jesus Christ) (peace be upon him) saw someone stealing something. He asked him if he was stealing. He refused and said, 'By His name Who is the sole worthy of worship' (that I did not make theft). On this Eesa said, 'I believe in Allah and belie my eyes.'"

میں ایک خازن ہوں

I AM Khazin

۴۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((مَا أُوتِيَكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَلَا أَمْنَعُكُمْ مِنْهُ إِنَّ أَنَا إِلَّا خَازِنٌ ، أَضَعُ
حَيْثُ أُمِرْتُ.))

(۴۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہ تو کوئی چیز تمہیں دیتا ہوں اور نہ کوئی چیز تم سے روک لیتا ہوں، میں تو صرف ایک خازن ہوں، مجھے جہاں رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے وہاں رکھتا ہوں۔

42. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "I give you anything nor I withhold anything from you (by my own will). I am just a *Khazin* (trustee) and keep things where I am commanded for."

امام سے اختلاف نہ کرو

DO NOT DEVIATE FROM Imam

۴۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ. فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ، فَإِذَا كَبَّرَ، فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ، فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. فَإِذَا سَجَدَ، فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا، فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ.))

(۴۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام اس لئے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، اس لئے تم امام سے اختلاف نہ کرو، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب وہ ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ (جو شخص اللہ کی حمد کرتا ہے اللہ اس کو سنتا ہے) کہے تو تم اللہم ربنا لك الحمد (یا اللہ! اے ہمارے رب تیرے لئے ہی حمد ہے) کہو پھر جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

43. The Prophet (peace and blessings be upon him) "The leader of the prayers (Imam) is to be followed. Do not deviate from his lead. When he says *Takbeer* (prayer caution - *Aliah-u-Akbar*) you must follow him and when he says *سمع الله* (Allah accepts any who is grateful to Him) you should say *ربنا لك الحمد* (Our Lord, praise be to You)' and when he prostrates himself, you are to follow him and when he prays in sitting posture (*Jalsa*) you must be in the same position."

نماز کا حُسن کیا ہے!

BEAUTY OF PRAYER

۴۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
((أَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ ، فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ
الصَّلَاةِ.))

(۴۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں صف باندھ لیا کرو کیونکہ صف
باندھنا نماز کا حُسن (خوشنمائی) ہے۔

44. The Prophet (peace and blessings be upon him) said,
"Stand in straight rows for prayer as rows are beauty of the
prayers."

موسیٰ علیہ السلام لا جواب ہو گئے

MOSES WAS LEFT SPEECHLESS

۴۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى. فَقَالَ لَهُ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَغْوَيْتَ النَّاسَ فَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَى الْأَرْضِ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ كَانَ كَتَبَ عَلَيَّ أَنْ أَفْعَلَ مِنْ قَبْلِ أَنْ أُخْلَقَ؟ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى.))

(۴۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے (ایک بار) آپس میں حجت کی چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: کیا تم ہی وہ آدم ہو جنہوں نے لوگوں کو گمراہ کیا اور ان کو جنت سے زمین پر نکالا؟ اس پر آدم نے ان سے کہا: کیا تم ہی وہ موسیٰ ہو جن کو اللہ نے ہر چیز کا علم دیا اور اپنا رسول بنا کر دوسرے لوگوں سے برگزیدہ بنایا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آدم علیہ السلام نے) کہا: کیا تم مجھے ایسی بات کے متعلق ملامت کرتے ہو جو میری پیدائش سے پہلے ہی لکھ دی گئی تھی کہ میں ایسا کروں گا؟ اس طرح آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو لا جواب کر دیا۔

45. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Once Adam (peace be upon him) and Moses (peace be upon him) argued (over their individual role). Moses said, 'Adam! it is you who misguided the human beings and caused their

expulsion from Paradise. Adam said, 'Its' you Moses, who was granted knowledge about all things and Allah chose you His prophet'. Moses said, 'Yes', (you are right). Adam said, 'Do you blame me for what had been ordained for me to do far before my birth.'

ایوب علیہ السلام غسل خانے میں AYYUB (A.S.) IN BATHROOM

۴۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُريَانًا ، خَرَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ .
فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ . قَالَ ، فَنَادَاهُ رَبُّهُ : يَا أَيُّوبُ ! أَلَمْ
أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى ؟ قَالَ : بَلَى يَا رَبِّ ! وَلَكِنْ لَا غِنَى لِي
عَنْ بَرَكَتِكَ .))

(۱۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ جب کہ ایوب علیہ السلام غسل خانے میں ننگے نہا رہے تھے ان پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک دل کرنے لگا اور ایوب علیہ السلام ان کو اپنے کپڑوں میں سمیٹنے لگے کہا: پھر ان کے رب نے اُن کو آواز دی، اے ایوب! تم نے جو چیز دیکھی ہے کیا میں نے تم کو اس سے بے نیاز نہیں بنایا ہے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں؟ اے میرے پروردگار! لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز کہاں ہوں۔

46. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Once prophet Job (Ayyub) peace be upon him) was bathing and was undressed when a swarm of (gold) locusts started landing on him. The prophet busied collecting the locusts into his garments. Allah called him and said, 'Job! did I not make you free of what you are doing' (free of worldly benefits) He said, 'Yes my Lord but how I can ignore Your blessing.'"

گھوڑے پر زین لگنے سے پہلے

DAWUD'S (A.S.) MEMORY

۴۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((خَفِيفٌ عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ ، فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فُتْسَرَجُ . فَكَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُسْرَجَ دَابَّتُهُ . وَكَانَ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلٍ يَدِيهِ .))

(۴۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کو قرآن پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا۔ وہ اپنے گھوڑے پر زین لگانے کا حکم دیتے تھے اور گھوڑے پر زین لگنے سے پہلے ہی (پورا) قرآن پڑھ لیا کرتے تھے اور وہ سوائے اپنے ہاتھ کی کمائی کے کوئی چیز نہیں کھایا کرتے تھے۔

47. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Prophet Dawud (David) (peace be upon him) was granted the ability to read the Holy Book with great ease. He would order to saddle the horse and recited the whole Book before the horseman did his job."

نبوت کا 46 واں حصہ

46TH PART OF THE PROPHETHOOD

۴۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((رُءْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوءَةِ.))

(۴۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صالح آدمی کا خواب نبوت کا چھالیسواں حصہ ہے۔

48. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "The dream of a pious man is placed at forty-sixth part of the prophethood". (The dreams of the prophets of Allah are true therefore the dream of a pious person are true at forty-sixth grade downward).

کسے کس کو سلام کرنا چاہیے

WHOM SHOULD BE GREETED

۴۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لِيَسَلِّمِ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ ، وَالْقَلِيلُ

عَلَى الْكَثِيرِ.))

(۴۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوٹے کو بڑے پر، اور گزرنے والے کو بیٹھے ہوئے پر اور قلیل (جماعت) کو کثیر (جماعت) پر سلام کرنا چاہئے۔

49. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The younger should pay salam to the elder (when they meet), the passer-by should pay salam to the person sitting (on the way) and small band of people is to proceed to salute the larger group."

میں لڑتا رہوں گا

I WILL KEEP ON FIGHTING

۵۰۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا أَزَالُ أُقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: " لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. " فَإِذَا قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَنْفُسَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ.))

(۵۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہوں گا جب تک کہ وہ یہ نہ کہیں کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں) جوں ہی وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے قائل ہو جائیں تو مجھ سے ان کے خون اور مال اور جانیں محفوظ ہو جائیں گی بجز ان کے حق کے اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

50. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "I will continue to fight until the people (Unbelievers) are ready to say *"There is no God but Allah"*. Once they utter these words, their souls and properties are safe (from Muslims)."

جنت اور دوزخ کا مکالمہ

DIALOGUE BETWEEN PARADISE AND HELL

۵۱۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: أُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ. وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَا لِي، لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغَرَّتُهُمْ. فَقَالَ اللَّهُ لِلْجَنَّةِ: إِنَّمَا أَنْتِ رَحْمَتِي، أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مِنْ عِبَادِي. وَقَالَ لِلنَّارِ: إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي، أَعَذِبُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مِنْ عِبَادِي. وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مَلُؤُهَا. فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي حَتَّى يَضَعَ اللَّهُ فِيهَا رِجْلَهُ. فَتَقُولُ: قَطْ، قَطْ. فَهَنَالِكَ تَمْتَلِي وَيُزَوَّى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ. وَلَا يَظْلِمُ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا. وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا.))

(۵۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ایک مرتبہ) جنت اور آگ (دوزخ)

آپس میں جنت کرنے لگے دوزخ نے کہا: مجھے معرور اور ظالم لوگوں کی قیام گاہ

تجھے لے کر آئی ہوئی تھی تیرا جنت نے کہا: کیا یہ ہے کہ تجھ کو شے نہ ہو اور

یہ تیرا اور تیرے لوگوں کے سوا اور کوئی دوزخ ہے وہاں لوگ ہیں اللہ نے جنت سے

کیونکہ وہ مہربان ہے تیرے لیے رحمت ہے تیرے لیے رحمت ہے تیرے لیے رحمت ہے

تیرے لیے رحمت ہے تیرے لیے رحمت ہے تیرے لیے رحمت ہے تیرے لیے رحمت ہے

تیرے لیے رحمت ہے تیرے لیے رحمت ہے تیرے لیے رحمت ہے تیرے لیے رحمت ہے

تیرے لیے رحمت ہے تیرے لیے رحمت ہے تیرے لیے رحمت ہے تیرے لیے رحمت ہے

دے پھر (دوزخ) کہے گی: بس، بس وہ اس وقت بھر جائے گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے سے مل جائے گا، اور اللہ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرتا، رہی جنت تو اس کے لئے اللہ عزوجل ایک مخلوق پیدا کرے گا۔

51. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Once Paradise and Hell entered upon dialogue and Hell said (inaugurating the talk), 'I have been preferred as dwelling of the arrogants and tyrants.' Paradise retorted 'Well, none except the weak, low and simple people will enter me.' On this Allah intervened and said to Paradise, You are (means of) My blessing and by you I will give My bounties to My servants with whom I am pleased. And to Hell He said, 'You are (means of) My torments and by you I will punish My servants whomever deserves My wrath'. Paradise will become full at a particular time but not Hell until Allah puts His foot inside it. Then it will say, 'Enough, Enough' and its opposite walls will draw closer. And Allah is never unkind to His creatures."

طاق اعداد

ODD NUMBERS

۵۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
((إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُؤْتِرْ.))

(۵۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ڈھیلہ لے تو طاق (تعداد میں) لے۔

52. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, When anyone of you picks clods to absorb drops of urine (after urination) he should take odd numbers."

دس نیکیاں، ایک بُرائی

TEN VIRTUES, SINGLE SIN

۵۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِي بِأَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً ، فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَّا لَمْ يَعْمَلْهَا . فَإِذَا عَمِلَهَا ، فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا . وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَهُ ، مَّا لَمْ يَعْمَلْهَا ، فَإِذَا عَمِلَهَا ، فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِمِثْلِهَا .))

(۵۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میرا بندہ دل میں یہ کہے کہ نیک کام کرے گا تو میں اس کے لئے ایک نیکی لکھ لیتا ہوں جب تک کہ وہ اس کو نہ کرے پھر جب وہ اس کو کرتا ہے تو میں اس کے لئے اس جیسی دس (نیکیاں) لکھ لیتا ہوں، اور جب یہ کہے کہ وہ بُرا کام کرے گا تو میں اس کو معاف کر دیتا ہوں جب تک وہ بُرا کام نہ کرے، پھر جب وہ بُرا کام کرتا ہے تو میں اس کے لئے صرف ایک بُرائی لکھ لیتا ہوں۔

53. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah says 'When any of my servants just intends to do good, I add one good in his account and when he actually does it, I reward him equal to ten virtues. But if one intends to do something wrong, I ignore it until he actually does it and then I record only one act of sin.'"

کوڑے کی ڈوری

STRING OF STICK

۵۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((وَاللَّهِ! لَقَيْدُ سَوْطٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ لَهُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ

وَالْأَرْضِ.))

(۵۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم میں سے کسی کو جنت میں

ایک چابک کے برابر جو جگہ ملے گی، وہ اس سے بہتر ہے جو کچھ آسمان اور زمین

کے درمیان ہے۔

54. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "There is a person among you who will have (in Paradise) a stick whose string is better than all that exists between the earth and the heaven."

کیا تو نے آرزو کر لی؟

LOW DWELLER OF PARADISE

ہ۔۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِنَّ أَدْنَى مَقْعَدٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِنْ هِيَءَ لَهُ أَنْ يُقَالَ لَهُ: تَمَنَّ. فَيَتَمَنَّى وَيَتَمَنَّى. فَيُقَالَ لَهُ: هَلْ تَمَنَّيْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَقُولُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ.))

(۵۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں تم میں سے کسی کا ادنیٰ ٹھکانا اگر اس کے لئے تیار کیا جائے تو اس سے کہا جائے گا: آرزو کر، پھر وہ آرزو کرے گا آرزو پر آرزو کرے گا۔ اس پر اس سے کہا جائے گا: کیا تو نے آرزو کر لی؟ وہ کہے گا: ہاں۔ پھر اس سے کہا جائے گا: تجھ کو تیری آرزو کے موافق دیا جاتا ہے بلکہ اس کے ساتھ اس جیسا اور۔

55. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The low grade inmate of Paradise (too) enjoys such honours that whatever he demands is promptly met with and even more than he demands."

انصار کے ساتھ گھائی میں

WITH Ansar IN A VALLEY

۵۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَوْلَا الْهَجْرَةُ ، لَكُنْتُ امْرَءًا مِّنَ الْأَنْصَارِ . وَلَوْ يَنْدَفِعُ النَّاسُ فِي شُعْبَةٍ ، أَوْ فِي وَادٍ ، وَالْأَنْصَارُ فِي شُعْبَةٍ لَّانْدَفَعْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ فِي شُعْبِهِمْ .))

(۵۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک آدمی ہوتا، اگر لوگ ایک گھائی یا ایک وادی میں جاتے اور انصار ایک دوسری گھائی میں تو میں انصار کے ساتھ ان کی گھائی میں جاتا۔

56. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If there were no migration (even then) I would have been in the company of *Ansar* and if they chose to proceed to a valley and the rest of the people to another valley, I would go with *Ansar*."

اگر بنی اسرائیل اور حواء نہ ہوتیں

IF NOT WERE Bani Israel AND Hawa (A.S.)

۵۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَوْلَا بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْبُثِ الطَّعَامُ ، وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ ، وَلَوْ لَا حَوَاءُ ، لَمْ تَخُنْ اُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ .))

(۵۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا خراب نہ ہوتا اور گوشت سڑ نہ جاتا اور اگر حواء نہ ہوتیں تو کوئی عورت کبھی اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی۔

57. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If children of Israel were not there, neither the food could rot nor meat (the quality of food to rot was result of Allah's wrath for disobedience to Allah on part of the children of Israel). And if Eve were not there no woman could be unfaithful to her husband." (Eve being the mother of all human beings, including the women was responsible for women's creation).

ساتھ ہاتھ لمبا شخص

PERSON SIXTY FEET TALL

۵۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ ، وَطُولُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا. فَلَمَّا خَلَقَهُ ، قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ..... فَاسْتَمِعَ مَا يُحْيُونَكَ. فَاتَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ..... قَالَ : فَذْهَبَ. فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. فَرَادُوا : ” رَحْمَةُ اللَّهِ.“ قَالَ : فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ : طُولُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا. فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْآنَ.))

(۵۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے آدم کو اپنی شکل پر بنایا۔ ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی، پھر جب ان کو پیدا کیا تو ان سے کہا: ”جاؤ اور اس جماعت کو سلام کرو“۔ یہ فرشتوں کی ایک بیٹھی ہوئی جماعت تھی۔ ”اور سنو کہ وہ تم کو سلام کا کیا جواب دیتے ہیں؟ وہی تمہارا اور تمہاری..... اولاد کا سلام ہو گا“۔ پھر وہ گئے اور کہا: السلام علیکم (تم پر سلامتی ہو)۔ انہوں نے کہا: علیکم السلام ورحمۃ اللہ (اور تجھ پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو)، انہوں نے ”ورحمۃ اللہ“ زیادہ کیا۔ کہا: ہر وہ شخص جو جنت میں داخل ہوگا آدم کی صورت کا ہوگا، اس کی لمبائی ساٹھ ہاتھ ہوگی۔ پھر اس کے بعد مخلوق (قد میں) اب تک گھٹتی ہی گئی ہے۔

58. The Prophet (peace and blessings be upon him) said.

"Allah created Adam in His beauty. His height was sixty feet. When He created Adam He asked him to go and salute a band of angels. Allah said, 'Angels' answer will be the way of your salutation and of your kind." Adam went and said, '*Assalamo Alaykum*' (peace be upon you). the angels answered, '*Wa Alaykumu-Salam Wa Rahmatullah* (peace be upon you and mercy of Allah). Thus they added *Wa Rahmatullah*." He further said, "Everyone to enter Pradise will resemble Adam. Their height will be (the same) sixty feet. After Adam, height of the human kind continued decreasing gradually."

موسیٰ علیہ السلام نے فرشتہ اجل کی آنکھ پھوڑ دی

MOSES SLAPS ON ANGEL'S FACE

۵۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى ، فَقَالَ لَهُ : أَجِبْ رَبَّكَ . قَالَ : فَلَطَمَ مُوسَى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ ، فَفَقَّاهَا . قَالَ : فَارْجِعْ الْمَلَكُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَقَالَ : إِنَّكَ أُرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ ، وَقَدْ فَقَّاهَا عَيْنِي . قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ . قَالَ : ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي ، فَقُلْ لَهُ : الْحَيَاةُ تُرِيدُ؟ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ . فَمَا وَارَتْ يَدَكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً . قَالَ : ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ : ثُمَّ تَمُوتُ . قَالَ : فَأَلَا نَ مِنْ قَرِيبٍ . قَالَ : رَبِّ ادْنُبْنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِحَجَرٍ .

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ آتَانِي عَيْنُهُ ، لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ النَّارِ ، حَيْثُ الْكُتَيْبُ الْأَخْمَرُ .))

(۵۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت کا فرشتہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے کہا: تمہارے پروردگار کے پاس چلو۔ کہا: اس پر موسیٰ علیہ السلام نے موت کے فرشتہ کی آنکھ پر طمانچہ مارا اور آنکھ پھوڑ ڈالی، کہا: پھر فرشتہ اللہ کے پاس واپس گیا اور کہا: تو نے مجھے اپنے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا اور میری آنکھ پھوڑ ڈالی، کہا: اس پر اللہ نے اس کو اس کی آنکھ واپس کر دی،

فرمایا: میرے بندے کے پاس جا اور اس سے کہہ: کیا تو زندہ رہنا چاہتا ہے اگر تو زندہ رہنا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھ۔ تیرا ہاتھ جتنے بال ڈھانک لے گا تو اتنے سال زندہ رہے گا۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: پھر کیا ہوگا؟ کہا: پھر تم مرجاؤ گے، کہا: پھر تو اب جلدی ہی بہتر ہے۔ کہا: اے میرے رب! مجھے ارض مقدس سے اتنا ہی قریب کر دے جتنا کہ ایک پتھر پھینکنے کا فاصلہ ہوتا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں ان کے پاس ہوتا تو تم کو راستے کے کنارے سرخ ٹیلے کے قریب ان کی قبر بتلاتا۔

59. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Angel of death came to Moses, the prophet (peace be upon him) and said, 'Get ready (O Moses) to go to your Lord.' He (retorted very angrily and) slapped on angel's face to take his eyeball out. The angel returned to Allah and said, 'O my Lord! You have sent me to a person who does not want to die and made me blind instead.' Allah Al-Mighty returned his eye and said, 'Go to my servant and ask him if he wanted to live more. If yes, tell him to place his hand on the back of a bull, he would live for the years equal to the number of hair come under his palm.'

When the angel gave him the message, he asked, 'And after all those years?' 'You will die after that' the angel answered. (If I am to die after all) 'It is better then to do it as early as possible'. Moses said. Then said, 'O my Lord! let me be as near to the Holy Land as a stone throw distance' (before death) The Prophet Muhammad said, continuing the episode "If I were there I would have spotted his grave to you near the red hillock."

پتھر آگے، موسیٰ علیہ السلام پیچھے!

MOSES RUNNING BEHIND THE MOVING STONE

۶۰۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَفْتَسِلُونَ عُرَاءَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوْءَةِ بَعْضٍ. وَكَانَ مُوسَى يَفْتَسِلُ وَحْدَهُ. فَقَالُوا: وَاللَّهِ! مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَفْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ أَدْرُ. قَالَ: فَذَهَبَ مَرَّةً يَفْتَسِلُ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ. قَالَ: فَجَمَعَ مُوسَى فِي آثَرِهِ، يَقُولُ: ثَوْبِي، حَجَرُ، ثَوْبِي، حَجَرُ! حَتَّى نَظَرْتُ بَنُوا إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوْءَةِ مُوسَى، فَقَالُوا: وَاللَّهِ! مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ. قَالَ: فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدَ مَا نَظَرَ إِلَيْهِ، فَآخَذَ ثَوْبَهُ، وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا.

فَقَالَ أَبُو هَرِيرَةَ: وَاللَّهِ! إِنَّهُ نَدَبُ بِالْحَجَرِ سِتَّةً أَوْ سَبْعَةَ ضَرْبٍ مُوسَى بِالْحَجَرِ.))

(۶۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرمگاہ دیکھتے تھے، اور موسیٰ علیہ السلام تنہا نہایا کرتے تھے۔ بنی اسرائیل نے کہا: اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام کو ہمارے ساتھ نہانے سے کوئی چیز نہیں روکتی مگر یہ کہ وہ خسیوں کی بیماری میں مبتلا ہوں گے، کہا: ایک مرتبہ وہ نہانے کے لئے گئے، اور اپنا کپڑا ایک پتھر پر رکھا، پتھر ان کے کپڑے لے بھاگا، کہا: پھر موسیٰ علیہ السلام اُس کے پیچھے یہ کہتے ہوئے بھاگے کہ ”میرا کپڑا

پتھر، میرا کپڑا پتھر، پھر تو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کی شرم گاہ کو دیکھ لیا اور انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ کہا: ان کی شرم گاہ پر نظر پڑ جانے کے بعد پتھر ٹھہر گیا، انہوں نے اپنا کپڑا لے لیا اور پتھر کو مارنے لگے، پھر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! پتھر پر نشان ہیں جو چھ یا سات بار موسیٰ علیہ السلام نے مارے تھے۔

60. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Bani Israel (children of Israel) used to bathe naked openly and would watch one another's private parts too. Moses, however took his bath separately. The people (being curious of his solitary wash) blamed some hidden disease for his solitude. Once Moses was taking his bath and his garments were placed on a stone, when suddenly (on the command of Allah) the stone began to move from there with his clothes on it. The bewildered Moses followed the stone to fetch his clothes, naked, until he reached where his people were bathing. They watched Moses without clothes and found no disease on his body. By then the stone had stopped and Moses began to strike on the stone angrily." (Allah willed to clear His prophet of suspicion of disease).

نفس کی تو نگری

RICHNESS WITH HEART

۶۱۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَيْسَ الْغِنَى مِنْ كَثْرَةِ الْعَرُضِ ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ .))

(۶۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کثیر مال سے تو نگری نہیں ہے بلکہ تو نگری نفس کی تو نگری ہے۔

61. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "One is not rich with wealth but a generous heart makes him rich."

وعدہ ٹالنا ظلم ہے

PROMISE MUST BE FULFILLED

۶۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِنَّ مِنَ الظُّلْمِ مَطْلُ الْغَنِيِّ ، وَإِنْ أَتْبَعَ أَحَدُكُمْ ، عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ.))

(۶۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مالدار کا وعدہ کوٹالتے رہنا بھی ایک ظلم ہے تم میں سے کسی کا کسی پیٹ بھرے سے پالا پڑے تو چاہئے کہ اس کا پیچھا کرے۔

62. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Using delaying tactics by some wealthy person in fulfilling the promise is (not less than) tyranny. If your dealings are with some prosperous person (and he is not mindful of his promises) you must chase him" (until he meets his promise).

سب سے زیادہ خبیث

MOST WICKED PERSON

۶۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ وَأَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ
كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأُمَلَاكِ ، لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .))

(۶۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کو سب سے زیادہ غصہ میں لانے والا
اور سب سے زیادہ خبیث اور اللہ کا سب سے زیادہ غصہ اٹھانے والا وہ شخص ہوگا
جس کو شاہ شاہان (بادشاہوں کا بادشاہ) کہتے ہوں، اللہ عزوجل کے سوائے کوئی
بادشاہ نہیں ہے۔

63. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The worst of all the wicked men who invites Allah's wrath is that who is called master of kings. None other than Allah Himself is the Master of all the kings."

مغرور زمین میں دھنس گیا

THE ARROGANT SINKS INTO GROUND

۶۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخَّطِرُ فِي بُرْدَيْنِ ، وَقَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ ، خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ ، فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.))

(۶۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص تھا دو چادروں میں اکڑتے ہوئے چل رہا تھا اور اس کو اپنے نفس پر غرور تھا اتنے میں وہ زمین میں دھنس گیا اور وہ قیامت کے دن تک دھنستا رہے گا۔

64. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Once a man was walking arrogantly in two loose garments. He was so proud of himself that Allah made him to sink into the earth and will continue to go deeper and deeper."

بندے کا گمان

MAN'S THINKING

۶۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ((أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي))

(۶۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جیسا گمان کہ وہ میرے ساتھ رکھتا ہے۔

65. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah says, 'I go along the imagination of My servant as he imagines Me.'".

بچے کے والدین کا کردار

CHARACTER OF PARENTS

۶۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((مَنْ يُولَدُ ، يُولَدُ عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ . فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ
كَمَا تَتَّبِعُونَ الْبَهِيمَةَ ، هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءٍ حَتَّى
تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَرَعَيْتَ مَنْ
يَمُوتُ ، وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ : اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.))

(۶۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پیدا ہوتا ہے وہ اس فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پس اس کے ماں باپ اس کو یہودی بنا دیتے ہیں اور اس کو نصرانی بنا دیتے ہیں جس طرح تم جانور سے بچے پیدا کرتے ہو تو کیا تم ان میں ناک کان کٹا پاتے ہو؟ یہاں تک کہ تم خود نہ کاٹو (یعنی بچے کو تم یہودی یا نصرانی بناتے ہو وہ خود بخود نہیں بنتا)، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! (کافروں کا جو شخص بچپن میں مر جاتا ہے اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا: وہ بچے جو کچھ کرنے والے تھے اللہ ان کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔

66. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Every child is born on nature. They are the parents who make him Jew or Christian. Just as you get the calves from your cattle and do you find them born with slit nostrils and ears or do it yourselves (after their birth)." (child is not Jew or Christian but you make him so). The companions of the Prophet asked, 'O Prophet of Allah, what about the fate of the children of Unbelievers died in their childhood?' The Prophet said, 'Allah knows what they were going to do (if grown)."

کس ہڈی کو زمین نہیں کھاتی!

WHICH BONE IS NOT DECOMPOSED

۶۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِنَّ فِي الْإِنْسَانِ عَظْمًا ، لَا تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ أَبَدًا . فِيهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . قَالُوا : أَيُّ عَظْمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : عَجْمُ الذَّنْبِ .
وَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ : إِنَّمَا هُوَ ”عَجْبٌ“ وَلَكِنَّهُ قَالَ بِالْمِيمِ))

(۶۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان میں ایک ہڈی ہوتی ہے، اس کو زمین کبھی نہیں کھاتی، اسی سے وہ قیامت کے دن مرکب ہوگا۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! کونسی ہڈی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”عجم لذنّب“ (ریڑھ کی ہڈی اور ابو الحسن نے کہا: وہ ”عجب“ ہے لیکن ”میم“ سے) عجم) فرمایا۔

67. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "A bone in human body is not decomposed (in grave) and it will base their resurrection on the Day of Judgement." The companions asked, 'O Prophet of Allah, which is that bone.' "Back bone" he said.

صوم وصال

UNSCHEDULED FASTING

۶۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ ، إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوا: فَإِنَّكَ تَوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : إِنِّي لَسْتُ فِي ذَلِكُمْ مِثْلَكُمْ : إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي ، فَأَكْلِفُوا مِنَ الْعَمَلِ بِهِ طَاقَةً.))

(۶۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (صوم) وصال (نفل روزے پے در پے) نہ رکھا کرو، لوگوں نے کہا: مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود (صوم) وصال رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس بارے میں تمہارے جیسا نہیں ہوں: میں رات گزارتا ہوں تو میرا پروردگار مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے، پس تم ایسے ہی عمل کی تکلیف اٹھاؤ جس کی تمہیں طاقت ہو۔

68. The Prophet (peace and blessings be upon him) said to the companions. "Do not keep supererogatory fasts consecutively." 'But you yourself do the same, O Prophet of Allah' said the companions "I am not like you. My Lord feeds me at nights. You must do your worship within your strength."

ہاتھ اور رات

WHEN YOU GET UP IN THE MORNING

۶۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ يَدَهُ فِي الْوُضُوءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا.

إِنَّهُ لَا يَدْرِي أَحَدُكُمْ أَيَّنَ بَاتَتْ يَدُهُ.))

(۶۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سو کر اٹھے تو اس کو چاہئے کہ اپنا ہاتھ دھوئے بغیر وضو کے پانی میں نہ ڈالے، تم میں سے کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات کہاں رہا ہے۔

69. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "You must not dip your hand in pot of ablution after you arise in the morning before you wash them as you do not know what parts of your body had been touched by your hands in sleep."

نیکیاں ہی نیکیاں

ALL VIRTUES

۷۰۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((كُلُّ سَلَامِي مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ عَلَيْهِ
الشَّمْسُ. قَالَ : تَعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ. وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي
دَابَّتِهِ وَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا ، أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ. وَالْكَلِمَةُ
الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ. وَتُمِيطُ
الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ.))

(۷۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص پر اس کے اعضاء کے جوڑوں
کے برابر ہر روز صدقہ لازم ہے، جب تک کہ اس پر سورج طلوع ہوتا رہے گا۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا بھی نیکی
ہے، اور کسی آدمی کو سوار ہونے میں مدد دینا اور اس کو یا اس کے اسباب کو سوار کرانا
بھی نیکی ہے اور میٹھی اچھی بات کرنا بھی نیکی ہے اور ہر قدم جو نماز کی طرف چل
کر جائے وہ بھی نیکی ہے اور راستہ سے ایذا دور کرنا بھی نیکی ہے۔

70. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "To give away a small bone (for some purpose) is a virtue until the sun rises (till the end of this life)." He further said, "Doing justice between two is also an act of virtue and help a person to mount a horse (or board a vehicle) and loading his luggage, talking politely to someone, going to mosque for prayers and removing cause of trouble on the way are all acts of virtues."

جانوروں کی زکوٰۃ

Zakat ON LIVESTOCK

۷۱۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا مَا رَبُّ النَّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا ، تُسَلِّطُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ،
تَخْبِطُ وَجْهَهُ بِأَخْفَافِهَا.))

(۷۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جانوروں کا مالک جانوروں کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا، تو قیامت کے دن اس کے وہی جانور (بطور عذاب) اس پر مسلط کر دیئے جائیں گے جو اپنی لاتیں اس کے منہ پر مارتے رہیں گے۔

71. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If the owner of a herd of cattle does not pay *Zakat* on his livestock, the cattle will be opened to him on the Day of Judgement to kick him on his face."

نہایت زہریلا سانپ POISONOUS SNAKE

۷۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
((يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعُ. يَقِرُّ مِنْهُ
صَاحِبُهُ وَيَطْلُبُهُ وَيَقُولُ: أَنَا كَنْزُكَ. قَالَ: وَاللَّهِ! لَنْ يَزَالَ يَطْلُبُهُ
حَتَّى يَبْسُطَ يَدَهُ، فَيُلْقِمَهَا فَاهُ.))

(۷۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک کا خزانہ قیامت کے دن گنجا یعنی نہایت زہریلا سانپ بن جائے گا، صاحب خزانہ اس سے بھاگنا چاہے گا لیکن وہ اس کا پیچھا کرے گا اور کہے گا: میں تیرا خزانہ ہوں۔ فرمایا: اللہ کی قسم! وہ پیچھا کرتا ہی رہے گا یہاں تک کہ (اس زکوٰۃ نہ دینے والے) شخص کو اپنے قبضے میں لا کر اپنا نوالہ بنا لے گا۔

72. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The wealth of someone from you (who does not pay Zakat) will be made (like) a bald-headed poisonous snake on the Day of Judgement. The wealthy man will run to escape the snake but it will chase him, saying, 'I am your wealth'. The Prophet further said, "By the name of Allah the snake will continue to chase him until he catches him and swallow him whole."

ٹھہرا ہوا پانی

STAGNANT WATER

۷۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا يَيَّالُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ، ثُمَّ يُغْتَسَلُ بِهِ.))

(۷۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پانی ٹھہرا ہوا ہے اور بہتا نہیں ہے اس میں پیشاب کر کے پھر اسی سے غسل نہ کرنا چاہئے۔

73. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Urination in the stagnant water and (consuming that water for) taking a bath must be avoided."

اصلی مسکین کون ہے!

WHO IS NEEDY?

۷۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَيْسَ الْمِسْكِينُ هَذَا الطَّوَّافُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ
الْلُقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ ، إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الَّذِي لَا
يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَيَسْتَحْيِ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ وَلَا يُفْطِنُ لَهُ
فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ.))

(۷۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چکر لگانے والا جو (بھیک مانگنے کے
لئے) لوگوں کے پاس چکر لگایا کرتا ہے اور ایک لقمہ یا دو لقمے یا ایک کھجور یا دو
کھجور پاتا ہے وہ مسکین نہیں ہے، اصل میں مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہ ہو
اور لوگوں سے مانگنے میں شرم کرے اور لوگ اس کی حالت نہیں جانتے کہ اس کو
کچھ خیرات دے سکتے۔

74. The Prophet (peace and blessings be upon him) said,
"The beggar who goes door to door to get one or two loaves of
bread and one or two dates is not poor but the poor is who has
nothing in terms of wealth and property but feels shame to ask
for anything and the people are not aware of his affairs to help
him."

شوہر کی اجازت

WITH THE PERMISSION OF THE HUSBAND

۷۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا تَصُومُ الْمَرْءَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ. وَلَا تَأْذَنُ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ. وَمَا أَنْفَقْتُ مِنْ كَسْبِهِ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ، فَإِنَّ نِصْفَ أَجْرِهِ لَهُ.))

(۷۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی عورت کا شوہر گھر پر موجود ہو تو اس کو اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھنا چاہئے اور اس کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو آنے کی اجازت نہ دینی چاہئے۔ اور اس کی آمدنی سے اس کے حکم کے بغیر جو کچھ خیرات کرے تو اس کا آدھ ثواب شوہر کو ملے گا (یعنی علاوہ مال کے ثواب کے، نفس فعل خیرات وہی کا بھی پورا ثواب عورت کو نہ ملے گا۔)

75. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "A woman should not keep fast (supererogatory) without the willingness of her husband if he is at home (not gone on journey). She also should not let anyone to be at her house until her husband allows. Half of its reward what she gives away as charity from her husband's wealth without being in his notice goes to him."

موت کی خواہش مت کرو!

DO NOT WISH FOR DEATH

۷۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ ، وَلَا يَدْعُو بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ . إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ انْقَطَعَ عَمَلُهُ . أَوْ قَالَ : أَجَلُهُ . إِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهُ إِلَّا خَيْرًا .))

(۷۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص موت کی خواہش نہ کرے، اور اس کے آنے سے پہلے اس کی دعا نہ کرے، جب تم میں سے کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کا ”عمل“ منقطع ہو جاتا ہے۔ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کی ”زندگی“ ختم ہو جاتی ہے۔ مومن کی عمر زیادہ ہونے سے اس کی بھلائی میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔

76. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "None of you should wish for death and never pray the death should come (before it is destined). (Because) When you die, your (good) deeds are then no more (or perhaps he said, 'his life ends). He further said, "As long the Believer lives, his good deeds continue to increase."

مرد مسلمان

MUSLIM IS GENEROUS

۷۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
 ((لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ لِلْعَنْبِ " الْكَرْمُ " إِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ
 الْمُسْلِمُ.))

(۷۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص عنب (انگور) کو
 ”کرم“ نہ کہے، کرم تو مرد مسلمان ہے۔

77. The Prophet (peace and blessings be upon him) said,
 "None of you should praise the grapes (wine) to make you
 generous as generosity is (the quality of) Muslim." (As
 intoxication makes one generous)

لڑکے، لڑکی کی شادی

RIGHT USE OF TREASURE

۷۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِشْتَرَى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا. فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى
الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ. فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ :
خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي ، إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ ، وَلَمْ أَبْتَغِ
مِنْكَ الذَّهَبَ. فَقَالَ الَّذِي اشْتَرَى الْأَرْضَ : إِنَّمَا بَعْتُكَ
الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا. فَتَحَاكَمَا إِلَى الرَّجُلِ. فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا
إِلَيْهِ : أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا : لِي غُلَامٌ. وَقَالَ الْآخَرُ : لِي
جَارِيَةٌ. فَقَالَ : اُنْكِحِ الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَانْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِكُمَا مِنْهُ ،
وَتَصَدَّقَا.))

(۷۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص تھا جس نے کسی سے ایک
زمین خریدی، پھر جس شخص نے زمین خریدی تھی اس نے اپنی زمین میں ایک
گھڑا پایا جس میں سونا تھا، زمین کے خریدار نے (بائع سے) کہا: مجھ سے اپنا
سونا لے لو، میں نے تو تم سے زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریدا تھا، مگر جس شخص
نے زمین فروخت کی تھی اس نے کہا: میں تو زمین اور جو کچھ اس میں ہے تمہیں بیچ
ڈالا تھا۔ اس پر ان دونوں نے ایک کو حکم (بیچ) بنایا۔ حکم نے کہا: کیا تمہاری
اولاد ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا: میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا:
میری ایک لڑکی ہے۔ اس نے کہا: لڑکے سے لڑکی کی شادی کر دو اور سونا اپنے ہی
پر خرچ کرو اور صدقہ دو۔

78. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Once a person bought land from someone. The buyer found a pot there full of gold coins. He tried to return it to the previous owner saying he did purchased the land but not the gold coins. But the seller refused saying he sold the land with all it had in it. They took their case to an arbiter who asked one of them if he had a child. He told that he had a son. 'I have a daughter' the other said. The arbiter said, Marry them with each other and spend the gold on yourselves with some as charity."

www.kitabosunnat.com

اللہ جل شانہ زیادہ خوش کب ہوتے ہیں!

WHEN ALLAH IS PLEASED

۷۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((أَیْفَرَحُ أَحَدُكُمْ بِرَاحِلَتِهِ إِذَا ضَلَّتْ مِنْهُ ثُمَّ وَجَدَهَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ.

قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ إِذَا تَابَ، مِنْ أَحَدِكُمْ بِرَاحِلَتِهِ إِذَا وَجَدَهَا))

(۷۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے اگر کسی کی سواری کا جانور گم ہو جائے پھر مل جائے تو کیا اس کو خوشی ہوگی کہ نہیں؟ لوگوں نے کہا: ہاں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ کو بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی کہ کسی شخص کو (گم شدہ) سواری کے پھر مل جانے سے (خوشی ہوتی ہے)۔

79. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If your means of transport (camel, horse etc.) is lost (How grieved is a man if his only means of transport is lost) and later is found, whether it will bring pleasure to the owner or not." The companions answered in affirmative. The Prophet said, "By the name of my Lord in whose hand Muhammad's soul is that when a servant of Allah makes penitence to return to Him, Allah is more pleased than the person whose lost camel or horse returns to him."

اللہ جل شانہ کی بندے سے محبت

ALLAH'S LOVE WITH HIS SERVANTS

۸۰۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: ((إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ ، تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ ،
وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ ، تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ ، وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ جِئْتُهُ أَوْ
قَالَ : أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعٍ .))

(۸۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: جب میرا بندہ مجھ سے ایک بالشت آگے بڑھ کر ملتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ بڑھ کر ملتا ہوں، اور جب میرا بندہ مجھ سے ایک ہاتھ بڑھ کر ملتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ بڑھ کر ملتا ہوں، اور جب مجھ سے دو ہاتھ بڑھ کر ملتا ہے تو میں اس کے پاس اس سے زیادہ تیز جاتا ہوں، یا یہ فرمایا کہ ”آتا ہوں“ (راوی کو الفاظ میں شک ہے)۔

80. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah says, 'When a servant of Mine proceeds one span (equal to the length between tips of thumb and little finger of stretched palm) to Me, I proceed double of it to him. If he comes more towards me, I go even more to him (or said, 'I come' instead of 'I go to', the narrator is not sure.)".

وضو کا ادب

DIP YOUR NOSTRILS

۸۱۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيُسْتَشِقْ بِمَنْخَرَيْهِ مِنْ مَّاءٍ ثُمَّ لِيَنْثَرُ.))

(۸۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو اُس کو چاہئے کہ دونوں نتھنوں میں پانی ڈالے پھر چھڑک دے۔

81. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "When you make ablution cleanse your nostrils by dipping them in handful of water and then sniff out."

اُحد کے پہاڑ برابر سونا

GOLD EQUAL TO MOUNT OF Uhud

۸۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّ عِنْدِي أَحَدًا ذَهَبًا لَا حَبِثُ
أَنْ لَا يَأْتِيَنِي عَلَى ثَلَاثِ لَيَالٍ وَ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ أَجِدُ مَنْ يَتَقَبَّلُهُ
مِنِّْي ، لَيْسَ شَيْءٌ أَرْصِدُهُ فِي دَيْنٍ عَلَيَّ.))

(۸۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر میرے پاس اُحد (ایک پہاڑ کا نام) کے برابر بھی سونا ہوتا تو میں اس بات کو پسند کرتا کہ تین رات گزرنے سے پہلے اگر کوئی اس کو لینے والا ہوتا تو ایک دینار بھی باقی نہ رکھوں، میں کوئی چیز باقی رکھ کر (اللہ کے سامنے) مقروض نہیں بننا چاہتا۔

82. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "By Him in Whose hand Muhammad's soul is that if I had gold equal to the mount Uhud I would have wished to give it away in the way of Allah before the three nights are gone not leaving a single Dinar with me. Because I do not like to be indebted (in the eyes of Allah) by keeping anything (to be given away) with me."

باورچی کا حق

RIGHT OF THE COOK

۸۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا جَاءَكُمْ الصَّانِعُ بِطَعَامِكُمْ قَدْ أَغْنَى عَنْكُمْ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ ،
فَادْعُوهُ ، فَلْيَأْكُلْ مَعَكُمْ ، وَإِلَّا فَالْقِمُّوهُ فِي يَدِهِ (أَوْ لِيُنَاوِلْهُ فِي
يَدِهِ))

(۸۳) اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب تمہارا کھانا پکانے والا تمہارے پاس تمہارا کھانا
لائے جس نے تمہیں گرمی اور دھوئیں سے بچایا تو اس کو بھی اپنے ساتھ کھانے
کے لئے بلا لو ورنہ اس کے ہاتھ میں لقمہ ہی دے دو (یا: ”اس کے ہاتھ میں ہاتھ
دو“) فرمایا (یہ فرمایا وہ راوی کو شک ہے)۔

83. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "When your cook serves you food who saved you from (the pain of) heat and smoke, invite him to join you or (if it is not possible) give him some food in hand." (or perhaps the Prophet said, 'join hands with him to appreciate him, as the narrator remains unsure about it).

میرا بچہ، میری بچی MY BOY, MY GIRL

۸۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ "إِسْقِ رَبَّكَ" أَوْ "أَطْعِمْ رَبَّكَ" وَضِيْ رَبَّكَ. وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ "رَبِّي" وَلْيَقُلْ "سَيِّدِي" مَوْلَايَ. وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: "عَبْدِي، أَمَتِي" وَلْيَقُلْ: "فَتَايَ، فَتَاتِي، غَلَامِي."))

(۸۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے: "اپنے رب کو پانی پلاؤ" یا "اپنے رب کو کھانا کھلاؤ" اور "اپنے رب کے لئے (چراغ) روشن کرو" اور تم میں سے کوئی شخص کسی کو یہ نہ کہے: "میرا رب" بلکہ یہ کہے "میرا سردار"، "میرا مولا" اور تم میں سے کوئی شخص "میرا بندہ"، "میری بندی" نہ کہے بلکہ "میرا بچہ"، "میری بچی"، "میرا لڑکا" کہے۔

84. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "None of you should ever say, serve your Lord the drinking water or feed your Lord the food and light the lamp for your Lord. (And, none of you should ever call any man as my lord. Call him, my leader or my chief, instead. Also you must not call any man as 'my servant' and any woman as 'my maid',. You may call them 'my boy' and 'my girl'."

ہر ایک کی دو بیویاں

TWO WIVES IN PARADISE

۸۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلْبِجُ الْجَنَّةَ صُورُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، لَا يَصُفُّونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ فِيهَا. انْتِهَمَ وَ امْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ. وَ مَجَامِرُهُمْ مِنَ الْأَلْوَةِ ، وَ رَشْحُهُمُ الْمِسْكُ. وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مَخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ. لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ ، وَلَا تَبَاغُضَ ، قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبٍ وَاحِدٍ ، يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا.))

(۸۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان لوگوں کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گی۔ جنت میں وہ نہ تھوکیں گے اور نہ اس میں ناک صاف کریں گے اور نہ اس میں بیت الخلا کو جائیں گے۔ ان کے برتن اور کنگھیاں سونے، چاندی کی ہوں گی اور ان کی انگلیٹھیاں ایلوے کی ہوں گی اور ان کا چھڑکا و مشک کا ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی، بیوی کی پنڈلی کا گدھ حسن کی (شفافی کی) وجہ سے گوشت میں سے نظر آئے گا۔ (جنت کے) لوگوں کے درمیان نہ تو اختلاف ہو گا اور نہ ان کے دلوں میں ایک دوسرے سے بغض ہوگا، وہ صبح شام اللہ کی حمد و ثنا بیان کریں گے۔

85. The Prophet (peace and blessings be upon him) said.

"The faces of the first group of the Believers to enter Paradise will be (shining) like the moon. They will neither spit nor blow their noses. They will not require to go to toilet. Their pots and combs will be made of gold and silver. The fuel of their grates will consist of aloes and musk will be sprinkled for perfuming the air. Everyone of the dwellers of Paradise will have two wives, the marrow of whose shin bones will be visible (through the transparent body owing to the great beauty of women of Paradise). The inmates of Paradise will have no difference among themselves nor malice towards others. They will be praising their Lord in the morning and evening."

اللہ جل شانہ سے عہد لینا

TAKE PLEDGE FROM ALLAH

۸۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخَلِّفَنِيْ. اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ. فَاِىُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَذِيْتُهُ اَوْ هَتَمْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ اَوْ لَعَنْتُهُ ، فَاجْعَلْهَا صَلَوةً وَ زَكَاةً وَ قُرْبَةً تَقَرِّبُنِيْ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))

(۸۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میں تجھ سے ایک عہد لیتا ہوں جس کی تو ہرگز خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ میں ایک انسان ہوں (اس لئے اگر کسی مسلمان کو مجھ سے کوئی تکلیف پہنچے، یا میں اسے گالی دوں یا مار لوں یا لعنت بھیجوں، تو تو اسے اس کے حق میں نماز، زکوٰۃ اور کسی کارِ ثواب میں تبدیل کر دے جس کے باعث تو قیامت کے دن اسے اپنا قرب نصیب فرمائے۔

86. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "O my Lord, I want to take pledge from You and implore You not to let the things go against it. That I am a human being and never hurt or abused any Muslim. If I have ever agonised or cursed anyone, O Allah You turn it into blessing and piety (in favour of that person) which may cause his closeness (with Allah) on the Day of Judgement."

غنیمت کا مال

SPOILS OF WAR

۸۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِمَنْ كَانَ قَبْلَنَا ، ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ رَأَى ضَعْفَنَا
وَعَجْزَنَا ، فَطَيَّبَهَا لَنَا .))

(۸۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سے پہلے جو لوگ تھے ان کے لئے
غنیمت کا مال حلال نہیں تھا یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ نے ہمارے ضعف اور
ہماری عاجزی کو دیکھا، اسی لئے اس نے اس کو ہمارے لئے پاک بنا دیا۔

87. The Prophet (peace and blessings be upon him) said,
"Our predecessors were not allowed to take the spoils of war.
Allah Al-Mighty made it lawful for us owing to our weakness
and frailty."

بلی کی وجہ سے دوزخ ملی!

CAT TOOK HER TO HELL

۸۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَاءِ هِرَّةٍ لَهَا أَوْ هِرٌّ رَبَطْتُهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمْتُهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلْتُهَا تَتَقَهُمْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ ، حَتَّى مَاتَتْ هَزُلًا.))

(۸۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت تھی جو اپنی بلی کی وجہ سے (یا یہ فرمایا: بلی کو باندھ رکھنے کی وجہ سے) دوزخ میں گئی چنانچہ نہ تو وہ اس کو کھانا ڈالتی تھی اور نہ چھوڑ ہی دیتی تھی کہ وہ خود ہی زمین کے کیڑے مکوڑے، پرندے پکڑ کر کھالے، یہاں تک کہ وہ بلی فاقے کر کے مر گئی۔

88. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Once a woman was sent unto Hell for a cat (or he said, 'for leashing a cat to starve her to death'). Neither she fed the cat nor freed her (to let her go and find her food). Thus the cat was made to die because of starvation."

www.kitabosunnat.com

کوئی شخص کب مومن نہیں ہوتا!

WHEN ONE IS NOT BELIEVER

۸۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا يَسْرِقُ سَارِقٌ وَهُوَ حِينَ يَسْرِقُ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَزْنِي زَانٌ وَهُوَ حِينَ يَزْنِي مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَشْرِبُ الْحُدُودَ أَحَدُكُمْ يَغْنَى الْخَمْرَ وَهُوَ حِينَ يَشْرِبُهَا مُؤْمِنٌ .

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا يَنْتَهَبُ أَحَدُكُمْ نَهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ أَعْيُنَهُمْ فِيهَا وَهُوَ حِينَ يَنْتَهَبُهَا مُؤْمِنٌ . وَلَا يَغْلُ أَحَدُكُمْ حِينَ يَغْلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَإِيَّاكُمْ ، وَإِيَّاكُمْ))

(۸۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص چوری کرنے کی حالت میں (سچا) مومن نہیں ہوتا، کوئی شخص زنا کرنے کی حالت میں مومن نہیں ہوتا، کوئی شخص ممنوع چیز یعنی شراب پینے کی حالت میں مومن نہیں ہوتا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جب کوئی آدمی بڑے پیمانہ پر کسی کا مال لوٹ لیتا ہے کہ مسلمان آنکھیں اٹھا اٹھا کر اسے دیکھتے رہ جاتے ہیں، تو وہ ایمان کی حالت میں نہیں لوٹتا۔ بچتے رہو، بچتے رہو۔

89. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "One is not (true) Believer at the time of stealing (if he steals something). One is also not Believer at the time of committing Zina (unlawful sex). One is not Believer at the time of

drinking forbidden drinks (alcoholic beverages)." He further said, "By the Name in Whose hand Muhammad's soul is that one is not Believer if he grapples with others to grab dates and sweets at a marriage and the others are looking at him. One is not Believer at the time of cheating others. (So) Avoid indulging in all these." (He repeated it).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان

BELIEF WITH THE PROPHET

۹۰۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِّنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَ لَا يَهُودِيٍّ، وَ لَا نَصْرَانِيٍّ، وَ مَاتَ وَ لَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ.))

(۹۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، اس امت کا کوئی شخص، یا یہودی یا نصرانی میرا تذکرہ نہ کرے اور مر جائے اور اس چیز پر ایمان نہ لائے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے تو وہ دوزخ کے لوگوں میں ہوگا۔

90. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "By Him in Whose hand Muhammad's soul is, if any person either Christian or Jew (and also of other religions) knows about me but does not enter the belief I have been sent with, shall go to Hell."

عورتوں کو تالی بجانا چاہیے

THE WOMEN SHOULD JUST CLAP ONCE

۹۱۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((التَّسْبِيحُ لِلْقَوْمِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ فِي الصَّلَاةِ.))

(۹۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہئے اور عورتوں کو تالی بجانی چاہئے (یعنی نماز میں امام کوئی غلطی کرے تو اس کو آگاہ کرنے کے لئے۔)

91. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "(To inform and correct in case the *Imam* makes an error in recitation of the Holy Qur'an or forgets number of bows) "The male Muslims should say, '*Subhan-Allah* (Praise be to Allah) but the females should just clap their hands (once)" (in case the women are also participating in congregational prayers).

خون میں مشک کی خوشبو

SMELL OF MUSK

۹۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((كُلُّ كَلِمٍ يُكَلَّمُ بِهِ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذَا طُعِنَتْ تَفْجَرُ دَمًا ، أَلْوَنُ لَوْنِ الدَّمِ ، وَالْعَرُفُ عَرُفُ الْمِسْكِ.))

(۹۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر زخم جو مسلمان کو اللہ کی راہ میں لگے قیامت کے دن اسی صورت کا ہوگا جب کہ وہ نیزے سے زخمی ہوا، خون ہجر رہا ہوگا، رنگ تو خون کا رنگ ہوگا مگر خوشبو مشک کی سی خوشبو ہوگی۔

92. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The injuries inflicted in the way of Allah on (the bodies of) Muslims will be bleeding on the Day of Judgement. The colour of blood will be red but smell like musk."

سوال پرسوال

QUESTION UPON QUESTION

۹۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا تَزَالُونَ تَسْتَفْتُونَ حَتَّى يَقُولَ أَحَدُكُمْ : هَذَا اللَّهُ خَلَقَ الْخَلْقَ ، فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ؟))

(۹۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہمیشہ دریافت پر دریافت کرتے رہو گے، یہاں تک کہ تم میں سے کوئی یہ بھی کہے گا کہ: یہ اللہ ہے جس نے مخلوق کو پیدا کیا، پھر تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

93. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If you continue to make (unnecessary) inquiries (regarding Allah and His creatures), someone among you will ask (one day) 'Well Allah created all these creatures but who created Allah.'"

صدقے کا کھجور

DATE OF CHARITY

۹۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِنِّي لَا نَقْلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ الثَّمَرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي
(أَوْ فِي بَيْتِي) فَأَرْفَعُهَا لِأَكُلَهَا ، ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ ،
فَأَلْقِيهَا.))

(۹۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں کے پاس جاتا ہوں تو میں اپنے بستر پر (یا یہ فرمایا: اپنے گھر میں) کھجور پڑا ہوا پاتا ہوں اور میں اس کو کھانے کے لئے اٹھا لیتا ہوں، پھر مجھے خوف ہوتا ہے کہ شاید صدقے کا ہو، پھر میں اس کو ڈال دیتا ہوں۔

94. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Sometimes (it happens that) I go home to find a date on my bed (or said. 'somewhere at home) and I pick it up to eat. Then i put it back fearing lest it should be of charity (charity (Sadaqah) is not allowed for the Prophet and his descendants)."

قسم کا کفارہ

EXPIATION OF VOW

۹۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((وَاللَّهِ، لَأَنْ يُلْجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ أَلَمْ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.))

(۹۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایک شخص اپنے گھر والوں کے بارے میں اپنی قسم کی پابندی کرے، یہ اس سے زیادہ گناہ کا کام ہے کہ وہ قسم کو توڑ کر اللہ تعالیٰ کا مقرر فرمودہ کفارہ ادا کرے۔

95. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "By the name of Allah, leaving your wife (and other family) unattended by you fearing to break any vow (you made not to go to your wife (and other family) is disregarded by Allah and He wills you to expiate (in the way He prescribes to free yourselves from the binding vow)."

قرع اندازی

DRAWING A LOT

۹۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا أُكْرِهَ الْإِثْنَانِ عَلَى الْيَمِينِ فَاسْتَحَبَّاهَا (أَوْ اسْتَحَبَّاهَا)
فَاسْهَمْ بَيْنَهُمَا.))

(۹۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو لوگ قسم کھانے کے لئے مجبور
کئے جائیں اور دونوں حیا کریں تو ان کے درمیان قرعہ ڈالو۔

96. The Prophet (peace and blessings be upon him) said,
"When two persons are required to take oath and both are
reluctant, draw a lot between them."

دودھ کا معاوضہ

SELLING OF UNMILKED CATTLE

۹۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا مَا أَحَدُكُمْ اشْتَرَى لِقْحَةً مُصْرَاءً أَوْ شَاةً مُصْرَاءً ، فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلِبَهَا ، إِمَّا هِيَ ، وَإِلَّا فَلْيُرِدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ .))

(۹۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اونٹنی یا بکری خرید کرے جس کا دودھ دھوکا دینے کے لئے کئی وقت کا نہ نچوڑا گیا ہو تو اس کو دودھ نچوڑنے کے بعد دو باتوں کا اختیار ہوگا، یا تو اس کو رکھ لے ورنہ اس کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور دے دے (دودھ کے معاوضہ میں)۔

97. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "When anyone of you buys a she-camel or a goat whose several milking times have been missed (to cheat the buyer of high yielding cattle), he is free to honour the bargain or reject it (and keep the milk) for a handful (Sa'a) of dates."

بوڑھا کب جوان ہوتا ہے

WHEN OLD GETS YOUNG

۹۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((الشَّيْخُ شَابٌّ عَلَى حُبِّ الثَّيْنِ: طَوْلُ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةُ الْمَالِ.))

(۹۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بوڑھا آدمی دو چیزوں کی محبت میں جوان ہوتا ہے: لمبی عمر اور مال کی کثرت۔

98. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "An old man feels himself young with the love for long life and plenty of wealth."

ہتھیار سے اشارہ نہ کرو

DO NOT POINT WEAPON TO SOMEONE

۹۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ أَنْ يَنْزِعَ مِنْ يَدِهِ ، فَيَقَعَ فِي حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ .))

(۹۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ ممکن ہے کہ (وہ ہتھیار) شیطان اس کے ہاتھ سے نکال لے اور پھر وہ شخص آگ (دوزخ) کے گڑھے میں گر پڑے (اگر بے ارادہ ایک مسلمان کو قتل کر دے)۔

99. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "None of you should ever point his weapon towards your brother (or friend), as not anyone knows that Satan may make him launch the weapon (or fire) and (thus) make his way to Hell." (Unintentional killing of his Muslim fellow).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار دانت مبارک

**FOUR TEETH OF THE
PROPHET (peace and blessings be upon him)**

۱۰۰۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ حِينِيذٌ يُشِيرُ إِلَى رِبَاعِيَّتِهِ.))

(۱۰۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم پر اللہ کا غصہ بہت سخت ہو گیا جب کہ اس نے اللہ جل شانہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یہ) کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے سامنے کے چار دانتوں کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔

100. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah's wrath on the people gets extremely great for they have maltreated His Messenger." He uttered these sentences pointing to his fore teeth. (reminiscent of the mishap of the battle of Uhud).

جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کریں

**HE, WHO MAY BE KILLED BY
THE PROPHET**

۱۰۱۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ.))

(۱۰۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل شانہ کا غضب اس شخص پر بہت سخت ہو جاتا ہے جس کو اللہ جل شانہ کا رسول، اللہ جل شانہ کی راہ میں قتل کرے۔

101. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah's wrath on that person is extremely great who is killed at the hands of the Prophet in way of Allah."

اولاد آدم کا حصہ

SHARE OF SIN

۱۰۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبٌ مِّنَ الزِّنَا ، أَدْرَكَ لَا مُحَالَهَ . قَالَ :
فَالْعَيْنُ زَيْنَتُهَا النَّظَرُ وَتَصْدِيقُهَا الْإِعْرَاضُ ، وَاللِّسَانُ زَيْنَتُهُ
الْمُنْطِقُ ، وَالْقَلْبُ زَيْنَتُهُ التَّمَنَّى ، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ بِمَا تَمَّ أَوْ
يُكَذِّبُ.))

(۱۰۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر اولاد آدم کے لئے زنا کا بھی کچھ حصہ
مقرر ہے، وہ اس کو لازمی طور پر پاتا ہے، فرمایا: آنکھ کا زنا (نامحرم پر) نظر کرنا ہے
اور اس کی تصدیق نظر موڑ لینا ہے، اور زبان کا زنا (فحش) بات چیت ہے، اور دل
کا زنا خواہش کرنا ہے اور شرم گاہ گناہ کی تصدیق کرتی ہے یا جھٹلاتی ہے۔

102. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Every human being gets his share of *Zina* (unlawful sex) destined for him. Casting lustful gaze at a *Na mehram* (man not her husband and woman not his wife) is *Zina* of the eyes. Therefore turn your eyes away from if happen to fall upon. *Zina* of tongue is to indulge in lustful talk. *Zina* of heart is to wish for sexual act. The sexual organs just culminate the process or undo it."

700 نیکیاں، ایک بُرائی

700 VIRTUES, SINGLE SIN

۱۰۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ ، فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ
بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ. وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ
بِمِثْلِهَا حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ.))

(۱۰۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلام کو اچھا بنادے پھر تو ہر ایک نیکی جو وہ کرتا ہے اس جیسی دس سے سات سو گنا لکھ لی جاتی ہیں اور ہر بُرائی جو وہ کرتا ہے اس جیسی ہی (یعنی صرف ایک گنا) لکھ لی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اللہ عز و جل سے جا ملتا ہے۔

103. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "When anyone of you becomes a good Muslim, his single act of virtue is increased ten to seven hundred times and if he commits a sin, it is the same single. (It is counted same single in his book of good and evils) till he meets his Lord" (he dies).

مختصر نماز

PRAYER SHOULD BE SHORT

۱۰۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفِ الصَّلَاةَ ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ ،
وَفِيهِمُ الضَّعِيفَ ، وَفِيهِمُ السَّقِيمَ . وَإِنْ قَامَ وَحْدَهُ ، فَلْيُطِلْ
صَلَاتَهُ مَا شَاءَ.))

(۱۰۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی امام بن کر لوگوں کو نماز پڑھائے تو اس کو چاہئے کہ نماز کو مختصر بنادے کیونکہ جماعت میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں، ضعیف بھی ہوتے ہیں، اور اگر تنہا نماز کے لئے کھڑا رہے تو اپنی نماز کو جتنا چاہے دراز کر سکتا ہے۔

104. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "One who leads the prayers should do it short. As among the participants of the congregational prayers could be old and weak people too. And when one is single may prolong it to one's will."

ایک نیکی لکھ لو!

AN ADDITIONAL VIRTUE

۱۰۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ! ذَاكَ عَبْدٌ يُرِيدُ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً.....
وَهُوَ أَبْصَرُ بِهِ..... فَقَالَ: اِرْقُبُوهُ، فَإِنْ عَمِلَهَا فَارْكَبُوهَا لَهُ بِمِثْلِهَا،
إِنْ تَرَكَهَا فَارْكَبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، إِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَأَى.))

(۱۰۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ملائکہ (فرشتے) [بعض وقت] کہتے ہیں: ”اے رب! یہ بندہ گناہ کا ارادہ کر رہا ہے“۔ اللہ تو اس کو سب سے زیادہ دیکھنے والا ہے اس پر اللہ فرماتا ہے: اس کو دیکھتے رہو، اگر وہ اس کو کرے تو اس کو اس جیسا ہی (ایک گناہ) لکھ لو، اور اگر اس کو چھوڑ دے تو اس کو اس کے لئے ایک نیکی لکھ لو، بے شک اس نے اس گناہ کو میری خاطر چھوڑا ہے۔

105. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The angels tell their Lord sometimes saying 'O our Lord, Your that servant intends to commit a sin'. Allah says, 'keep watch on him. If he commits a sin, record in his book a single sin but if he gives up his intention count one virtue in his favour as he has left it for me.'"

اللہ جل شانہ اور بندے کا معاملہ ALLAH AND HIS SERVANTS

۱۰۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

((كَذَّبَنِي عَبْدِي وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ لَهُ. وَ شَتَمَنِي عَبْدِي وَلَمْ
يَكُنْ ذَلِكَ لَهُ. أَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ : لَنْ يُعِيدَنَّا كَمَا بَدَّءَنَا.
وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ : اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا. وَأَنَا الصَّمَدُ : لَمْ أَلِدْ
وَلَمْ أُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ.))

(۱۰۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: میرا بندہ مجھے
جھٹلاتا ہے اور یہ اس کے لئے مناسب نہیں، اور میرا بندہ مجھے گالی دیتا ہے اور یہ
اس کے لئے مناسب نہیں اس کا یہ کہنا مجھے جھٹلانا ہے کہ ”وہ ہم کو اس طرح ہرگز
دوبارہ پیدا نہ کرے گا جس طرح بس نے ابتداء میں پیدا کیا تھا“۔ اس کا یہ کہنا
مجھے گالی دینا ہے کہ: ”اللہ نے کسی کو بیٹا بنا لیا ہے“ اور میں بے نیاز ہوں: نہ جنتا
ہوں اور نہ جنا گیا ہوں اور نہ میرا کوئی ہمسر ہے۔

106. The Prophet (peace and blessings be upon him) said,
"Allah Al-Mighty says, '(some of) My servants belie Me. It is
not justified. They abuse me (sometiems). It is not justified.
They belie me by saying, 'He will never resurrect us as He had
born us. They abuse Me by saying, 'Allah begets a son for
Himself' whereas I am self-sufficient Master. Neither I beget
nor I am begotten and none is equal, comparable to Me."

سخت دھوپ، دوزخ کی بھاپ

INTENSE HEAT IN AIR OF HELL

۱۰۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
((اَبْرِدُوا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلَاةِ ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فُجَحِ
جَهَنَّمَ.))

(۱۰۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دھوپ ذرا ٹھنڈی ہونے کے بعد نماز
پڑھو، کیونکہ سخت دھوپ دوزخ کی بھاپ ہے۔

107. The Prophet (peace and blessings be upon him) said,
"Perform the (Zuhur) prayer when the intense heat decreases a
little (the sun lowers a little in the west) as the intense heat is
the air of Hell."

دوبارہ وضو کرو

NO PRAYER WITHOUT ABLUTION

۱۰۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
((لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ.))

(۱۰۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کی نماز جب کہ وضو ٹوٹ جائے قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ دوبارہ وضو کر لے۔

108. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The performing of prayer is not approvable if you are no more in ablution until you make ablution once again."

پُر سکون رہو

PROCEED TO MOSQUE AT MEDIUM PACE

۱۰۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَاتُّوْهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ.
فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا سَبَقْتُمْ فَاتِمُّوا.))

(۱۰۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس کے لئے جاؤ مگر اس طرح چلو کہ تم پر سکون و اطمینان ہو، جتنی نماز ملے اس کو پڑھ لو اور جو چھوٹ گئی ہے اس کو پورا کر لو۔

109. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "When *Aadhan* (call for prayer) is pronounced you must proceed to the mosque at a medium pace (do not run). Join the prayer (already in progress). Perform in the following of *Imam* and complete your prayer alone after the Imam and the initial followers have finished their prayer."

قاتل و مقتول دونوں جنت میں

MURDERER AND VICTIM BOTH IN PARADISE

۱۱۰۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((يَضْحَكُ اللَّهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ. قَالُوا: وَكَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: يَقْتُلُ هَذَا قَيْلِجُ الْجَنَّةِ. ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْآخَرِ فَيَهْدِيهِ إِلَى الْإِسْلَامِ، ثُمَّ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُسْتَشْهِدُ.))

(۱۱۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنستا ہے جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا ہو اور پھر بھی دونوں جنت میں جائیں۔ لوگوں نے عرض کیا: کس طرح؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا: یہ قتل ہو گیا اس لئے جنت میں داخل ہو گا، پھر دوسرے پر اللہ مہربانی کرے گا اور اس کو اسلام کی ہدایت دے گا، پھر وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا اور شہید ہو جائے گا۔

110. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah Al-Mighty is pleased to see two persons while one has killed the other but the both will enter Paradise." The companions said, '(O Prophet of Allah) How (this is possible).' He said, "The one who is killed will enter Paradise (because of being murdered). Allah will be Merciful to the other, guiding him to the way of Islam. He will then (after becoming Muslim) fight in way of Allah to be martyred."

جب تمہارا بھائی منگنی کر رہا ہو!

**GIVE FIRST OPPORTUNITY TO
YOUR BROTHER**

۱۱۱۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا يَبِيعُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ.))

(III) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارا بھائی کوئی چیز خرید رہا ہو تو تم اس کو نہ خریدو، اور اگر تمہارا بھائی منگنی کر رہا ہو تو تم (اُسی عورت سے) منگنی نہ کرو (بلکہ انتظار کرو کہ وہ فارغ ہو جائے پھر جو چاہے کرو)۔

111. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "When your fellow intends to buy a thing, let him buy it first (if the thing is only one and has no match). If your fellow intends to betroth a woman, let him do it first. You must wait." (the outcome of their case if you are interested in that woman too.)

مومن کی ایک آنت

BELIEVER EATS LESS

۱۱۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ ، وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعَى وَاحِدٍ.))

(۱۱۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے اور مومن ایک آنت سے کھاتا ہے۔

112. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The Unbeliever eats with seven intestines while the Believer eats with one." (The Muslims are advised not to eat too much. The Prophet's saying in this regard is that you must stop eating while your stomach demands (a little more).)

خضر علیہ السلام کو خضر کیوں کہا گیا!

WHY HE WAS NAMED Khizar

۱۱۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِنَّمَا سُمِّيَ خَضِرٌ ، لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بِيضَاءَ فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ تَحْتَهُ خَضِرَاءً.))

(۱۱۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خضر (علیہ السلام) کا نام خضر یعنی سبز (اس وجہ سے رکھا گیا کہ وہ ایک مرتبہ سفید ریت پر بیٹھے تو وہ ان کے نیچے سبز ہو گئی۔

113. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Khizar (May blessing be upon him) was named Khizar (green) because once he was sitting on the white sand which turned green" (due to his miracle).

ٹخنوں سے نیچے لنگی

GARMENT COVERING THE ANKLES

۱۱۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى الْمُسْبِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَعْنِي إِزَارَهُ.))

(۱۱۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مسبل کی طرف (نظر رحمت سے) نہ دیکھے گا (یعنی) جس کی لنگی (بہت لمبی ٹخنوں سے نیچے تک ہو)۔

114. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah Al-Mighty will not cast glance of mercy on the person whose lower garment covers his ankles" (The Prophet told the male Believers to keep their lower garments above their ankles).

دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو

WHEN YOU ENTER THE GATE

۱۱۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((قِيلَ لِبَنِي إِسْرَءِيلَ : اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَ قُولُوا حِطَّةٌ
يُغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ. فَبَدَّلُوا ، فَدَخَلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَ يَرْحَفُونَ
عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا: حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ.))

(۱۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ يَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ“
(تم دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور کہو ”حطۃ“ (ہمارے گناہوں کو
معاف کر) وہ تمہاری خطاؤں کو معاف کرے گا، مگر انہوں نے ان الفاظ کو بدل
دیا: اور دروازہ میں اپنی پیٹھ کے نچلے حصہ کے بل ریٹکتے ہوئے داخل ہوئے اور
حبة فی شعيرة (جو میں گئی ہوں) کہنے لگے۔

115. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah had commanded a nation *Enter the gate in prostration (or bowing with humility) and say, 'Forgive us', and we shall forgive you your sins.*

But they changed the words and said, 'Wheat grains in barley'. (Just to make mockery of Allah's words) and (instead of bowing) they entered the gate dragging themselves on their back" (keeping their legs in front of them disobeying Allah's command).

جب زبان سے قرآن صاف نہ نکلے!

BETTER TO SLEEP

۱۱۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَجَمَ الْقُرْآنَ عَلَى لِسَانِهِ : فَلَمْ يَذَرِ مَا يَقُولُ ، فَلْيَضْطَجِعْ.))

(۱۱۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رات کو نماز کے لئے کھڑا رہے، پھر اس کی زبان سے قرآن صاف نہ نکلے اور جاننے کے قابل نہ رہے کہ کیا کہہ رہا ہے تو اس کو چاہئے کہ سو جائے۔

116. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If someone among you is unable to recite properly the Holy Qur'an in Isha prayer and understand what he is reciting (because of being overwhelmed by sleep) he must go to sleep" (and leave the prayer to perform it later).

میں ہی زمانہ ہوں

I CREATED THE TIME

۱۱۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

((لَا يَقُلْ ابْنُ آدَمَ " يَا خِيَّةَ الدَّهْرِ " فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ ، أُرْسِلُ
الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ، فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا .))

(۱۱۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کہا: آدم کے کسی بیٹے
(انسان) کو ”زمانہ کا برا ہو“ نہ کہنا چاہئے کیونکہ میں ہی زمانہ (دھر) ہوں، میں
ہی رات اور دن کو پے درپے بھیجتا ہوں اور جب چاہوں ان کو روک لوں۔

117. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah says, 'None of Adam's son (human being) should ever abuse the age (time). Because it is Me Who is (creator of) age and sends day after the night. And I can stop them when I will.'"

غلام کیلئے اچھی بات

BEST WAY FOR A SLAVE

۱۱۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((نِعَمًا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يَتَوَقَّاهُ اللَّهُ بِحُسْنِ طَاعَةٍ رَبِّهِ وَطَاعَةِ سَيِّدِهِ. نِعَمًا لَهُ، نِعَمًا لَهُ.))

(۱۱۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غلام کے لئے یہ بات کیا ہی اچھی ہے کہ اللہ جل شانہ اس کو اپنے پروردگار اور اپنے آقا (ہردو) کی اچھی اطاعت کرتے ہوئے وفات دے، یہ اس کے لئے بڑا ہی اچھا ہے، یہ اس کے لئے بڑا ہی اچھا ہے۔

118. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "It is better for a slave that Allah grants him death in the state of his obedience to his Allah and his Master. It is better for him. It is better for him."

سامنے اور دائیں جانب فرشتے

DO NOT SPIT TO RIGHT

۱۱۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ ، فَإِنَّهُ يُنَاجِي اللَّهَ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ ، فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا ، وَلَكِنْ لِيَبْصُقَ عَنْ شِمَالِهِ ، أَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ ، فَيُدْفِنُهُ.))

(۱۱۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے سامنے نہ تھوکے، کیونکہ وہ جب تک اپنی نماز کی جگہ پر ہوتا ہے اللہ جل شانہ کی مناجات کرتے رہتا ہے اور سیدھی طرف بھی نہ تھوکے کیونکہ اس کی سیدھی جانب ایک فرشتہ ہوتا ہے لیکن اپنے بائیں جانب یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوک کر اس کو دفن کر دے۔

119: The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) said, "When anyone of you stands for prayer, he must not spit (in front) because he praises Allah at those moments; and there is an angel present at his right side. Rather he can spit at his left or bury it under his feet."

خاموش رہو

PRICE OF SILENCE

۱۲۰۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا قُلْتَ النَّاسَ : اُنْصِتُوا ، وَهُمْ يَتَكَلَّمُونَ فَقَدْ لَفَوْتُ عَلَى نَفْسِكَ يَعْنِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ.))

(۱۲۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نے لوگوں سے کہا کہ ”خاموش رہو“ اور وہ باتیں کرتے ہی رہیں یعنی جمعہ کے دن تو تم نے اپنے نفس پر ایک لغو کام کیا۔

120. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If during the Jumm'ah (seremon) you asked the people busy in talking to be silent, you made a mistake" (During ser mon speaking is strictly forbidden).

میں اس کا ولی ہوں

I AM YOUR GUARDIAN

۱۲۱۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِ اللَّهِ. فَإِيَّكُمْ تَرَكَ دِينًا
أَوْ ضِيعَةً فَأَدْعُونِي، فَإِنِّي وَلِيُّهُ. وَإِيَّكُمْ مَا تَرَكَ مَالًا، فَلْيُؤْتَرُ
بِمَا لَهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانَ.))

(۱۲۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہ نسبت اور لوگوں کے میں مومنوں کے
حق میں اللہ کے نوشتہ احکام میں زیادہ قریبی رشتہ دار ہوں چنانچہ تم میں سے اگر
کوئی شخص قرض چھوڑ کر مرے یا اس طرح فوت ہو کہ کفن کو بھی پیسے نہ ہوں تو مجھے
بلاؤ۔ میں اس کا ولی ہوں اور اگر تم میں سے کوئی شخص مال چھوڑے تو جو کوئی اس کا
قربت دار ہو اسے انہما مال پر ترجیح حاصل ہوگی (ترکہ بحق حکومت ضبط نہ ہو
گا)۔

121. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "I am relatively nearer to the Believers (almost equal to relatives) as compared to the others. Therefore send for me if someone among you dies with a burden of payments or dies without enough money for his shroud (coffin). I am his guardian. (I will pay his loan and provide the shroud). When someone among you dies leaving the property or money, his relatives should be preferred regarding inheritance" (in the absence of real inheritors). (The inheritance should never be confiscated by the government.)

ذوق یقین و عزم

INVOKE ALLAH PERSISTENTLY

۱۲۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
 ((لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: " اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ. " اَوْ " اِرْحَمْنِيْ
 اِنْ شِئْتَ " اَوْ " اَرْزُقْنِيْ اِنْ شِئْتَ " لِيَعْزِمَ الْمَسْئَلَةَ. اِنَّهُ يَفْعَلُ مَا
 يَشَاءُ: لَا مَكْرَهَ لَهُ.))

(۱۲۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے:
 ”اگر تو چاہے تو میری مغفرت کر“ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر“ یا ”اگر تو چاہے تو
 مجھے رزق دے“۔ اس کو چاہئے کہ پورے عزم کے ساتھ سوال کرے، بے شک
 وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اس کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔

122. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "You must not invoke Allah like this, (O my Lord) Forgive me if You will' or 'Be Merciful to me if You will. Give me sustenance if You will'. He should invoke Allah with full determination and certainty (though) Allah does what He wills and none can force Him."

گائے کے سر جیسی سنہری چیز

DISHONESTY IS A CURSE

۱۲۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ : لَا يَتَّبِعْنِي رَجُلٌ قَدْ كَانَ
مَلَكَ بَضْعَ امْرَأَةٍ يُرِيدُ أَنْ يَتَّبِعَنِي بِهَا وَلَمَّا بَنَى ، وَلَا آخَرَ بَنَى
بِنَاءً لَهُ ، وَلَمَّا يَرْفَعُ سُقْفَهَا ، وَلَا آخَرَ قَدْ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ
خِلْفَاتٍ وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ لِأَدَمَا. فَغَزَا ، فَدَنَا الْقَرْيَةَ حِينَ صَلَّى
الْعَصْرَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ : أَنْتِ مَأْمُورَةٌ وَ أَنَا
مَأْمُورٌ. اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا. فَحَبِسَتْ عَلَيْهِ ، حَتَّى فَتَحَ
اللَّهُ عَلَيْهِ. فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا فَأَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَأْكُلَهُ ، فَأَبَتْ أَنْ
تَطْعَمَهُ. فَقَالَ: فِيكُمْ غُلُولٌ. فَلْيَبِيعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ.
فَبَايَعُوهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ. فَقَالَ: فِيكُمْ الْغُلُولُ ، فَلْتَبَا
يَعْنِي قَبِيلَتُهُ. فَبَايَعَتْهُ قَبِيلَتُهُ ، فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ.
فَقَالَ: فِيكُمْ الْغُلُولُ ، أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ " قَالَ : فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْسِ
بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ. فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَ هُوَ بِالصَّعِيدِ ، فَأَقْبَلَتِ
النَّارُ فَأَاكَلَتْ. قَالَ: فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبِيلِنَا. ذَلِكَ بِأَنَّ
اللَّهَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا ، فَطَيَّبَهَا لَنَا.))

(۱۲۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے (ایک مرتبہ) جنگ کی اور اپنی قوم سے کہا: میرے ساتھ کوئی ایسا شخص نہ آئے جس نے

کسی عورت سے شادی کی ہو اور اس کے ساتھ زفاف کرنا چاہتا ہو اور زفاف نہ کیا ہو اور نہ ہی کوئی ایسا شخص جو اپنا مکان بنا رہا ہو اور ابھی اس کی چھت بلند نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی اور جس نے بکریاں یا اونٹنیاں خریدی ہوں اور وہ ان کے بچے پیدا ہونے کا انتظار کر رہا ہو۔ پھر انہوں نے جنگ کی، پھر جب کہ عصر کی نماز کا وقت ہوا یا اس کے لگ بھگ تو [دشمن کے] شہر کے پاس پہنچے اور سورج نکلنے لگا تو بھی مامور ہے اور میں بھی مامور ہوں، یا اللہ! اس کو کچھ دیر تک میرے لئے روک دے، اس پر ان کے لئے سورج رک گیا، یہاں تک اللہ نے اس کو فتح دی۔ پھر لوگوں نے جو مال غنیمت حاصل کیا تھا جمع کیا اور اس کو کھانے کے لئے آگ آگے بڑھی لیکن اس کے کھانے سے انکار کر دیا، پیغمبر نے کہا: ”تم میں خیانت ہے، اس لئے چاہئے کہ ہر قبیلے سے ایک شخص مجھ سے بیعت کرے“ پھر انہوں نے اُن سے بیعت کی اور ایک آدمی کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چمٹ گیا، اس پر انہوں نے کہا: ”تم میں خیانت ہے اس لئے چاہئے کہ اس کا قبیلہ مجھ سے بیعت کرے“۔ پھر اس کے پورے قبیلے نے ان سے بیعت کی تو دو تین آدمیوں کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چمٹ گیا، اس پر انہوں نے کہا: ”تم میں خیانت ہے، تم نے خیانت کی ہے“۔ کہا: پھر ان کے پاس گائے کے سر کے جیسی سنہری چیز نکال کر لائے، اس کو بھی مال غنیمت میں رکھ دیا گیا اور وہ پاک مٹی پر تھا، تو آگ آگے بڑھی اور کھا لیا۔ فرمایا: غنیمت کا مال ہم سے پہلے کسی پر حلال نہ تھا، یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ نے ہمارے ضعف اور ہماری عاجزی کو دیکھا، اس لئے اس نے اس کو ہمارے لئے پاک بنا دیا۔

123. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Once a prophet of Allah planned to fight a battle (against the enemies). He said to his people, 'One who has married a woman and didn't yet consume his marriage but intends to do, should not go with me. One who is building his house and yet not completed should not go (to the battle) and one who has

bought goats or she-camels and waiting for their breeding should (also) not go". Then he led his army (to the enemys land). When they reached there (enemy's town) it was time of *Asr* prayer (afternoon) and the sun was declining. He said facing the sun, (O sun) You are on your duty and I am on mine'. Then said to Allah 'O My Lord stay the sun for me'. The sun stayed until the prophet's army won the victory. The people gathered the spoils and (according to the divine law of that time) the (heavenly) fire came to burn it out but withdrew. (didn't burn). The prophet of Allah said, 'Some of you are going to be dishonest, so one representative of every tribe should come and take oath of allegiance with me.' They obeyed and one man's hand got stuck to the prophet's (which attributed dishonesty to his tribe). The prophet of Allah ordered all men of the suspected tribe to take oath of allegiance. Then all the members of the tribe took oath of Allegiance (one by one giving their hands in his). Hands of three of them got stuck with his hand. He said to them, "You have breached the trust, you are dishonest. Upon this they went and brought a gold object similar to the cow's head and returned to the spoils. Then the sacred fire came and burned out all the spoils. Then he said, "Spoils were not allowed for any nation before us. Allah Al-Mighty made it lawful for the Muslims (to consume the spoils)."

حوض بہتا ہی رہا

WHEN CAME UMAR (R.A.)

۱۲۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ ، رَأَيْتُ أَنِّي أَنْزَعُ عَلَى حَوْضٍ أَسْقِي النَّاسَ فَاتَانِي أَبُو بَكْرٍ ، فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرِيَحَنِي. فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ.))

قَالَ: فَاتَانِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَهَا مِنْهُ ، فَلَمْ يَنْزِعْ رَجُلٌ نَزْعَهُ حَتَّى وَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ يَنْفَجِرُ.))

(۱۲۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بار جب کہ میں سو رہا تھا میں نے (خواب میں) دیکھا کہ حوض پر لوگوں کو پانی پلانے کے لئے ڈول سے پانی کھینچ رہا ہوں۔ پھر میرے پاس ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انہوں نے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا تا کہ مجھے راحت پہنچائیں۔ پھر انہوں نے دو ڈول نکالے اور ان کے نکالنے میں ضعف تھا، اللہ جل شانہ ان کو معاف کرے، فرمایا: پھر میرے پاس عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور ڈول کو ان سے لے لیا، پھر کوئی شخص ان کے جیسا کھینچ نہ سکا، یہاں تک کہ سب لوگ (سیراب ہو کر) واپس ہو گئے اور حوض بہتا ہی رہا۔

124. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Once I was sleeping and I saw (in dream) myself pulling bucket of water from the well for people. (Seeing this) Abu Bakr came (to help) and he took the bucket from me to pull the

water. He pulled two bucketful of water and his action manifested slowness. Then came Umar ibn Khattab and took the bucket. He pulled the water mightily and none could compete him until all the people drank heartily and still the water was flowing heavily."

چپٹی ناک، چھوٹی آنکھیں

PEOPLE WITH SMALL EYES

۱۲۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا. جُورَ كِرْمَانَ ، قَوْمًا مِّنَ
الْأَعَاجِمِ ، حُمْرَ الْوُجُوهِ ، فُطْسَ الْأَنْوُفِ ، صِغَارَ الْأَعْيُنِ ، كَانَتْ
وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ.))

(۱۲۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی، یہاں
تک کہ تم جو کرمان سے لڑیں، وہ ایک عجمی (غیر عرب) قوم ہے، سرخ چہرے،
چپٹی ناک اور چھوٹی آنکھوں والی، گویا کہ ان کے چہرے پٹی ہوئی ڈھال ہیں۔

125. The Prophet (peace and blessings be upon him) said,
"The Doomsday will not come until you fight a battle against
'Jure Kirman'. They are a non-Arab nation with red faces, flat
noses and small eyes. Their faces look like flattened shield."

تکبر اور بردباری

PRIDE AND HUMBLENESS

۱۲۶۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((الْخِيَلُ وَالْفَخْرُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْفَنَمِ.))

(۱۲۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فخر و تکبر گھوڑے اور اونٹ والوں میں ہوتا ہے اور بردباری بکری والوں میں۔

126. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The owners of the camels and horses have (a sense of) pride and the owners of goats have humbleness" (in their behaviour).

بالوں کے جوتے

SHOES MADE OF HAIR

۱۲۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نَعَالُهُمُ الشَّعْرُ.))

(۱۲۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی یہاں تک کہ تم ایک ایسی قوم سے لڑو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

127. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The Doomsday will not come until you fight a nation who wear shoes made of hair."

امارت کس کی!

LEADERS MUST BE FROM QURAYSH

۱۲۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((النَّاسُ تَبِعُ لِقُرَيْشٍ فِي هَذِهِ الشَّانِ أَرَاهُ يَعْنِي الْإِمَارَةَ.....
مُسْلِمُهُمْ تَبِعَ لِمُسْلِمِهِمْ ، وَكَافِرُهُمْ تَبِعَ لِكَافِرِهِمْ.))

(۱۲۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس معاملہ میں ————— یعنی میں سمجھتا ہوں امارت کے بارے میں ————— لوگ قریش کے تابع ہیں، ان میں کے مسلمان ان کے مسلمانوں کے تابع، اور ان میں کے کافران میں کے کافروں کے تابع ہیں۔

128. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "I see people accept the leadership of Quraysh. The Muslims are obedient to their Muslim Qurayshites while the Unbelievers are subservient to their Unbeliever Qurayshite lords."

بہترین عورتیں BEST WOMEN

۱۲۹۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صُغُرِهِ ، وَارْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ.))

(۱۲۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین عورتیں جو کبھی اونٹ پر سوار ہوئیں ہیں وہ قریش کی عورتیں ہیں: اپنے بچوں پر ان کے بچپن میں بڑی مہربان رہتی ہیں، اور اپنے شوہر کے مال کی بڑی حفاظت کرتی ہیں۔

129. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The best of the women who ever rode on the camel are the women of Quraysh. They are kind to their children in their childhood and guard their husbands' property strictly" (who rode on camel may be a proverb which stands for women of the desert - translator).

نظر لگنا حق ہے

EVIL EYE IS RIGHT

۱۳۰۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
((الْعَيْنُ حَقٌّ، وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ.))

(۱۳۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر لگنا حق بات ہے اور پچھنے (پچھا بٹو) لگانے سے منع کیا۔

130. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Influence of the evil eye is true but to make black spot on forehead or to scarify the body (to save from evil eye) is wrong". (He forbade it.)

www.kitabosunnat.com

نماز کا انتظار

TO WAIT FOR THE PRAYER

۱۳۱۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ ، وَلَا يَمْنَعُهُ أَنْ
يَخْرُجَ إِلَّا أَنْتَظَرَهَا.))

(۱۳۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک نماز ہی
میں رہتا ہے جب تک کہ نماز اس کو روکے رکھے اور نماز کے انتظار کے سوائے
اس کو اور کوئی چیز جانے سے نہیں روکتی۔

131. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "A person is considered in the state of performing prayer as long as the (wait for) prayer stays him in the mosque."

اوپر کا ہاتھ

HAND OF GIVER

۱۳۲۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ.))

(۱۳۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور (خیرات) اپنے قریبی رشتہ داروں سے شروع کرو۔

132. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The upper hand (which gives away charity) is better than the lower (which accepts the charity) and prefer your near relatives for charity."

درمیان میں کوئی نبی نہیں!

RELATIONSHIP WITH EISA (A.S.)

۱۳۳۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ ، قَالُوا: كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ مِنْ عِلَاقَاتٍ ، وَأُمَمَاتُهُمْ شَتَّى ، وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ ، فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ.))

(۱۳۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور لوگوں کے مقابلہ میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ دنیا اور آخرت میں اولیٰ ہوں، لوگوں نے کہا: کس طرح؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیغمبر علاقائی بھائی ہیں، اور ان کی مائیں علیحدہ ہیں اور ان کا دین ایک ہے، اور ہم دونوں کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

133. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "I am nearer to Eesa ibn Maryam (Jesus Christ) with comparison to others. The companions asked, 'How (it is) O Prophet of Allah?' He said, "The Prophets are like half brothers, their mothers are different but their faith is one (and the same). And also there is no other Prophet between us."

سونے کے دو کنگن

TWO GOLD BRACELETS

۱۳۴۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ ، إِذْ أُوتِيتُ مِنْ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ سَوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ ، فَكَبَّرَا عَلَيَّ وَاهْمَانِي. فَأَوْحَى إِلَيَّ أَنْ أَنْفُخَهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا ، فَذَهَبَا ، فَأَوَّلَتْهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا : صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ.))

(۱۳۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ جب کہ میں سو رہا تھا تو زمین کے خزانے میرے پاس لائے گئے اور سونے کے دو کنگن میرے ہاتھ میں رکھے گئے، مجھ پر وہ گراں گزرے اور مجھے رنج میں ڈال دیا۔ اس پر مجھے وحی ہوئی کہ ان دونوں کو پھونک دوں، پھر میں نے ان دونوں کو پھونک دیا اور وہ دونوں چلے گئے کہ میں نے دونوں سے دو جھوٹوں کی تعبیر لی جو میرے دونوں طرف ہیں اور میں ان کے درمیان میں ہوں: صنعاء والا اور یمامہ والا۔

134. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Once I was sleeping and the treasures of earth were brought to me (in dream) and two gold bracelets were given to me which caused my displeasure and worried me. Then it was revealed to me that I should blow at them. I did the same and they were gone. I took them (two bracelets) to stand for the two imposters who are on both sides of me and I am between them, one in San'a and the other in Yamama." (Prophet's saying indicates to false prophets Aswad Ansee of San'a and Musaylma Kazzab of Yamama.)

عمل کے ذریعے نجات

ONLY RIGHT PRACTICE

۱۳۵۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِمُنْجِيهِ عَمَلُهُ ، وَلَكِنْ سَدِّدُوا وَ قَارِبُوا .
قَالُوا: وَلَا أَنْتَ ، يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : وَلَا أَنَا ، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي
اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَفَضْلٍ .))

(۱۳۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنے عمل کے ذریعہ نجات نہیں پائے گا، لیکن (عمل کو) درست کرو اور میانہ روی اختیار کرو، لوگوں نے کہا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں؟ فرمایا: میں بھی نہیں، سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور فضل سے ڈھانک لے۔

135. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "None will be pardoned merely by his (looking good) practices. You (therefore) correct your practices and go on moderate way." The companions said 'Not you, o Prophet of Allah?' (will be pardoned) He said, "(Yes) Not me, except that Allah Al-Mighty's rich blessing and grace may cover me."

دو قسم کی تجارت ولباس

WHICH TRADE AND GARMENTS ARE FORBIDDEN

۱۳۶۔ وَقَالَ: وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَنْ بَيْعَتَيْنِ

وَلِبَسَتَيْنِ: أَنْ يَّحْتَبِيَ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ، لَيْسَ عَلَى
فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ ، وَأَنْ يَّشْتَمِلَ فِي إِذَا رَءَا صَلَّى ، إِلَّا أَنْ
يُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقِهِ ،

وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسِّ وَالْإِلْقَاءِ
وَالنَّجْشِ.))

(۱۳۶) اور کہا: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی تجارت اور دو طرح کے لباس سے منع فرمایا [چنانچہ لباس کی حد تک] تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے کو اس طرح نہ لپیٹ لے کہ اس کی شرم گاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو، اور یہ کہ جب نماز پڑھے تو اپنی لنگی کو کندھوں پر ڈال لے مگر یہ کہ اس کے دونوں کناروں کو مخالف سمتوں سے اپنے کندھے پر ڈال لے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھو کر یا کنکری ڈال کر خریدنے اور نجش سے منع فرمایا۔

136. The Prophet (peace and blessings be upon him) prohibited two categories of trade and two fashions of garments. As far the garments, he said, "None of you should wrap your garments (round your body) in a fashion that your private parts may get prominent. When you perform prayer (and you have just one loose garment for your upper body)

wrap the garment in a fashion round your waist that each of its two ends is thrown on opposite shoulder overlapping the other. And do not sell or purchase anything by touching or by dropping a pebble tradition" (an old Arab tradition to deceive the buyer).

موت معاف ہے!

DEATH - MEANS OF PARDON

۱۳۷۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((الْعَجْمَاءُ جُرْحَهَا جَبَارٌ، وَالْبِشْرُ جَبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جَبَارٌ، وَالنَّارُ جَبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ.))

(۱۳۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے زبانوں (جانوروں وغیرہ) سے موت واقع ہو تو وہ معاف ہے۔ کنوئیں میں گرنے سے موت واقع ہو تو بھی معاف ہے، کان میں گرنے سے موت واقع ہو تو بھی معاف ہے، آگ سے موت واقع ہو تو بھی معاف ہے، البتہ دھینہ ہو تو اس کا پانچواں حصہ زکوٰۃ میں دینا چاہئے۔

137. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "One who is killed by the animal is pardoned (by Allah). One who drowns in a well is pardoned (too). One who dies in a mine is pardoned (too) and one who is burnt to death is (also) pardoned. However in case of hidden treasure (If one is killed in search of a hidden treasure and finds it) the fifth of it must be given as *Zakat*."

شہر میں اقامت

ABODE IN TOWN

۱۳۸۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((أَيُّمَا قَرْيَةٍ اتَّيْتُمُوهَا ، وَ أَقِمْتُمْ فِيهَا فَسَهْمُكُمْ وَ أَظَنَّهُ قَالَ :
فَهِىَ لَكُمْ ، أَوْ نَحْوَهُ مِنْ الْكَلَامِ ، وَ أَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتْ اللَّهَ وَ
رَسُولَهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ، ثُمَّ هِيَ لَكُمْ.))

(۱۳۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی شہر میں جاؤ اور اس میں اپنے
مقدّر کے مطابق اقامت کر لو۔۔۔۔۔ میرا خیال ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔۔۔۔۔ تو وہ تمہارے لئے ہے۔۔۔۔۔ یا ایسا ہی کوئی اور کلام۔۔۔۔۔ اور
جو شہر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے تو (فتح ہونے پر)
اس کا خمس (پانچواں حصہ) اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے،
پھر وہ (خمس بھی) تمہارے ہی لئے ہے (یعنی سرکاری حصہ بھی مفاد عامہ کے لئے
خرچ ہوتا ہے)۔

138. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "When you go to (capture) a town (you may) reside there. Or perhaps the Prophet said, 'The town (captured) is for you' (either you reside there or not) the narrator is not sure about the exact wording).

The Prophet further said, "If a town becomes enemy to Allah and His Prophet (and if captured by the Muslims) fifth portion of its spoils will go to Allah and His Prophet. (But in real sense) That fifth portion is also for you". (As after going in to *Baytal-Maal* (state exchequer) it is spent for the welfare of common man.)

اختلاف الروایات

الرموز: ”ب“ يدل على مخطوطة برلين لصحيفة همام بن منبه،
 ”د“ على مخطوطة دمشق، ”ح“ على مسند ابن حنبل.
 والرقم هو رقم الحديث في الصحيفة كانشرناها.

١. ح: فرض الله عليهم، ب، ح: اوتينا من بعدهم.
٢. ح: ابو القاسم صلعم. اكملها واجملها. فتم بناؤك. محمد النبي ﷺ فكنت انا.
٣. ب، ح: أنفق اشياء.
٤. ب: يقحمن فيها فذالك، ح: فتفتحتم فيها قال: فذلکم، ب ح: ”هلم عن النار“ مرة واحدة، ح: فتخلبونى تفتحون.
٥. ح: ”اياکم والظن“ مرة واحدة. وكذلك كلمة ”ولا تنا جشوا“ حذفت عنده، ح: عبيد الله.
٦. ح: مسلم وهو يسأل.
٧. ح: لی رسول الله. وقال يجتمعون. أعلم كيف. فقالوا.
٨. ح: كلمة ”مالم يحدث“ بعد ”صلى فيه“.
٩. ح: كلمة ”آمين“ الثانية في ب فقط، ح: فيوافق.
١٠. ح؛ وقال: بينما. قال له. ويلک اركبها فقال: بدنة، ب، ح: يا رسول الله! قال: وفي آخر الحديث كلمة ”ويلک اركبها“ مرة واحدة عند ح.
١١. ح: جزء واحد من. جهنم قالوا: كانت لكافية.

۱۳. هذا الحديث بعد رقم ۱۶ عند ح.
۱۴. ب: تعلمون ما لبكيتم، ح: لضحكتم قليلاً ولبكيتم كثيراً.
۱۵. ح: شتمه. كلمة "إني صائم" مرة واحدة في ب.
۱۷. ح: امر بالنار، د: فلد غته. فأوحى اليه.
۱۸. د: محمد في يده، ب: قعدت سرية، د: تغزوا.
۲۲. ح: ويفيض. بكثر الهرج أيما هو؟ يا رسول الله!
۲۳. ب، ح: يكون بينهما.
۲۵. ب: آمنوا جميعاً.
۲۶. ح: وله ضراط. حتى يخطر. نفسه فيقول، ب: حتى قضى الثوب.
۲۷. ح: خلق السموات. مافى يمينه.
۲۸. ح: يوم لأن يرانى. من أهله وماله ومثلهم معهم.
۲۹. ح: هلك كسرى ثم لا يكون. لتقتسمن كنوزهما. سبيل الله عز وجل. وحذف ح كلمة "وسمى الحدب خدعة".
۳۱. ح: فانما اهلك. بأمر فائتمروا به، ب: بأمر فأتوا به.
۳۲. ب، ح: الى من فضل، ح: منه فيمن.
۳۵. ح: طهر انا. أن يغسله.
۳۶. ح: يصلى الناس ثم يحرق.
۳۹. ح: لم اكن قدرته له ولكنه يلفته به قدرته له يستخرج به من البخيل يؤتىنى. آتانى عليه.
۴۱. ح: هو قال عيسى:.
۴۲. ح: والله ما أوتيتكم.
۴۳. ح: جعل الامام. وإذا كبر. وإذا سجد.
۴۵. ح: واخر جتهم. اعطاك الله علم كل شئ واصطفاك. برسالاته كان قد كتب. فحاج.

۴۶. ح: خرّ علیہ جراد. اغنیک عما.

۴۷. خفت علی داود علیہ السلام القراءة. بدایتہ فترج وکان.

۴۹. ح: لیسلم الصغیر.

۵۰. ح: عصموا منی اموالهم. علی اللہ عزّوجل.

۵۱. ح: الناس وسفلتهم وعرتهم فقال اللہ عزّوجل للجنة: إنما انت

رحمة. یضع اللہ عزّوجل رجله فتقول: قط قط ای حسبی. فان اللہ

ینشی.

۵۳. ح: علیہ وسلم إذا تحدث. حسنة ما لم يفعلها. يفعل سيئة فأنا

اغفرها ما لم يفعلها.

۵۴. ح: علیہ وسلم لقيد. خير مما.

۵۵. ح: الجنة أن يقول تمن ويتمن فيقول له، ب: له إن لك.

۵۷. لاند فعت في شعبهم.

۵۸. ح: خلق اللہ عزّوجل. قال له: اذهب. واستمع ما يجيئك.

فقالوا: السلام عليك ورحمة اللہ فزادوه رحمة اللہ. صورة آدم

وطوله. ينقص الخلق، ب: حذف كلمة "فزادوا ورحمة اللہ:

۵۹. ح: موسى عليه السلام. عينه وقال. فقل الحياة. فماتورات بيدك

جنب الطريق، ب ح: رد اللہ عينه.

۶۰. ح: موسى عليه السلام يغتسل. الحجر بثوب موسى. موسى باثر.

موسى وقالوا: ان بالحجر ند باسطة.

۶۱. ح: عن كثرة.

۶۲. ح: وإذا اتبع أحدكم.

۶۳. ح: خسفت به. حتى يوم القيامة.

۶۶. ح: مامن مولود يولد إلا على. تنتجون الاء بل فهل.

۶۷. ح: الذنب قال.

٢٨. ح: قالوا: إنك، ب: ح: كلمة "إياكم والوصال" مرة واحدة. لست في ذاكم.
٤٠. ح: تطلع الشمس. الرجل على دابته تحمله. له متاعه عليها صدقة قال: والكلمة. قال: كل خطوة يمشيها.
٤١. ح: حقها بسطها عليه.
٤٢. ح: قال: ويفر منه، ب: يفر منه ويطلبه.
٤٣. ح: لا تبل. تغتسل منه.
٤٣. ب: المسكين الذي يطوف.
٤٦. خ: لا يتمن أحدكم. انقطع عمله وإنه لا يزيد، د: يدعوا به.
٤٨. ح: فقال الذي اشترى. وقال الذي باع الأرض. قال: فتحاكما. قال احدهما. جارية قال. على أنفسهما منه، ب: ح: انا اشتريت منك الأرض، د: اشترا.
٤٩. ب: ضلت ثم وجدها.
٨٠. ح: حذف كلمة "او قال: أتيته".
٨١. ح: الماء ثم لينثر.
٨٢. ح: أن احداً عندي. أحد من يقبله مني ليس شيئاً.
٨٣. ح: عنكم عناء حره. فلقموه في يده. وحذف ح كلمة "اولينا وله في يده".
٨٣. ح: ربك أطعم. وليقل فتاتي، غلامي: ب: ح: سيدى ومولاى.
٨٥. ح: فيها ولا يتفلون ولا يتمخطون. أمشاطهم الذهب. مجامرهم الألوة. مخ ساقيهما.
٨٦. ح: لن تخلفنية. له صلاة.
٨٧. ح: لمن قبلنا.
٨٨. ح: دخلت النار امرأة. لها ربطتها. ترمم من خشاش.

۸۹. ح: وهو مؤمن حين يسرق. وهو مؤمن حين يزنى ولا يشرب الشارب وهو مؤمن حين يشرب يعنى الخمر. ولا ينتهب مؤمن فأياكم.
۹۰. ح: يكلمه المسلم فى سبيل الله ثم يكون. تنفجر دماً. المسك قال: أى يعنى الغرف الريح.
۹۱. رقمه عند ح بعد ۹۰. ح: الله عز وجل.
۹۲. رقمه عند ح بعد ۹۱. ح: تكون صدقة فألقها ولا آكلها.
۹۳. ح: والله لأن يلج.
۹۴. ح: واستحيا هما فليستهما عليها، "فاستحياهما، كذا بالأصل الدمشقى، لعلها "فاستحياها" أى فاستحيا اليمين.
۹۵. ح: شاة مصراه. إمايرضى.
۹۶. ح: الشيخ على حب.
۹۷. ح: لا يمشين أحدكم. لعل الشيطان ينزع فى يده.
۱۰۱. ح: رسول الله ﷺ فى سبيل.
۱۰۲. ح: كتب على ابن آدم. أدرك لا محالة فالعين. النظر ويصدقها. زنيته النطق والتمنى. يصدق ماثم ويكذب.
۱۰۳. ح: إذا ما قام أحدكم.
۱۰۴. ح: الملائكة رب.
۱۰۵. ح: له ذلك وشتمنى ولم يكن له ذلك تكذيبه إياى أن يقول. فلن يعيدنا. الصمد الذى.
۱۰۶. ح: من الحر.
۱۰۷. ح: لا يقبل الله صلاة.
۱۰۸. ح: تمشون عليكم. فصلوا وما فاتكم فاقضوا.
۱۰۹. ح: قالوا: كيف.

۱۱۱. ح: لا یخطب احدکم علی.

۱۱۲. ح: زاد فی آخر الحدیث بعد کلمة ”واحد“ ما یتی: ”حدثنا

عبدالله قال سمعت ابی (ای ابن حنبل) یقول: قلت لعبد الرزاق: یا ابابکر، افضل! یعنی هذا الحدیث كأنه اعجبه حسن هذا الحدیث وجودته قال: نعم.

۱۱۳. ح: لم یسم خضراً إلا أنه جلس. خضراء والفروة الحشیش

الأبيض وما یشبهه قال عبدالله: هذا التفسیر من عبد الرزاق.

۱۱۴. ح: حذف کلمة ”یعنی ازاره“ وحذف کلمة ”یعنی“.

۱۱۵. ح: حبة فی شعرة.

۱۱۷. ح: قال لا یقل. إنی انا الدهر.

۱۱۸. ح: للمملوک ان یتوفی بحسن عبادة الله وصحابة سیده. کلمة

”نعماله“ مرة واحدة.

۱۱۹. ح: من الصلاة. مناج لله.

۱۲۰. ح: الغیت علی نفسک. وحذف کلمة ”یعنی يوم الجمعة“.

۱۲۱. ح: فایکم ماترک. فأنا ولیه. فلیرث ماله عصبتہ.

۱۲۲. ح: وارحمنی. وارزقنی لیحزم.

۱۲۳. ح: بها ولم بین ولا أحد قد بنی بنیاناً. ولا أحد قد اشتری. ینتظر

اولادها. من القرية حين صلاة. ان تطعم فقال. قبيلتك فبا یعتہ

قبيلته قال؛ فلصق بيد رجلین. فأكلته قال. ذلك لأن الله عزوجل،

ب، ح: ید رجل بیده قال. ثلاثة بیده قال.

۱۲۴. ح؛ الناس قال: فأتانی. یدی لیرفه حتی نزع ذنوباً او ذنوبین وفي

نزعہ ضعف قال: فأتانی ابن الخطاب والله یغفر له فأخذها فلم

ینزع رجل حتی تولى الناس، ب، ح: ابوبکر الصديق.

۱۲۵. ح: خوز و کرمان، ب: حمر الوجه فطس الأنف.

۱۲۶. رقمه فی ح بعد ۱۲۷.

۱۲۷. رقمه فی ح بعد ۱۲۵. ح: اقواماً نعالهم.

۱۲۸. ح: الشأن مسلمهم. (هو حذف كلمة "أراه يعنى الامارة")

ب: كافر تبع لكافرهم.

۱۳۱. ح: ما كانت الصلاة وهي تحبسه لا يمنعه إلا انتظارها.

۱۳۳. ب، ح: أنا اولی بعيسى.

۱۳۴. ح: إذا أوتيت بخزائن.

۱۳۵. ح: ليس واحد بمنجيه.

۱۳۶. ح: وقال نهى عن بيعتين. ونهى عن اللمس والنجش.

۱۳۷. ح: وقال العجماء. والمعدن جبار وفي الركاز الخمس.

۱۳۸. رقمه فی ح بعد ۱۰۲ وقبل ۱۰۳. ح: فأقمت فيها فسهمكم فيها

وأیما قرية.

تخریج احادیث (بخاری و مسلم سے)

(۱) یزاد ہہنا کما ذکرنا فی المقدمة: [أبو اسحاق إبراهيم بن محمد بن الحسين القطان، قال: أخبرنا والدي الامام]

(۲) مسلم ج (۱) ص ۲۸۲ کتاب الجمعة (مطبوعہ ہند اصح المطابع دہلی ۱۳۴۹ھ)، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال أخبرنا معمر عن همام بن منبه، اخي وهب بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريره عن محمد رسول الله ﷺ..... (پوری حدیث من وعن) بخاری ج ۲۷ کتاب الایمان، حدثنی اسحاق بن ابراہیم، أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريره عن النبي ﷺ قال: نحنُ الآخرون السابقون يوم القيامة فقال رسول الله ﷺ واللّه لان يلج احدكم يمينه..... (دیکھئے صحیفہ ہمام کی حدیث نمبر ۹۵)

۲۔ ”بیونا“ فی مسلم بنی ”داراً“ رقم۔

(۲) مسلم ج ۲ کتاب الفضائل ص ۲۴۸ (باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین) حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريره عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها: وقال ابو القاسم ﷺ مثلي ومثل الانبياء من قبلي.....

۳۔ بہا مش دمشقیہ: سقط من اصل السماع كلمة ”بنانه“ ”عضت“ فی فتح الباری عن همام ”غاصت“۔

(۳) مسلم ج ۲ کتاب الفضائل ص ۲۴۸۔ حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريره عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

۵۔ لا يذكر هذا الحديث فی رواية ابن حنبل۔

- (۲) بخاری ج ۲۵ کتاب الادب، حدثنا بشر بن محمد اخبرنا عبد الله اخبرنا معمر بن همام بن منبه عن ابي هريرة عن النبي ﷺ قال:.....
- (۷) مسلم ج ۱ ص ۲۵۱ کتاب الجمعة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال: اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة عن النبي ﷺ قال:.....
- (۸) مسلم ج ۱ ص ۲۲۷ کتاب المساجد حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة عن النبي ﷺ قال:.....
- (۱۰) مسلم ج ۱ ص ۱۷۶ کتاب الصلوة حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة عن النبي ﷺ بمثله۔
- (۱۱) مسلم ج ۱ ص ۴۲۵ کتاب الحج، حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن النبي ﷺ فذكر أحاديث منها وقال:.....

۱۲۔ فی المخطوطتين: ”بنوا آدم“۔

- (۱۲) مسلم ج ۲ ص ۳۸۱ کتاب الجنة باب جهنم، حدثنا محمد بن رافع حدثنا عيد الرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة عن النبي ﷺ بمثل حديث ابي الزناد غير انه قال: ”كلهن مثل حرها“۔

۱۳۔ وهو عند ابن حنبل بين ۱۴ و ۱۵۔

- ۱۴۔ زاد ابن حنبل ههنا حدثنا لا يوجد في المخطوطتين وهو: ”وقال رسول الله ﷺ: اذا قاتل أحدكم فليجنب الوجه“۔

- (۱۳) بخاری ج ۲۷ کتاب الايمان، حدثني ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام هو ابن يوسف عن معمر عن همام عن ابي هريرة قال ابو القاسم ﷺ:.....
- یہاں مسند احمد بن حنبل میں ایک حدیث زائد ہے جو صحیفہ ہمام کے دونوں مخطوطوں میں نہیں ہے:

”اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لڑائی کرے تو چہرے سے بچے“ (یعنی مسلمانوں کے منہ پر گھونسہ نہ لگائے کہ نازک جگہ ہے) بخاری ج ۱، کتاب العتق میں بھی ہمام بن منبه سے یہ روایت موجود ہے: حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابي هريرة عن النبي ﷺ قال: اذا قاتل أحدكم فليجنب الوجه“

- (۱۷) مسلم ج ۲ ص ۲۳۶ کتاب قتل الحيات وغيرها، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا

عبدالرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا به ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال.....

(۱۸) مسلم ج ۲ ص ۱۳۳ كتاب الامارة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ.....

۱۹۔ بهامش الدمشقية: "خ أدخر"۔ وفي البرلينية: "أدخر" في المتن، و"أوخر" بالهامش۔
(۲۲) قال ابو موسى: "الهرج القتل بلسين الحبشة، عن ابى موسى وعن ابى هريرة (بخارى ج ۲۹ كتاب الفتن)۔

(۲۳) بخارى ج ۱۴ كتاب المناقب حدثني عبدالله بن محمد حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابى هريرة عن النبي ﷺ..... مسلم ج ۲ ص ۳۹۰ كتاب الفتن، حدثنا محمد بن رافع حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

(۲۴) بخارى ج ۱۴ كتاب المناقب حدثني عبدالله بن محمد حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابى هريرة عن النبي ﷺ.....

(۲۵) مسلم ج ۱ ص ۸۸ كتاب الايمان، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا قال حدثنا معمر عن همام بن منبه عن ابى هريرة عن النبي ﷺ.....

(۲۶) مسلم ج ۱ ص ۱۶۸ كتاب الصلوة باب الاذان، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه عن ابى هريرة عن النبي ﷺ.....

(۲۷) بخارى ج ۳۰ كتاب التوحيد، حدثنا علي بن عبدالله حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام حدثنا ابو هريرة عن النبي ﷺ.....، مسلم ج ۱ ص ۳۲۲ كتاب

الذكوّة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق بن همام قال حدثنا معمر بن راشد عن همام بن منبه اخى وهب بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن النبي ﷺ فذكر أحاديث منها وقال قال رسول الله ﷺ.....

(۲۸) مسلم ج ۲ ص ۲۶۴ كتاب القضايل، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

(۲۹) بخارى ج ۱۲ كتاب الجهاد والسير، حدثنا عبدالله بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابى هريرة عن النبي ﷺ قال مسلم ج ۲ ص ۸۳ كتاب

الجهاد والسير مسلم ج ۲ ص ۳۹۶ کتاب الفتن حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

(۳۰) بخاری ج ۳۰ کتاب التوحید، حدثنا معاذ بن اسد اخبرنا عبد الله اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هريرة عن النبی ﷺ۔

۳۱۔ فی المخطوطین بالهامش: ”خ ترکم (ای بدل: ترککم) وفي دمشق بالهامش: ”خ فائتمروا“ (ای بدل: فأتوا، ورسمه عنده: فایتوا)۔

۳۲۔ ”فلا يصوم“ کذا ولعله ”فلا يصم“۔

یا تو یہ ابتدائی زمانے کی منسوخ شدہ حدیث ہے یا منشا اصل میں یہ کہنا ہے کہ طلوع فجر کے بعد بیوی کے پاس جائیں تو پھر اس دن روزہ نہیں رکھ سکتے۔

۳۳۔ ”واحدة“ کذا فی المخطوطین، بدل ”واحدا“۔

(۳۳) مسلم ج ۲ ص ۳۴۲ کتاب الذکر والدعاء حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ايوب عن ابی سيرين عن ابی هريرة عن النبی ﷺ وعن همام بن منبه عن ابی هريرة عن النبی ﷺ..... وزاد همام بن منبه عن النبی ﷺ ”انه وترى حب الوتر“

۳۵۔ بهامش البرلينية: ”خ طهر“ (ای بدل: طهرو) ”فليغسله“ وفي الجامع الصغير ج ۱ طبع بمصر ”أن يغسله“۔

(۳۵) مسلم ج ۱ ص ۱۳۷ کتاب الطهارة حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن محمد رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ..... مسلم میں بھی ”فليغسله“ کے بجائے ”ان يغسله“ نیز ”طهرو“ کے ساتھ ساتھ مسلم مطبوعہ ہند کے حاشیہ پر بھی ”طهر“ درج ہے۔

۳۶۔ ”ثم احرق بيوتا“ وفي مسلم عن همام ”ثم تحرق بيوت“۔

(۳۶) مسلم ج ۱ ص ۲۳۲ کتاب المساجد ومواضع الصلوة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

۳۷۔ بهامش دمشق: ”خ الكلام“ (ای بدل: الكلام)

(۳۷) مسلم ج ۱ ص ۲۰۰ کتاب المساجد ومواضع الصلوة، حدثنا محمد بن رافع قال

حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

۳۸- "بنعل واحدة" في البخارى ج ۲۴ كتاب اللباس "بنعل واحدة" "ليحفئهما" في البخارى ايضا "ليحفئهما".

(۳۹) بخارى ج ۲۷ كتاب القدر، حدثنا بشر بن محمد اخبرنا عبد الله اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابى هريرة عن النبى ﷺ قال.....

(۴۰) مسلم ج ۱ ص ۳۲۲ كتاب الزكوة، حدثنا محمد بن رافع قال سمعنا عبد الرزاق بن همام قال حدثنا معمر عن راشد عن همام بن منبه عن وهب بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

۴۱- ضاعت ورقة من البرلينية۔ و"۱" علامة ابتداء السقطة۔

(۴۱) بخارى ج ۱۳ كتاب "بدء الخلق، حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابى هريرة عن النبى ﷺ قال..... مسلم ج ۲ ص ۲۶۵ كتاب الفضائل باب فضائل عيسى عليه السلام، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

یہاں سے حدیث نمبر ۵۵ تک مخطوطہ برلین میں نہیں ہے اور وہ حصہ ضائع ہو گیا ہے۔

۴۳- "انما الامام" والمشهور "انما جعل الامام" "اجمعين" قال في المصباح المنير المطبوع بمصر (جمع) هو تصحيف من المحدثين والوجه "اجمعون"۔

(۴۳) بخارى ج ۳ كتاب الاذان، حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن همام عن ابى هريرة عن النبى ﷺ قال: انما جعل الامام.....

مسلم ج ۱ ص ۱۷۷ كتاب الصلوة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه عن ابى هريرة عن النبى ﷺ.....

(۴۴) بخارى ج ۳ كتاب الاذان حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابى هريرة عن النبى ﷺ.....

مسلم ج ۱ ص ۱۸۲ كتاب الصلوة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

(۴۵) مسلم ج ۲ ص ۳۳۵ کتاب القدر، حدثنا ابن رافع حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ.....

(۴۶) بخاری ج ۲ کتاب الغسل بخاری ج ۱۹ کتاب التفسیر بخاری ج ۲۰ کتاب التوحید، حدثنا عبداللہ بن محمد حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ قال.....

۴۷۔ ”دابتہ“ فی البخاری ج ۱۳ کتاب بدء الخلق عن همام بن منبه ”دوآبہ“۔

(۴۷) بخاری ج ۱۳ کتاب بدء الخلق، بخاری ج ۱۹ کتاب التفسیر حدثنی اسحاق بن نصر حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ.....
یہاں قرآن سے زبور مراد ہے۔

۴۸۔ ”رؤیا الرجل الصالح“ فی الجامع الصغیر ج ۱ ص ۴۳۱ عن الصحیحین ومسنند احمد بن حنبل وابن ماجہ ”رؤیا المؤمن“۔

(۴۹) بخاری ج ۲۵ کتاب الاستذنان حدثنا محمد بن مقاتل ابو الحسن اخبرنا عبداللہ اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ قال.....
یعنی کسی اور کا حق دلانے کیلئے سزائے موت یا ہر جانہ دیا جاسکتا ہے۔

(۵۱) بخاری ج ۲۰ کتاب التفسیر (سورۃ ق) حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابی ہریرۃ قال قال النبی ﷺ.....

مسلم ج ۲ ص ۳۸۲ کتاب الجنۃ، باب جہنم، حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه قال وهذا ما حدثنا ابو ہریرۃ عن رسول اللہ ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول اللہ ﷺ.....

(۵۳) مسلم ج ۱ ص ۷۸ کتاب الايمان، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال وهذا ما حدثنا ابو ہریرۃ عن محمد رسول اللہ ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول اللہ ﷺ.....

۵۵۔ ”إن هیئی لہ“ ساقط من المشکاة باب صفة الجنة واهلها ص ۴۹۶ ”[“ علامۃ انتهاء السقطۃ من البرلینیۃ۔

(۵۵) مسلم ج ۱ ص ۱۰۱ کتاب الايمان حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو ہریرۃ عن رسول اللہ ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول اللہ ﷺ.....

مخطوطہ برلین کے گم شدہ ورق کی عبارت یہاں ختم ہوتی ہے۔

۵۶۔ ”فی شعبۃ“ فی الجامع الصغیر ج ۱ ص ۳۸۹ ”فی شعب“ کذا رواہ احمد والشیخان واطن هذا هو الصحيح لان آخر الحديث ”فی شعبہم“۔

۵۷۔ فی المخطوطین: ”بنو اسرائیل“۔

(۵۷) بخاری ج ۱۳، کتاب بدء الخلق، حدثنی عبد اللہ بن محمد الجعفی حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ہمام عن ابی ہریرۃ قال، قال رسول اللہ ﷺ..... جب تک آدمی اللہ پر توکل کرتا رہا اور روز کی غذا روز خرچ کرتا رہا، چیزیں سڑتی گلتی نہ رہیں، آنے والے دنوں کے لئے اٹھا کر رکھنے کا آغاز بنی اسرائیل سے ہوا۔ جنت کا شجر ممنوعہ کھانے کا مشورہ دینا مراد معلوم ہوتا ہے۔

۵۸۔ بہامش البرلینیۃ: ”خ معاً یحییونک“ (ای بدل: یحییونک) وفيه أيضاً ”خ معافزادوه“ (ای بدل: فزادوا)

(۵۸) بخاری ج ۱۳ کتاب بدء الخلق، حدثنی عبد اللہ بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ہمام عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ..... مسلم ج ۲ ص ۳۸۰ کتاب الجنة حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن ہمام بن منبہ قال: هذا ما حدثنا ابو ہریرۃ عن رسول اللہ ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول اللہ ﷺ.....

(۵۹) بخاری ج ۶ کتاب الجنائز، بخاری ج ۱۳ کتاب بدء الخلق باب وفاة موسى، حدثنا یحیی بن موسیٰ حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ہمام حدثنا ابو ہریرۃ عن النبی ﷺ قال.....

مسلم ج ۲ ص ۲۶۷ کتاب الفضائل باب فضائل موسى عليه السلام، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن ہمام بن منبہ قال: هذا ما حدثنا ابو ہریرۃ عن رسول اللہ ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول اللہ ﷺ..... ۶۰۔ فی المخطوطین: ”بنو اسرائیل“، ”واللہ! ان بالحجر لندبا من اثر ضربه ثلاثاً او اربعاً او خمساً کذا فی البخاری ج ۱۳ کتاب بدء الخلق۔

(۶۰) بخاری ج ۲ کتاب الغسل، حدثنا اسحاق بن نصر قال حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ہمام بن منبہ عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ۔

مسلم ج ۱ ص ۱۵۴ نیز مسلم ج ۲ ص ۲۶۶ کتاب الفضائل، باب فضائل موسى عليه السلام، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق عن ہمام بن منبہ قال: هذا ما حدثنا ابو ہریرۃ عن رسول اللہ ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول اللہ ﷺ۔

(۶۲) مسلم ج ۲ ص ۱۸ کتاب البیوع، حدثنا محمد بن رافع قال أخبرنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه عن النبي ﷺ.....

(۶۳) مسلم ج ۲ ص ۳۰۸ کتاب الادب، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال أخبرنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا أبو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

(۶۴) مسلم ج ۲ ص ۱۹۵ کتاب اللباس حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال أخبرنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا أبو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

(۶۵) بخاری ج ۲۷ کتاب القدر، حدثني اسحاق أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ مسلم ج ۲ ص ۳۳۶ کتاب القدر، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا أبو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

(۶۶) مسلم ج ۲ ص ۴۰۷ کتاب الفتن، حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا أبو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

۶۷- "يضع" في البخاری ج ۱ کتاب الوضوء "يدخل" و "إنه" فيه أيضا "فانه"۔

(۶۸) مسلم ج ۱ ص ۱۳۶ کتاب الطهارة، ما حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة قال رسول الله ﷺ.....

(۶۹) بخاری ج ۱۲ کتاب الجهاد والسير (۷۰) بخاری ج ۱۲ کتاب الجهاد والسير، حدثني اسحاق أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ.....

مسلم ج ۱ ص ۳۲۵ کتاب الزكاة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق بن همام قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا أبو هريرة عن النبي ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

(۷۰) بخاری ج ۲۸ کتاب الحيل، حدثني اسحاق حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ.....

(۷۱) بخاری ج ۲۸ کتاب الحيل، حدثني اسحاق حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن

ہمام بن منبہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ.....

(۷۳) مسلم ج ۱ ص ۱۳۸ کتاب الطہارۃ، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق

حدثنا معمر عن ہمام بن منبہ قال: هذا ما حدثنا ابو ہریرۃ عن رسول اللہ ﷺ
فذكر أحاديث منها وقال رسول اللہ ﷺ.....

۷۵۔ ”لا تصوم“ فی مسلم ج ۱ ص ۲۳۰ ”لا تصم“ عن ہمام بن منبہ۔

(۷۵) بخاری ۲۱ کتاب النکاح، حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا معمر عن ہمام بن منبہ

عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ.....

مسلم ج ۱ ص ۳۳۰ کتاب الزکوۃ، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق

قال حدثنا معمر عن ہمام بن منبہ قال: هذا ما حدثنا ابو ہریرۃ عن محمد رسول
اللہ ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول اللہ ﷺ..... لا تصوم المرأة..... کو مسلم

میں ”لا تصم“ ہے لیکن صحیفہ ہمام کی طرح بخاری میں ”لا تصوم“ ہے۔

۷۶۔ ”لا یتمنی..... ولا یدعو بہ“ فی شرح الجامع الصغیر للعزیزی ج ۴ ص ۴۳۰ ”وفی

روایۃ ہمام لا یتمن احدکم الموت ولا یدع بہ“۔

(۷۶) مسلم ج ۲ کتاب الذکر والدعاء، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق

حدثنا معمر عن ہمام بن منبہ قال: هذا ما حدثنا ابو ہریرۃ عن رسول اللہ ﷺ
فذكر أحاديث منها وقال رسول اللہ ﷺ.....

(۷۷) مسلم ج ۲ ص ۲۳۸ کتاب الفاظ من الادب وغیرہا، حدثنا محمد بن رافع قال

حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن ہمام بن منبہ قال: هذا ما حدثنا ابو ہریرۃ عن
رسول اللہ ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول اللہ ﷺ: ”لا یقولن احدکم للعنب

الکرم انما الکرم الرجل المسلم۔

۷۸۔ ”انکح“ وفی البخاری باب ما ذکر عن بنی اسرائیل ص ۹۲ ”انکحوا“ علی انفسکما

فیہ ایضا ”انفسہما“۔

(۷۸) بخاری ج ۱۲ کتاب بدء الخلق، حدثنا اسحاق بن نظیر أخبرنا عبد الرزاق، عن معمر

عن ہمام عن ابی ہریرۃ قال، قال رسول اللہ ﷺ..... مسلم ج ۲ ص ۷۷ کتاب
الاقضیۃ، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن ہمام بن

منبہ قال: هذا ما حدثنا ابو ہریرۃ عن رسول اللہ ﷺ فذكر أحاديث منها وقال
رسول اللہ ﷺ.....

(۷۹) مسلم ج ۲ ص ۳۵۴ کتاب التوبۃ، حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق أخبرنا

معمر عن ہمام بن منبہ عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ قال.....

(۸۰) مسلم ج ۲ ص ۳۴۱ کتاب الذکر والدعاء، حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق

حدثنا معمر عن ہمام بن منبہ قال: هذا ما حدثنا ابو ہریرۃ عن رسول اللہ ﷺ
فذكر أحاديث منها رسول اللہ ﷺ.....

(۸۱) مسلم ج ۱ ص ۱۲۴ کتاب الطہارت، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق

بن ہمام قال حدثنا معمر عن ہمام بن منبہ قال: هذا ما حدثنا به ابو ہریرۃ عن
محمد رسول اللہ ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول اللہ ﷺ۔

(۸۲) بخاری ج ۲۹ کتاب التمنی، حدثنا اسحاق بن نصر حدثنا عبد الرزاق عن معمر

عن ہمام سمع ابا ہریرۃ عن النبی ﷺ قال.....

۸۳۔ بہامش البرلینیۃ: ”خ معاً: بطعام“ (أی بدل بطعامکم)۔

(۸۴) بخاری ج ۱۰ کتاب الرهن، حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ہمام بن منبہ أنه

سَمِعَ ابا ہریرۃ يحدث عن النبی ﷺ انه قال..... مسلم ج ۲ ص ۲۳۸ کتاب الفاظ
من الادب وغيرها، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر
عن ہمام بن منبہ قال: هذا ما حدثنا ابو ہریرۃ عن رسول اللہ ﷺ فذكر أحاديث
منها وقال رسول اللہ ﷺ.....

۸۵۔ فی المخطوطتین: ”یسبقون“ ثم صحح فی الدمشقیۃ: ”یبصقون“، ”ساقها“ فی

الصحيحین ”ساقهما“، ”علی قلب“، ”علی“ ساقط من الصحيحین۔

(۸۵) بخاری ج ۱۳ کتاب بدء الخلق، حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد اللہ اخبرنا

معمر عن ہمام بن منبہ عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ ﷺ.....

مسلم ج ۲ ص ۳۷۹ کتاب الجنة، حدثنا محمد بن رافع حدثنا معمر عن ہمام بن
منبہ قال هذا ما حدثنا ابو ہریرۃ عن رسول اللہ ﷺ فذكر أحاديث منها وقال
رسول اللہ ﷺ.....

۸۶۔ ”لن تخلفه“ فی مسلم ج ۲ ص ۳۲۴ ”لن تخلفنيه“۔ سقطت ورقۃ اخرى من ب۔

و”]“ علامۃ ابتدائها۔

(۸۷) ”لم تحل“ فی مسلم ج ۲ ص ۸۵ ”فلم تحل“ و”سیأتی فی رقم (۱۲۳)

(۸۷) مسلم ج ۲ ص ۸۵ کتاب الجہاد والسير، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد

الرزاق قال اخبرنا معمر عن ہمام بن منبہ قال: هذا ما حدثنا ابو ہریرۃ عن رسول
اللہ ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول اللہ ﷺ..... نیز دیکھئے ہمام کی حدیث نمبر

۱۲۳ کا آخری حصہ۔

(۸۸) مسلم ج ۲ ص ۲۲۷ کتاب البروائصلہ، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة عن النبي ﷺ قال.....

(۸۹) مسلم ج ۱ ص ۵۶ کتاب الايمان، حدثنا محمد بن رافع قال اخبرنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة عن النبي ﷺ كل هولاء بمثل حديث الزهري غير ان العلاء وصفوان بن سليم ليس في حديثهما "يرفع الناس اليه فيها ابصارهم" وفي حديث همام "يرفع اليه المومنون اعينهم فيها وهو حين ينتهبها مومن" وزاد "ولا يغفل احدكم حين يغفل وهو مومن فاياكم اياكم"۔

۹۱۔ "للقوم" في الصحيحين، كتاب الصلاة "للرجال"۔

(۹۱) مسلم ج ۱ ص ۱۸۰ کتاب الصلوة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا معمر عن همام عن ابي هريرة عن النبي ﷺ بمثله وزاد "في الصلوة"۔

۹۲۔ "يكلم" في جامع الصغير ج ۲ ص ۱۶۹ عن ابي هريرة "يكلمه"، "يكون" في جامع الصغير "تكون" و"يفجر" فيه "ايضا تفجر" متفق عليه۔

(۹۲) بخاری ج ۱ کتاب الوضوء حدثنا احمد بن محمد قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة عن النبي ﷺ قال.....

مسلم ج ۲ ص ۱۳۳ کتاب الامارة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر احاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

(۹۳) بخاری ج ۹ کتاب في اللقطة، حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد الله اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة عن النبي ﷺ قال.....

مسلم ج ۱ ص ۳۴۴ کتاب الزكوة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق بن همام قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن محمد رسول الله ﷺ فذكر احاديث منها وقال قال رسول الله ﷺ.....

(۹۵) بخاری ج ۲۷ کتاب الايمان حدثني اسحاق بن ابراهيم اخبرنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن النبي ﷺ قال: نحن

الاخرون السابقون يوم القيامة فقال رسول الله ﷺ والله، لان يلج احدكم.....

(۹۷) مسلم ج ۲ ص ۵ کتاب البيوع، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن النبي ﷺ فذكر

أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

۹۸۔ ”الشيخ شاب“ في الجامع الصغير ج ۲ ص ۳۹ ”الشيخ يضعف جسمه وقلبه شاب على حب“۔

(۹۹) بخاری ج ۲۹ کتاب الفتن، حدثنا محمد بن رافع أخبرنا عبد الرزاق عن معمر عن همام سمعت أبا هريرة عن النبي ﷺ قال مسلم ج ۲ کتاب البر والصلة والآداب، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال أخبرنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا أبو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

(۱۰۰) بخاری ج ۱۶ کتاب المغازی، حدثنا اسحاق بن نصر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام أنه سمع أبا هريرة قال، قال رسول الله ﷺ.....

(۱۰۱) مسلم ج ۲ ص ۱۰۸ کتاب الجهاد والسير حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال أخبرنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا أبو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

(۱۰۳) بخاری ج ۱ کتاب الايمان، حدثنا اسحاق بن منصور قال حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ.....

۱۰۶۔ ”[“علامة انتهاء السقطه في بـ و”لن يعيدنا كما بدأنا“ وفي المشكاة ج ۱ کتاب الايمان عن أبي هريرة ”لن يعيدني كما بدأني“ رواه البخاری۔

(۱۰۷) مسلم ج ۱ ص ۲۲۴ کتاب المساجد، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا أبو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

(۱۰۸) بخاری ج ۱ کتاب الوضوء، حدثنا اسحاق حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال..... بخاری ج ۲۸ کتاب الحيل.....

مسلم ج ۱ ص ۱۱۹ کتاب الطهارة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق بن همام قال حدثنا معمر بن راشد عن همام بن منبه أخى وهب بن منبه قال هذا ما حدثنا أبو هريرة عن محمد رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

(۱۰۹) مسلم ج ۱ ص ۲۲۰ کتاب المساجد، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال أخبرنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا أبو هريرة عن رسول الله ﷺ

فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

(۱۱۰) مسلم ج ۲ ص ۱۳۷ کتاب الامارة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال

اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ
فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

(۱۱۳) بخاری ج ۱۳ کتاب بدء الخلق، حدثنا محمد بن سعيد الاصبهاني اخبرنا ابن

مبارك عن معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة عن النبي ﷺ قال.....

(۱۱۵) بخاری ج ۱۳ کتاب بدء الخلق، حدثني اسحاق بن نصر حدثنا عبد الرزاق عن

معمر عن همام بن منبه انه سمع ابا هريرة يقول: قال رسول الله ﷺ.....

مسلم ج ۲ ص ۴۱۹ کتاب الزهد، حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبدالرزاق حدثنا

معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر
أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

(۱۱۶) مسلم ج ۱ ص ۲۶۷ کتاب صلوة المسافرين، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا

عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن
رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

(۱۱۸) مسلم ج ۲ ص ۵۳ کتاب الايمان، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال

حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر
أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

(۱۱۹) بخاری ج ۲ کتاب الصلوة، حدثنا اسحاق بن نصر قال اخبرنا عبدالرزاق عن معمر

عن همام سمع ابا هريرة عن النبي ﷺ قال.....

(۱۲۲) بخاری ج ۳۰ کتاب التوحيد، حدثنا يحيى حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن همام

سمع ابا هريرة عن النبي ﷺ قال.....

۱۲۳۔ ”حدثنا عبدالرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة

عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال: غزاني.....” لعمري“ في

مسلم ”لما بين“ ”فدنا القرية“ في مسلم ج ۲ ص ۸۵ ”فدنا من القرية“، ”فأكلت“ فيه

ايضا ”فأكلته“۔

(۱۲۳) بخاری ج ۲۱ کتاب النكاح نیز بخاری ج ۱۲ کتاب الجهاد، حدثنا محمد بن

العلاء حدثنا ابن المبارك عن معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة قال قال رسول

الله ﷺ.....

مسلم ج ۲ ص ۸۵ کتاب الجہاد والسير، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

۱۲۴۔ ”رأيت“ فی البخاری ج ۱۴ کتاب المناقب وفي مسلم ج ۲ ص ۲۷۵ ”رأيت“، ”ليربحني“ فی مسلم ج ۲ ص ۲۷۵ ”ليربحني“۔

(۱۲۳) بخاری ج ۲۸ کتاب التعبير، حدثنا اسحاق بن ابراهيم، حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن همام انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله ﷺ.....

۱۲۵۔ ”جور کرمان“ فی المشكاة ص ۶۵ کتاب الفتن عن ابی هريرة ”خوزاو کرمان من الأعاجم“۔

(۱۲۵) بخاری ج ۱۴ کتاب المناقب، حدثني يحيى حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن همام عن ابی هريرة ان النبی ﷺ قال:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا وَ كِرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ حُمُرَ الرَّجُوهِ قُطَسَ الْأَنْوَفِ صِغَارَ الْأَعْيُنِ وَ جُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمَطْرِقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ، تَابَعَهُ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ۔

(۱۲۶) بخاری ج ۱۴ کتاب المناقب میں امام زہری نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے اور انہوں نے ابو ہریرہؓ کی روایت سے یہ حدیث بیان کی ہے، البتہ آخری الفاظ یہ ہیں ”والایمان یمان والحکمة یمانیة“ (ایمان یمن والوں میں ہے اور حکمت (حدیث) یمن والوں میں ہے)۔

۱۲۸۔ فی مسلم ج ۲ ص ۱۱۹ ”عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها“ ”أراه یعنی الامارة“ ساقط من مسلم۔

(۱۲۸) مسلم ج ۲ ص ۱۱۹، کتاب الامارة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

(۱۳۰) بخاری ج ۱۹ کتاب الطب، حدثنا اسحاق بن نصر حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن همام عن ابی هريرة عن النبی ﷺ..... بخاری ج ۲۴ کتاب اللباس حدثني يحيى حدثنا عبدالرزاق.....

مسلم ج ۲ ص ۲۲۰ کتاب السلام، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

(۱۳۳) مسلم ج ۲ ص ۲۶۵ کتاب الفضائل باب فضائل عیسیٰ علیہ السلام، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

۱۳۴۔ ”اتيت من خزائن“ فی البخاری ج ۲۸ کتاب التعبير، حدثني اسحاق بن حدثنا به ابو هريرة عن رسول الله ﷺ ”اتيت خزائن“۔

(۱۳۳) بخاری ج ۱۷ کتاب المغازی نیز بخاری ج ۲۸ کتاب التعبير، حدثني اسحاق بن ابراهيم الحبطلي حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا به ابو هريرة عن رسول الله ﷺ.....

مسلم ج ۲ ص ۲۴۴ کتاب الروایا، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

۱۳۶۔ ”عائقه“ فی المشكاة ص ۲۴۷ ”عائقه“۔

(۱۳۸) مسلم ج ۲ ص ۸۹ کتاب الجهاد والسير، حدثنا احمد بن حنبل ومحمد بن رافع قالا حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن محمد رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ.....

SOME INTERESTING FACTS

Professor KHALID PARVEZ

His journey was distressing and dangerous but unshaken commitment to his purpose took him to his destination. Fighting against the unfavourable weather, torments of the sizzling deserts and scaring winds he reached at last Egypt leaving far behind the friendly air of Madinah.

He was a bit worried as he was unaware of his host's dwelling. He, however, succeeded to find Muslima bin Mukhlid Ansari, a dignitary of the city who was kind enough to send one of his men to lead him to his friend's house.

"Who is it?" voice came from inside as he knocked at the door. As the guest told his name the host came out hurriedly and embraced him. His face was beaming with delight at the arrival of a person who was being awaited anxiously for months. He took him inside the house and served him variety of food. But the guest refused to touch the food until he could get the answer to his question for he had travelled so far.

The host allowed him to question unhesitantly. He said, "O my friend, we had learnt together a saying of the Holy Prophet (peace and blessings be upon him) from him regarding keeping secret the wrong doings of fellow Muslims. I want to hear that *Hadith* from you."

"I remember it all. How it is possible I learnt a *Hadith* and now not in mind" said the host agreeably. I tell you my friend what the Prophet (peace and blessings be upon him) said. He said, 'One who keeps secret the wrong doing of a fellow Muslim in this world, Allah will hide his wrong doing (from others) in the here-after' (will forgive him his sins).

"All praises be to Allah. I remembered the same wording but I wanted to be sure before I narrated it to others" said the guest from Madinah. He was Abu Ayyub Ansari (R.A.), the respected host of the Prophet (peace and blessings

be upon him) and his host was Aqabah bin 'Amir (R.A.). The host offered his guest to stay a few days more but he declined politely saying that he didn't like to remain away for a single moment from Madinah without a right purpose. He bid him farewell and left for his dearest city. (*Ainee, Fateh-ul-Bari, Jame'a Bian-ul-Islm*)

Towards Syria:

Let us go to Syria where Jabir bin Abdullah the respected companion of the Prophet (peace and blessings be upon him) had reached from Madinah to meet Abdullah bin Anees, another companion of the Prophet (peace and blessings be upon him) on a camel he got for just this long journey. The host welcomed his distinguished guest warmly and asked about the purpose that took him so far. "I have come to learn a *Hadith* from you which is not in my knowledge and I have been told that you have that *Hadith*" said Jabir bin Abdullah with great yearning. "To fear lest I should die before I could learn I travelled swiftly to reach you" he added.

"Surely I will narrate" said Abdullah. "I heard the Prophet (peace and blessings be upon him) saying, 'Allah will speak to the people on the Day of Judgement in a voice audible equally to far and near. He will say, 'I am Mighty king, Reckoner. None of those who have earned Paradise will enter it until the retribution is made for any harm on their part made to those who have earned Hell, though it might be as little as just a slap on face.'"

As Jabir bin Abdullah listened the *Hadith*, he was delighted with a sense of pride and relief. After a brief stay he took permission from his host and set out on the road to Madinah. (*Fateh-ul-Bari - Al - Adab-ul-Mufrid*)

Tale of a Madinite:

And now a tale of a Madinite told by himself. "I would spend most of my time in the service of the Prophet (peace and blessings be upon him). The Prophet often prayed for me, 'O Merciful Lord, Grace him with great wisdom and knowledge of faith.' Unluckily I was just thirteen when the Prophet (peace

and blessings be upon him) passed away. I made purpose of my life to collect Prophet's sayings. Whenever I learnt of any person who had listened something from Prophet's mouth, however hard and distressing to reach I would find him. I learnt from him the *Hadith* and memorized it. Sometimes when I reached the destination with great hardships I found the companion of the Prophet (peace and blessings be upon him) at rest. Then I would wait at his door till he arose and narrated to me the *Hadith*. Some of them would say, 'You are cousin of the Prophet (peace and blessings be upon him), why did you take trouble to come here, we would have come to you to narrate the *Hadith*.' Some of the companions would ask for how long I was waiting. When I told them that I had been waiting for several hours they felt uneasy and complained in a friendly way why I had not informed them instantly after my arrival.'

This tale of efforts is of Abdullah bin Abbas (R.A.) who is the man of great note regarding narration of *Hadith*. Umar (R.A.) bin Khattab would place him amongst the distinguished companions. More than one thousand *Ahadith* (plural of *Hadith*) are said to have been narrated by him.

(*Al-Munhil-ul-Latif fi Usool-ul-Hadith Al-Sharif, Page 30, From Muhammad bin Alvi, Al-Maliki-Al-Hasni*).

The above stated versions show great anxiety and will on the part of the companions of the Prophet (peace and blessings be upon him) in search of the sayings (*Hadith*) of the Prophet (peace and blessings be upon him) soon after his demise. It strengthens the fact that what degree of intent and eagerness might have been shown in his life time by his companions to hear from his tongue what he said and to follow his practices. They not only learned and made part of their lives the traditions and practices of the Prophet (peace and blessings be upon him) but also would bring them into writing. How those people could deny or ignore Allah's clear saying in this regard whose lives were true examples of total submission to Allah's commands. Qur'an tells us:

وَلَا تَسْمُؤْا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ذَلِكُمْ
أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا

"You should not become weary to write it (your contract) whether it be small or big, for its fixed terms, that is more just with Allah; more solid as evidence, and more convenient to prevent doubts among yourselves." Sura Baqarah (Cow) - 282. It is to be concluded that the religion which attaches so much importance to bring on record the ordinary matters of mutual business, it is against its spirit not to pay attention to record one of the two main sources of the teachings of Islam. Qur'an and *Sunnah* (traditions of the Prophet) are the only sources of *Sharia* (laws of Islam). Sayings of the Prophet (peace and blessings be upon him) explain the Holy Qur'an which denotes significance of *Hadith* till the Day of Resurrection to guide the Muslim *Umma*. By the reason of its importance the Muslims of all times took to recording of the sayings of the Prophet (peace and blessings be upon him).

The first ever revelation to Prophet (peace and blessings be upon him) contains the mention of pen. Allah says "Who (Your Lord) has taught *writing by pen*. (Sura-Al'Alaq - The Clot)

Qur'an is the supreme source of knowledge and there is no reason why the sayings of Prophet whose one title is the city of knowledge (*Madinah-tul-Ilm*), should not be made a source of guidance and secure them with pen (in writing) as they are the true exegesis of the Holy Qur'an indeed.

Allah has sworn in the name of pen and all what it writes (Qur'an and *Hadith*). Allah says:

بِالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ

By the pen and by what they write

(Sura Al-Qalam - The Pen).

With the will of Allah the Prophet (peace and blessings be upon him) who is the greatest of all the educators asked his companions several times to record his sayings. Hakim (a

narrator of *Hadith*) has reported in *Al Mustadrik* from Abdullah bin 'Amr bin 'Aas that the Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Imprison the knowledge in book" (Bring the knowledge in the form of book). (Selection - Kanzal-Iman-Volume 4 Page 69).

The Prophet (peace and blessings be upon him) had given freedom to all to write down his sayings. Whoever sought permission to record his saying was granted. The Prophet (peace and blessings be upon him) not only gave permission to record his sayings but also dictated on several occasions certain sayings and commands:

1. As on the eve of conquest of Makkah he delivered a sermon. It has been reported in the Bukhari (an authentic collection of *Hadith*) that on the request of Abu Shah Yamani, a companion, the Prophet ordered the scribe of Qur'an to write down his sermon and then hand over to Abu Shah Yamani. (*Sahih Bukhari Chapter: Kitab-ul-Ilm*).
2. The Prophet (peace and blessings be upon him) dictated to 'Amr bin Hazm (R.A.) to write a book on *Sadaqat* (Charity), duties (of Muslims) and traditions of himself (the Prophet). Muhammad bin Shahab Zahri states that the book was written on cattle hide and he had seen that book in the custody of Abu Bakar bin Hazm, the grandson of 'Amr bin hazm. (*Sunnan Nisai, Nasb-ur-Raya*).
3. 'Abdullah bin 'Umar (R.A.) says, "I was once in the company of the Prophet (peace and blessings be upon him) with other companions. I was youngest of all. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "One who attaches wrong things to me deliberately he should make his abode in Hell." When we came out to go home, I reminded them of Prophet's stern reaction and warned them against their frequent narration of *Hadith*. They laughed to hear and said, "O nephew what we narrate is safe with us in writing." (*Majmauz-Zawaid*).

Volume I, page 151, 152, *As-Sunna Qabl-ut Tadeveen* page - 93.)

4. The Prophet (peace and blessings be upon him) had got compiled all his sayings regarding the issue of *Zakat* under the title *Kitab-us-Sadaqa* but before he could send it to the officials for implementation he passed away. Therefore those laws were enforced by Abu Bakar Siddique (R.A.) and 'Umar (R.A.) bin Khattab during their rule. *Kitab-us-Sadaqa* contains laws regarding ratio of *Zakat* on camels, goats, silver and gold. This book was compiled by Abu Bakar bin Hazm (R.A.) under the orders and direct supervision of the Prophet (peace and blessings be upon him) himself. (*Bukhari, Sunan Abu Dawud, Masnad Hanbal, Dar Qatani*).
5. The Prophet (peace and blessings be upon him) had dictated injunctions relating to Salat, (worship of Muslims) Fasting, Riba (usuary) and intoxicating drinks to Wyle. (Wyle bin Hajar (R.A.) (*Muajjam Sagheer*)).
6. It has been reported by Ma'an (R.a.) that Abd-ur-Rehman bin Abdullah bin Masud (R.A.) showed him a book and swore that it was written by his father Abdullah bin Masud (R.A.). The book contained the sayings of the Prophet (peace and blessings be upon him). The above mentioned facts are adequate to conclude that the sayings of the Prophet (*Hadith*) have ever been there in the written form since the days of the Prophet (peace and blessings be upon him) and tradition to report from the written sources comes from early ages and it goes to pre-Islam Arabia.

To protect the sayings of the Prophet (peace and blessings be upon him) from distortion, memorizing them and bringing them into writing have widely been used since the beginning. Though initially the memory was the main source of recording the *Hadith* because the Arabs had great ability to memorize. They were also intelligent and sagacious. Those who recorded the *Hadith* memorized it too. They considered

to report from memory a symbol of brilliance. The written sources, however, prevailed over the memory with the passage of time and the *Hadith* reached our age safe and secure with the help of modern means of every age.

Allah Al-Mighty clearly commands His servants to investigate into any new matter before to accept it and similarly the Prophet (peace and blessings be upon him) warned against attributing wrong things to him and gave tidings of abode in Hell who do so. The purpose behind these warnings was to imprint in the minds of people the importance of accuracy in learning and reporting the *Hadith*.

The practice and attitude of the companions of the Prophet (peace and blessings be upon him) regarding acceptance of *Hadith* was very strict and they demanded proof and witness to every *Hadith*. The famous incident of 'Umar (R.A.) to argue with Abu Hurayra (R.A.) over a *Hadith* which he considered was not authentic and he raised his famous stick over Abu Hurayra (R.A.) to produce witness to his narration. Luckily he found one and 'Umar (R.A.) accepted his testimony. This was not that 'Umar (R.A.) was not aware of the status of Abu Hurayra (R.A.) but because of sensitivity of the matter he was not ready to allow any laxity in this regard.

The individual efforts to record the sayings of the Prophet (peace and blessings be upon him) in memory and writing were so solid and trustworthy that need was not felt at the governmental level to collect and compile them. But at the end of the first century Hijrah 'Umar bin Abdul Aziz, the Caliph, decided to take over the task and ordered compiling the sayings of the Prophet (peace and blessings be upon him).

After that Muslim religious scholars of all ages participated in compiling the *Hadith* and used all old and new means to secure and spread the Prophet's teachings. Allah Al-Mighty has commanded to follow the precept and practice of His Prophet (peace and blessings be upon him). He says;

وَاطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٥٩﴾

And obey Allah and the Messenger (Muhammad) (peace and blessings be upon him) that you may obtain mercy. (Sura Al-Imran - 32).

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

Say (O Muhammad) to mankind, "If you (really) love Allah, then follow Me. Allah will love you and forgive you your sins." (Al Imran - 31)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

Indeed in the Messenger of Allah (Muhammad) (peace and blessings be upon him) you have a good example to follow. (Al-Ahzab - 21)

The above mentioned and many other verses of Qur'an make obligatory for the Muslims to follow the teachings of the Prophet Muhammad (peace and blessings be upon him). The question is how the people after the Prophet (peace and blessings be upon him) would know his traditions, teachings and practices. Allah Al-Mighty has made for Muslims a good example in the Prophet's life but how the Muslims could follow his life if not brought to light its various aspects. This could only be possible with the knowledge of *Hadith*. And because Allah Al-Mighty has made obligatory to follow His Prophet's teachings for Muslims, He must have made it sure the *Hadith* should reach us accurate and undistorted because demand to follow unauthentic and distorted teachings and commandments lacks logic which is against the tradition of the Al-Mighty Lord. Allah says:

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

And he (Muhammad) shall instruct them in the Book (The Qur'an) and Al-Hikmat (full knowledge of the Islamic laws).

In this verse the Book denotes clearly the Qur'an while Al-Hikmat denotes explanation of Qur'an (*Hadith*). Therefore to understand Qur'an, *Hadith* is a must. Allah has mentioned

on several places in Qur'an the obedience of Him and His Prophet (peace and blessings be upon him) is obligatory which highlights its importance. Allah says:

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

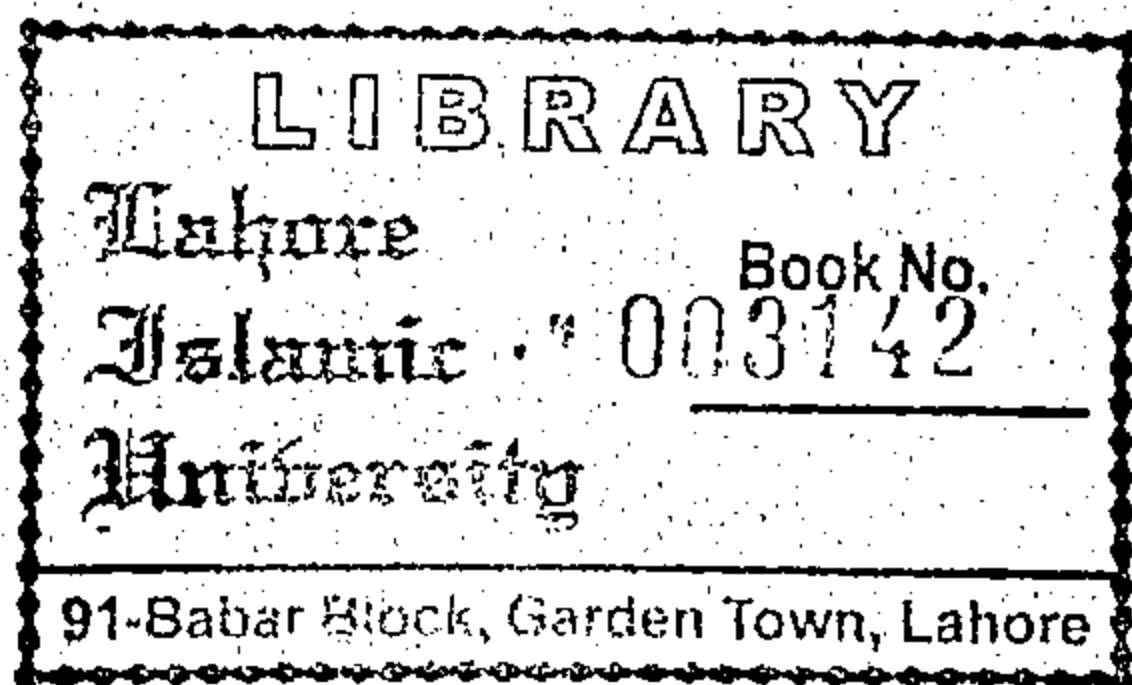
He who obeys the Messenger (Muhammad) (peace and blessings be upon him) has indeed obeyed Allah. (An-Nisa (The women) - 80).

On another place, Allah says:

إِنَّهُ لَكَلِمَ رَسُولٍ كَرِيمٍ

That this is verily, the word of an honoured Messenger (Muhammad) (peace and blessings be upon him) which he has brought from Allah).

If word of Allah is the word of Prophet (peace and blessings be upon him), will Allah not ensure its authenticity, accuracy and purity?



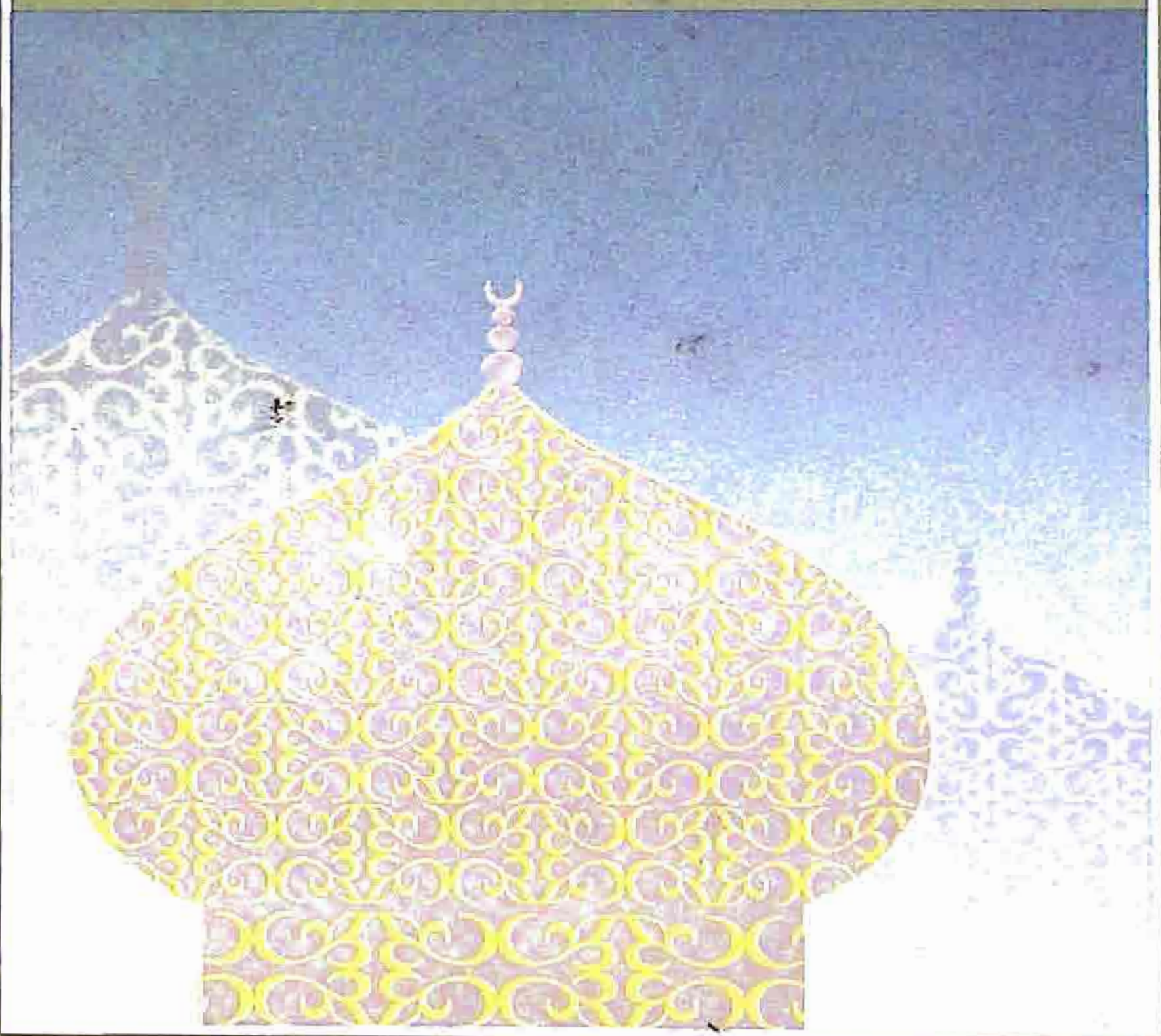
www.kitabosunnat.com

THE FIRST EVER AVAILABLE

THE OLDEST COLLECTION OF HADITH

SAHIFAH HAMMAM IBN MUNABBIH 'UN ABI HURRAH^{RA}

DR. MUHAMMAD HAMIDULLAH



بیکن بکس



• غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 042-37320030

• گلگت کالونی، ملتان فون: 061-6520790-6520791

Info@beaconbooks.com.pk
web: www.beaconbooks.com.pk

